عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ
لولاک
ملتان

ربیع الاول ۱۴۲۸ھ
اپریل 2007ء

شمارہ ۳ جلد ۱۱/۳۹

- ربیع الاول کے اہم واقعات
- صفائی معاملات اور حقوق کی ادائیگی
- اسلامی یونیورسٹی میں روشن خیالی کی برسات
- گہوارہ علم و فضل، بہاولپور کی یادیں
- مولانا ظفر علی خان اور فتنہ قادیانیت

www.khatm-e-nubuwwat.com E-mail: mahanamalolaak@yahoo.com

ماہنامہ
لولاک
ملتان
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

شمارہ ۳ .... جلد ۳۹/۱۱

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ	مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ	مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ
حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ	فاتح قادیان حضرت مولانا محمد حیاتؒ
حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ	حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ	شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ	حضرت مولانا محمد شریف بہاولپوریؒ
حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ	صاحبزادہ طارق محمودؒ

بانی: مجاہد ختم نبوة حضرت مولانا تاج محمودؒ

زیر سرپرستی: خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم

زیر سرپرستی: پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مد ظلہ العالی

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ حضرت مولانا عزیز احمد

ایڈیٹر: صاحبزادہ حافظ مبشر محمود

سرکولیشن منیجر: رانا محمد طفیل جاوید

منیجر: قاری محمد حفیظ اللہ

کمپوزنگ: یوسف ہارون

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا عزیز الرحمن ثانی	مولانا فقیر اللہ اختر
مولانا مفتی حفیظ الرحمن	مولانا محمد نذر عثمانی
مولانا قاضی احسان احمد	مولانا غلام حسین
مولانا محمد طیب فاروقی	مولانا محمد اسحاق ساقی
مولانا محمد قاسم رحمانی	مولانا غلام مصطفیٰ
مولانا عبدالستار حیدری	مولانا عبدالحکیم نعمانی
چوہدری محمد اقبال	مولانا محمد علی صدیقی
مولانا محمد حسین ناصر	مولانا عبدالرزاق

رابطہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوة حضوری باغ روڈ ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷

ناشر: صاحبزادہ عزیز احمد — مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان — مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوة حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمتہ الیوم!

کبوتر......بلی......حکومت......عوام	حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب	3
ڈسکہ کے گاؤں کھرولیاں کا نام بحال کیا جائے	مولوی فقیر محمد صاحب	5

مقالات ومضامین!

اخلاق نبویؐ کے چند نمونے	حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ	6
ربیع الاول کے اہم واقعات	حضرت مولانا محمد رمضان	10
اعلیٰ اخلاق کے حامل بنو	حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالحیؒ	12
صحابی رسول حضرت سیدنا ثوبانؓ	جناب عبداللہ فارانی	18
صفائی معاملات اور حقوق کی ادائیگی	حضرت مولانا محمد اکرم	20
صحابہ کرام کا اعتدال	سید شمشاد حسین	23
صدقہ جاریہ کے اعمال	ابراہیم یوسف رنگونی	24
آج پریشانی کیوں	مولانا اعجاز الحق	27
سیدنا حضرت نوح علیہ السلام	ترتیب: عائشہ صدیقی	29
گہوارہ علم وفضل، بہاولپور کی یادیں	پروفیسر اسلم اعوان	34
حکیم حسن محمد شمسی بھی چل بسے	حضرت مولانا محمد اسماعیل	41

ردقادیانیت!

مولانا ظفر علی خانؒ اور فتنہ قادیانیت	عنایت اللہ نسیم	42
امت مسلمہ سے ایک دردمندانہ اپیل	سید سلیم شاہ	48

متفرقات!

جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	50

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

کلمۃ الیوم!

کبوتر...... بلی...... حکومت...... عوام!

جنوری کے آواخر سے مارچ کے اوائل تک کی مختصر الفاظ میں دس خبریں ملاحظہ ہوں:

۱...... ۲۷؍جنوری ۲۰۰۷ء نوائے وقت ملتان کی خبر ہے کہ اسلام آباد ہائی سیکورٹی زون میں خودکش دھماکہ۔ دو افراد ہلاک۔ اگر اسلام آباد کا یہ حال ہے تو باقی ملک کو اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے۔

۲...... ۴؍فروری ۲۰۰۷ء روزنامہ جنگ ملتان کی خبر ہے کہ تعلیمی نصاب میں تبدیلی پاکستان کے لئے تین ارب ڈالر کی امداد کا بل امریکی سینٹ میں پیش۔ پہلے ہم نے اپنے شہری پکڑ کر امریکہ کے حوالے کئے اور ڈالر کمائے اور اب ماشاء اللہ! دین اسلام اور نظام تعلیم دے کر ڈالر حاصل کرنے کے امکانات روشن ہوگئے۔

۳...... ۱۲؍فروری ۲۰۰۷ء نوائے وقت ملتان کی خبر ہے کہ امریکہ بہادر کے معزز ومحترم کمانڈر جان نکلسن نے بگرام ائیر پورٹ پر فرمایا کہ سرچ آپریشن کے لئے پاکستان کے اندر جاکر ہم کاروائیاں کریں گے۔ کسی اجازت کی ضرورت نہیں۔

۴...... ۱۸؍فروری ۲۰۰۷ء نوائے وقت ملتان کی خبر کے مطابق کوئٹہ عدالت میں خودکش دھماکہ۔ جج سمیت سولہ افراد جاں بحق ہوگئے۔

۵...... ۱۹؍فروری ۲۰۰۷ء کے اخبارات کے مطابق الرشید اور الاختر ٹرسٹ پر پابندی عائد کردی گئی۔ ان کے دفاتر سیل اور ریکارڈ قبضہ میں لے لیا گیا۔ ان دونوں اداروں کی رجسٹریشن منسوخ کردی گئی۔ یہ دونوں رفاہی ادارے تھے۔ ان کا قصور صرف اور صرف یہ تھا کہ بیواؤں، یتیموں، مریض، طلباء، زلزلہ زدگان، آفت یافتگان کی مدد کرتے تھے۔ عوام کا ان اداروں پر اعتماد تھا۔ سرکاری طور پر جو امداد جمع ہوتی یا باہر سے آتی ہے سبھی دنیا کو معلوم ہے کہ حکومتی ارکان کے گھروں کی زینت بنتی ہے۔ یا بازاروں میں سستے بھاؤ بکتی ہے۔ ان اداروں کو ملنے والی امداد ہمیشہ مستحقین تک پہنچتی ہے۔ پاکستان اسلامی ملک ہے۔ مسلمان عوام کی مدد کوئی کیوں کرے۔ اس جرم بے گناہی میں ان کا گلا گھونٹ دیا گیا۔ حکومتی ترجمان کا کہنا ہے کہ اقوام متحدہ نے پابندی لگائی۔ ہم عمل نہ کرتے تو حکومت پر پابندیاں لگ سکتی تھیں۔ جہت عمدہ دلیل ہے۔ اس لئے کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حکومت پاکستان اقوام متحدہ میں اپنا موقف نہیں منوا سکی اور یہ دلیل کتنی قیمتی اور وزنی ہے بالکل اسی طرح کہ اگر امریکہ کا ساتھ نہ دیتے تو افغانستان کے ساتھ ساتھ ہم پر حملہ ہوجاتا۔ لہٰذا افغانستان کے قتل عام میں ہم نے شریک ہوکر اپنے آپ کو بچالیا۔ اب اداروں کو ذبح کرکے ہم نے آپ کو بچالیا۔ کتنا سنہری اقدام ہے۔

۵...... ۲۰؍فروری ۲۰۰۷ء کے اخبار جنگ ملتان کے مطابق سمجھوتہ ایکسپریس کی دو بوگیاں دھماکوں کے بعد جل کر راکھ ہوگئیں اور ساٹھ سے زیادہ افراد جل کر کوئلہ بن گئے۔ ہم چند سطری احتجاجی بیان کے بعد فارغ

ہو گئے۔ ہندوستان نے تا حال نہیں بتایا کہ ملزم کون تھے۔ اس کے باوجود ہم خاموش تماشائی یا مسکین بلی بنے ہوئے ہیں۔ ہاں! البتہ ۱۸رفروری نوائے وقت ملتان کی یہ خبر لائق توجہ ہے کہ پاکستان کے بچوں کو ہندو بادشاہوں کے کارناموں کی تعلیم دی جائے گی۔

۷...... ۲۵رفروری ۲۰۰۷ء جنگ ملتان میں خبر ہے کہ چیچہ وطنی میں بم دھماکہ۔ تین افراد جو مبینہ طور پر دھماکے کے لئے بم لے جارہے تھے ہلاک ہوگئے۔ امن قائم کرنے والی فورسز نے ان کو نہیں پکڑا۔ بلکہ خود سائیکل گرنے سے ہلاک ہوئے۔

۸...... ۲۷رفروری ۲۰۰۷ء جنگ ملتان کی خبر ہے کہ ایران نے پاکستان کے ساتھ ملتی سرحد پر تین فٹ چوڑی اور دس فٹ بلند کنکریٹ کی دیوار کی تعمیر شروع کردی۔ جنوب اور مشرق میں ہندوستان، شمال مشرق میں افغانستان، شمال مغرب میں ایران۔ گویا جن ممالک سے ہماری سرحدیں ملتی ہیں سب کو ہم نے اپنے خلاف کرلیا ہے۔ ہم پر کوئی بھی اعتبار کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اس سے بڑھ کر کامیاب خارجہ پالیسی کیا ہوسکتی ہے؟۔

۹...... ۳رمارچ ۲۰۰۷ء خبریں ملتان کے مطابق ملتان میں بم دھماکہ انسداد دہشت گردی کے جج پر بم حملہ۔ جج بشیر احمد بھٹی صاحب سمیت کئی افراد زخمی اور متعدد افراد موقع پر جاں بحق۔ ملزم تا حال نہیں پکڑے گئے۔

۱۰...... ۵رمارچ ۲۰۰۷ء خبریں ملتان کی خبر ہے کہ نیٹو افواج کی بکتر بند گاڑیاں گولہ بارود پاکستانی سرحد وزیرستان پر لاکر کھڑے کردیئے۔ پاکستانی اور افغان فورسز کی باہمی فائرنگ بھی ہوتی رہی۔ امریکہ کی ہم نے غیر مشروط اطاعت کی۔ اب اس طرح ہم پر فائرنگ کر کے دھمکیاں دے کر خوشنودی کے سرٹیفکیٹ دیئے جارہے ہیں۔

ان خبروں پر پھر ایک بار نظر دوڑایئے:

۱...... اسلام آباد میں بم دھماکہ۔
۲...... ڈالروں کے بدلے تعلیمی نصاب میں تبدیلی۔
۳...... امریکی پاکستان کے جس علاقے میں چاہیں کاروائی کریں۔
۴...... کوئٹہ میں خودکش دھماکہ۔
۵...... الرشید ٹرسٹ اور الاختر ٹرسٹ پر پابندی۔
۶...... سمجھوتہ ایکسپریس میں ساٹھ سے زائد افراد کوئلہ بن گئے۔
۷...... چیچہ وطنی میں بم دھماکہ۔
۸...... ایران نے پاکستان کی سرحد پر دیوار کھڑی کردی۔
۹...... ملتان میں بم دھماکہ۔
۱۰...... نیٹو افواج وزیرستان میں ہمارے مقابلہ کے لئے صف آراء۔

پاکستانی حکومت بتائے کہ ان حالات میں پاکستان کے باسیوں پر کیا گزری ہوگی۔ وہ کس ذہنی کیفیت میں مبتلا ہوں گے۔ صبح وشام، دن رات جن کو اتنی افسوسناک، حولناک، خطرناک خبریں پڑھنے کو ملیں وہ قوم کس

اذیت میں اپنے دن پورے کر رہی ہوگی۔ پورا ملک جس ہیجانی کیفیت میں مبتلا ہے اس کی طرف حکومت کو توجہ کرنے کی فرصت ہے یا نہیں۔

ہماری داخلہ، خارجہ صورت حال کو بہت آسانی کے ساتھ ان خبروں کے تناظر میں جانچا اور پرکھا جاسکتا ہے۔ اس پر بھی حکومت کا دل نہیں پسیجتا تو پھر پاکستانی قوم کو سمجھ لینا چاہئے کہ ہمارے حکمرانوں کے پہلو میں دل نہیں بلکہ پتھر ہیں۔ وہ ہمارے حکمران نہیں بلکہ غیروں کی آرزوؤں کے تکمیل کنندہ ہیں۔ وہ ہمارے خیر خواہ نہیں بلکہ ہمیں ڈبونے والے، اندرون ملک بم دھماکے، بیرون ملک ہر سمت دشمنی، کیا دنیا میں رہنے کی یہی باتیں ہیں۔ اس کے باوجود بھی اگر ہم سب اچھا کی رٹ لگانے میں مصروف ہوں تو ہمیں تسلیم کر لینا چاہئے کہ ہماری وہی کیفیت ہے جو کبوتر کی بلی کے سامنے آنکھیں موند لینے کے وقت ہوتی ہے۔

ڈسکہ کے گاؤں کھر ولیاں کا نام بحال کیا جائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے مسلمانوں کے گاؤں کھر ولیاں کا نام قادیانی غیر مسلم ڈاکٹر مبشر کے والد آنجہانی غیر مسلم قادیانی اسلم کے نام پر دوبارہ تبدیل کر کے اسلم پورہ رکھنے کی مذمت کرتے ہوئے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ کھر ولیاں کا نام بحال کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الٰہی نے قادیانی غیر مسلم خاندان کو خوش کرنے کے لئے 22 جنوری 2006ء کو کھر ولیاں کا نام تبدیل کر کے قادیانی غیر مسلم کے نام پر اسلم پور کا نوٹیفکیشن جاری کیا تھا۔ جس کے خلاف ملک بھر میں احتجاج کیا گیا۔ جس کے پیش نظر اس پر عمل درآمد روک دیا گیا۔ اب دوبارہ اسلم پورہ کا نوٹیفکیشن جاری کر دیا گیا ہے۔ جس کا انکشاف علاقہ پٹواری کی مدد سے ظاہر ہوا۔ جس پر موضع اسلم پورہ لکھا ہوا تھا۔ جس کو فوری طور پر منسوخ کر کے کھر ولیاں کا پہلا نام بحال کیا جائے۔ مقام افسوس ہے کہ اس کے بعد یونین کونسل کھر ولیاں کا نام تبدیل کر کے اسلم پورہ رکھنے کا ڈائریکٹو وزیر اعلیٰ سیکرٹریٹ سے جاری ہوا۔ جس پر جی ایم سکندر پرنسپل کے دستخط تھے۔ اس پر شدید احتجاج کیا گیا۔ جس پر عمل درآمد نہیں ہوا۔ اس کے بعد قادیانی غیر مسلم ڈاکٹر مبشر احمد چوہدری کے نام پر کھر ولیاں کی ایک سڑک کا نام رکھا گیا۔ جس کے خلاف بھی سخت احتجاج کیا گیا کہ سرکاری خرچ پر تعمیر ہونے والی سڑک کا نام کسی قادیانی غیر مسلم کے نام پر نہیں رکھا جاسکتا۔ جب کہ تا حال سڑک سے ڈاکٹر مبشر کے نام کا بورڈ نہیں ہٹایا گیا کہ جن کے خلاف جدوجہد جاری ہے۔

انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر مبشر قادیانی غیر مسلم کے خاندان کو خوش کرنے کے لئے اس کی اہلیہ مسز سعدیہ مبشر قادیانی غیر مسلم کو دوبارہ مشیر برائے تعلیم وزیر اعلیٰ پنجاب مقرر کیا گیا ہے۔ جس کو پہلے ہائی کورٹ کے حکم پر سبکدوش کر دیا گیا تھا۔ جب کہ گذشتہ دنوں مشیر برائے تعلیم پنجاب وزیر اعلیٰ مسز سعدیہ قادیانی غیر مسلم نے منڈی بہاؤالدین کا دورہ کیا۔ ان کے ہمراہ ایڈیشنل سیکرٹری ایجوکیشن نصر اللہ خان اور دیگر عملہ بھی تھا۔ قادیانی مسز سعدیہ کی وجہ پنجاب میں سکول اور اکیڈمیاں قائم کر رہے ہیں اور تعلیم کی آڑ میں قادیانیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ قادیانی مشیر کو اپنے عہدہ سے ہٹایا جائے۔

اخلاق نبوی ﷺ کے چند نمونے!

حضرت مولانا مفتی محمد شفیعؒ صاحب

حضور نبی کریم ﷺ سب سے زیادہ حلیم، بردبار اور سب سے زیادہ شجاع تھے۔ سب سے زیادہ انصاف کرنے والے اور سب سے زیادہ معافی دینے والے تھے۔ آپ ﷺ سب سے زیادہ عفیف تھے۔ ساری عمر آپ ﷺ کا مبارک ہاتھ کسی اجنبی عورت کے ہاتھ کو نہیں لگا۔ جب تک کہ آپ ﷺ اس کے مالک نہ ہوئے ہوں یا اس سے نکاح نہ کیا ہو یا وہ آپ کی محرم نہ ہو۔

آپ ﷺ سب سے زیادہ سخی تھے۔ کبھی کوئی درہم و دینار آپ ﷺ کے پاس ایک رات نہ گزارتا تھا۔ تقسیم کرنے کے بعد اگر کچھ بچ جاتا اور اس وقت کوئی محتاج نہ ملتا تو رات آتے ہی تلاش کر کے کسی محتاج کو دے کر بے فکر ہو جاتے تھے جو کچھ مال آپ ﷺ کے پاس آتا تھا آپ ﷺ اس میں صرف سال بھر کے خرچ کی مقدار اپنے لئے رکھتے اور باقی کو تقسیم فرما دیتے تھے اور وہ بھی محض معمولی ادنیٰ درجہ کی چیزوں میں سے جیسے کھجوریں اور جو وغیرہ اور پھر اس میں بھی آپ ﷺ سے کسی چیز کا سوال کیا جاتا تو کبھی رد نہ فرماتے تھے اور اس سال بھر کے خرچ میں سے بھی ایثار فرما کر لوگوں کو دیتے تھے۔ اسی وجہ سے سال تمام ہونے سے پہلے ہی آپ ﷺ کا سامان ختم ہو جاتا تھا۔

حضور نبی کریم ﷺ اپنا جوتہ خود گانٹھ لیتے اور کپڑے میں پیوند لگا لیتے تھے اور اپنے اہل وعیال کے کاروبار اور خدمت کرتے تھے۔ ان کے ساتھ بیٹھ کر گوشت کاٹتے تھے۔

حضور نبی کریم ﷺ سب سے زیادہ حیادار تھے۔ کسی کے چہرے پر (بوجہ شدۃ حیا) آپ ﷺ کی نظر مبارک نہ جمتی تھی۔ آزاد اور غلام سب کی دعوت قبول فرما لیتے تھے اور ہدیہ کو قبول فرماتے۔ اگرچہ وہ دودھ کا ایک گھونٹ یا خرگوش کی ایک ران ہو۔ اور پھر ہدیہ کا بدلہ دیتے تھے اور ہدیہ کی چیز کو تناول فرماتے اور صدقہ کا مال نہ کھاتے تھے۔ معمولی کنیز اور مسکین آدمیوں کی دعوت سے انکار نہ فرماتے تھے۔ خدا کے لئے یعنی حدود اللہ اور شریعت کے خلاف کرنے پر ناراض ہوتے اور اپنے نفس کے لئے غصہ نہ فرماتے تھے۔ حق بولتے تھے۔ اگرچہ اس کا نقصان آپ ﷺ ہی کی ذات اقدس پر عائد ہوتا تھا۔

آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ مشرکین کے مقابلہ میں دوسرے مشرکین سے مدد لیجئے تو انکار فرما دیا اور ارشاد فرمایا کہ ہم مشرکین سے مدد نہیں لیتے۔ حالانکہ یہ وہ وقت تھا کہ آپ ﷺ کے ساتھی بہت کم تھے۔

آپ ﷺ کے صحابہ کرام میں ایک نہایت بزرگ صحابی کی لاش یہود کے محلہ سے برآمد ہوئی۔ مگر آپ ﷺ نے ان سے کوئی زیادتی نہیں فرمائی۔ بلکہ قاعدہ شرعیہ کے موافق صرف سو اونٹ سے ان کی دیت دلوا دی اور بس۔ حالانکہ اس وقت صحابہ کرام کو ایک ایک اونٹ کی شدید ضرورت تھی اور یہودی مالدار تھے۔ ان سے جس قدر بھی حکم کیا جاتا خوشی سے برداشت کر لیتے۔

بعض اوقات حضور نبی کریم ﷺ بھوک کی وجہ سے اپنے شکم مبارک پر پتھر باندھ لیتے تھے اور جب کچھ ملتا

تو جو کچھ مل جاتا خوشی سے کھا لیتے اور کسی حلال کھانے سے احتراز نہ فرماتے تھے۔ اگر فقط چھوارے مل جاتے تو انہیں پر اکتفا فرماتے اور اگر گوشت بھنا ہوا مل جاتا یا روٹی گیہوں یا جو کی مل جاتی یا کوئی شیریں یا شہد مل جاتا تو تناول فرماتے۔ اور اگر کبھی روٹی نہ ہوتی اور صرف دودھ مل جاتا تو اسی پر اکتفا فرماتے اور اگر خربوزہ یا کھجوریں مل جاتیں تو وہی تناول فرما لیتے تھے۔

حضور نبی کریم ﷺ تکیہ لگا کر یا میز یا چوکی وغیرہ پر کھانا رکھ کر کبھی نہ کھاتے تھے۔ آپ ﷺ کا رومال (ہاتھ پونچھنے کے لئے) پاؤں کا تلوہ تھا۔ (یعنی بوجہ بے تکلفی کے اس کا اہتمام نہ تھا کہ کوئی تولیہ یا رومال ہی رکھا جائے۔ بلکہ ہاتھ دھونے کے بعد ہاتھوں یا پاؤں سے مل کر خشک فرما لیا جاتا)

آپ ﷺ نے گیہوں کی روٹی تین دن متواتر پیٹ بھر کر کبھی نہیں کھائی اور آپ ﷺ کا یہ طرز عمل فقر و احتیاج یا بخل کی وجہ سے نہیں تھا۔ بلکہ اس لئے کہ اپنے اوپر دوسرے فقراء و مساکین کو ترجیح دیتے اور ایثار کرتے تھے اور حضور نبی کریم ﷺ ولیمہ کی دعوت قبول فرماتے اور مریضوں کی مزاج پرسی کرتے اور جنازوں میں شریک ہوتے تھے۔

آپ ﷺ اپنے دشمنوں کے جتھہ میں تنہا بلا کسی پاسبان (ساتھی) کے چلتے پھرتے تھے۔ آپ ﷺ سب سے زیادہ تواضع اور عاجزی کرنے والے اور سب سے زیادہ خاموش رہنے والے تھے۔ مگر یہ خاموشی تکبر کی وجہ سے نہیں تھی۔ آپ ﷺ سب سے زیادہ فصیح و بلیغ تھے۔ مگر کلام زیادہ طویل نہ فرماتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

آپ ﷺ ظاہری شکل و صورت میں بھی سب سے زیادہ حسین و خوبصورت تھے۔ دنیا کی کسی خوفناک چیز سے نہ ڈرتے تھے۔ (مسند احمد عن عائشہؓ)

جو کچھ مل جاتا پہن لیتے۔ کبھی سادہ چادر اور کبھی یمن کی منقش چادر اور کبھی اونی جبہ۔ غرض حلال مال سے جو کچھ مل جاتا زیب تن فرما لیا جاتا تھا۔ (بخاری عن سہل بن سعدؓ)

آپ ﷺ کی انگشتری چاندی کی تھی جس کو اکثر اپنے داہنے ہاتھ کی اور کبھی بائیں ہاتھ کی کن انگلی میں پہنتے تھے۔ (مسلم بروایت انسؓ)

آپ ﷺ اپنے ساتھ کبھی اپنے غلام کو اور کبھی کسی دوسرے کو سواری پر ردیف بنا کر سوار فرما لیتے تھے اور امراء و سلاطین کی طرح اس سے عار نہ تھا۔ (بخاری و مسلم)

سواری کے متعلق کوئی تکلف نہ تھا۔ کبھی گھوڑے پر، کبھی اونٹ پر، کبھی خچر پر اور کبھی حمار پر۔ جیسا موقع ہوتا سوار ہو جاتے تھے اور بعض اوقات پیادہ ننگے پاؤں بغیر چادر اور بغیر عمامہ اور ٹوپی کے چلتے پھرتے تھے اور مدینہ کے دور محلوں میں جا کر مریضوں کی عیادت یعنی مزاج پرسی فرماتے تھے۔ (بخاری و مسلم بروایت انسؓ و جابرؓ بن سمرۃ)

آنحضرت ﷺ خوشبو کو پسند فرماتے تھے اور بدبو سے نفرت رکھتے تھے۔ (نسائی بروایت انسؓ)

فقراء و مساکین کے ساتھ مجالس (ہم نشینی) کی عادت تھی۔ مساکین کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناول فرماتے تھے۔ اہل فضل و کمال کا احترام و اکرام ان کے اخلاق کی وجہ سے فرماتے تھے اور ہر قوم کے شریف لوگوں کو احسان و اکرام کے ساتھ مانوس کیا جاتا تھا۔ (شمائل ترمذی)

اپنے عزیز واقربا کے حقوق صلہ ادا فرماتے۔ مگر جو لوگ ان سے افضل ہوں ان پر اقرباء کو ترجیح نہ دیتے تھے۔ (حاکم فی مستدرک عن ابن عباسؓ) کسی کے ساتھ بدمزاجی اور درشتی کا معاملہ نہ فرماتے۔

حدود شرعیہ کے خلاف کرنے کی صورت میں کسی پر غصہ کرنا یا سزا دینا بدمزاجی میں داخل نہیں بلکہ درستی اخلاق کا سب سے اہم ذریعہ ہے۔ جو شخص آپ ﷺ کے سامنے معذرت پیش کرتا تو آپ ﷺ اس کا عذر قبول فرماتے تھے۔ آپ ﷺ مزاح (ہنسی خوش طبعی) کی باتیں بھی کرتے تھے۔ مگر اس میں بھی کوئی خلاف واقعہ بات زبان مبارک سے نہ نکلتی تھی۔ آپ ﷺ ہنستے تھے مگر قہقہہ نہ لگاتے۔ بلکہ آپ ﷺ کا ہنسنا محض تبسم ہوتا تھا۔ آپ ﷺ مباح (جائز) کھیل کود یکھتے تو منع نہ فرماتے تھے۔ (بخاری ومسلم عن عائشہؓ)

مباح کھیل وہ ہیں جو بدن کی چستی ومضبوطی کے لئے یا جہاد کی تیاری کے لئے یا طبیعت کی تکان دور کرنے کے لئے کھیلے جائیں اور ان میں کوئی ناجائز چیز مثل قمار (ہار جیت) یا مشابہت کفار یا سر کھولنا وغیرہ نہ ہوں۔ حدیث میں نشانہ سیکھنے اور تیرنے، کشتی لڑنے اور گدکہ وغیرہ کھیلنے کو پسند کیا گیا ہے اور فقہاء نے گیند وغیرہ کے کھیل کو بھی اس میں داخل قرار دیا ہے۔ (شامی عالمگیری) مگر شرط یہ ہے کہ گدکہ کا کھیل تعزیہ داری میں اور کشتی کا کھیل گھٹنے کھول کر اور گیند کا کھیل کفار وفساق کے مخصوص طریقہ پر نہ ہو۔ ورنہ ان چیزوں کی شمولیت سے یہ کھیل بھی ممنوع ہو جائیں گے۔

آنحضرت ﷺ اپنی بیبیوں کے ساتھ (بعض اوقات سفر میں جبکہ بے پردگی کا خطرہ نہ ہو) دوڑتے بھی تھے۔ (ابوداؤد ونسائی عن عائشہؓ)

بعض اوقات آنحضرت ﷺ کے سامنے لوگوں کی آوازیں بلند ہو جاتی تھیں تو آپ ﷺ صبر فرماتے تھے۔ (بخاری عن عبداللہ بن زبیرؓ)

یہ آنحضرت ﷺ کا تو کمال اخلاق تھا کہ اس پر صبر فرمایا۔ مگر حضرات صحابہ کرامؓ کے لئے ایسا کرنا مناسب نہ تھا۔ اسی لئے اس کی ممانعت قرآن کریم میں نازل ہوئی: ”یا ایھا الذین آمنوا لاتقدمو بین یدی اللہ ورسولہ“

آنحضرت ﷺ کے گھر میں چند اونٹنیاں اور بکریاں تھیں جن کے دودھ سے آپ ﷺ کا اور آپ ﷺ کے اہل وعیال کا گزارہ تھا۔ (طبقات ابن سعد عن ام سلمہؓ)

آنحضرت ﷺ کے پاس چند غلام اور باندیاں تھیں جن کو کھانے پہننے میں اپنے سے کم نہ رکھتے تھے۔ (بلکہ ہر چیز میں ان کو برابر رکھا جاتا تھا۔) بعض روایات میں ہے کہ آنحضرت ﷺ اپنے غلاموں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناول فرماتے تھے اور حدیث میں ہے کہ غلاموں کو وہی کھلاؤ جو تم خود کھاتے ہو اور وہی پہناؤ جو تم خود پہنتے ہو۔ لیکن یہ سب تواضع اور حسن اخلاق کی تعلیم بدرجہ مستحب ہے اور ایسا کرنا واجب نہیں۔ بشرطیکہ ان کو کھانے پہننے کی تکلیف نہ ہو۔ کیونکہ ضرورت کے موافق کھانا کپڑا وغیرہ دینا ان کو واجب ہے اور اس کے خلاف کرنے والا گنہگار ہے۔

آنحضرت ﷺ کا یہ معاملہ ان غلاموں کے ساتھ ہے جو آپ ﷺ کی ملک تھے اور جن پر ہر طرح آپ ﷺ کو اختیار حاصل تھا۔ افسوس ہے کہ آج کل مسلمان اپنے ملازم اور نوکروں کے ساتھ بھی وہ معاملہ نہیں کرتے۔ باورچی سے عمدہ عمدہ کھانے تیار کرائے جاتے ہیں۔ لیکن اس بے چارے کا حصہ اس میں بجز آگ اور دھوئیں کے کچھ نہیں

ہوتا۔ تیار ہونے کے بعد اس کی خوشبو بھی اس کے پاس نہیں جاتی۔ اخلاق کی بات یہ ہے کہ تھوڑا بہت ہر کھانے میں سے اس کو بھی دیا جائے جو کام کسی نوکر کے سپرد کیا جائے اس میں اس کی راحت وطاقت کا خیال رکھا جائے۔ رسول اللہ ﷺ کا کوئی وقت بے کاری میں نہ گزرتا تھا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے اور دین کے کام میں یا اپنی دنیوی ضرورتوں میں۔

(شمائل ترمذی عن علیؓ)

کبھی کبھی آپ ﷺ اپنے اصحاب کے باغات میں تشریف لے جاتے تھے۔ آپ ﷺ نہ کسی مسکین یا اپاہج کو اس کے فقر ومحتاجی کی وجہ سے حقیر سمجھتے تھے اور نہ بادشاہ وامیر سے اس کی دولت وسلطنت کے سبب مرعوب ہوتے تھے۔ بلکہ دونوں کو یکساں طریق پر حق تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے تھے۔ حق تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ میں اخلاق فاضلہ اور سیاست کاملہ جامع فرمادی تھی۔ حالانکہ آپ ﷺ امی (ان پڑھ) تھے اور لکھنا بھی نہ جانتے تھے۔ آپ ﷺ اسی شہر میں پیدا ہوئے جہاں کوئی علم کی جگہ (مدرسہ ویونیورسٹی) نہ تھی۔ بلکہ جہالت عام تھی۔ پھر آپ ﷺ کا نشوونما فقر وفاقہ اور بکریاں چرانے میں ہوا۔ وہ بھی اس حالت میں کہ آپ ﷺ بے ماں اور بے باپ کے یتیم بچے تھے۔ مگر حق تعالیٰ نے آپ ﷺ کو محاسن اخلاق اور خصائل حمیدہ کی تعلیم دی اور اولین وآخرین کے علوم عطا فرمائے اور ان چیزوں کی تعلیم دی جن سے آخرت میں نجات اور فلاح نصیب ہو اور دنیا میں پریشانیوں سے خلاصی اور لوگوں کے لئے غبطہ (رشک) کا سبب ہو اور آپ ﷺ کو مفید وضروری کاموں میں مشغولی اور بے فائدہ فضول کاموں سے اجتناب عطا فرمایا۔

حق تعالیٰ ہم سب کو آپ ﷺ کی اطاعت اور آپ ﷺ کی سنت اور آپ ﷺ کے اخلاق وعادات کی اتباع نصیب فرمائے۔ آمین یارب العالمین!

تونسہ کے علاقہ ریتڑہ میں قادیانی کا قبول اسلام

تحصیل تونسہ کے علاقے ریتڑہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کوشش سے فرخ شبیر ملکانی نے مرزائیت پر لعنت بھیجتے ہوئے اسلام قبول کرلیا ہے۔ فرخ شبیر کے متعلق مقامی لوگ شک وشبہات میں مبتلا تھے۔ کیونکہ ان کے دادا نے قیام پاکستان سے قبل مرزائیت اختیار کی تھی۔

فرخ شبیر ملکانی نے جمعۃ المبارک کے اجتماع میں اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا اور لوگوں کے شکوک وشبہات کو دور کردیا۔

ان کے اسلام لانے پر ریتڑہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے مجاہد حضرت مولانا عبدالعزیز لاشاری، حضرت مولانا غلام اکبر ثاقب، حضرت مولانا عبدالرحمن غفاری، مجلس تحفظ ختم نبوت ریتڑہ کے امیر حضرت مولانا قاری محمد اسلم صاحب، مجلس تحفظ ختم نبوت کے سرپرست حضرت مولانا محمد رمضان، ڈیرہ غازی خان کے مبلغ قاری محمد یوسف نقشبندی نے فرخ شبیر کو مبارکباد اور ان کے لئے استقامت کی دعا کی۔

ربیع الاوّل کے اہم واقعات!

حضرت مولانا محمد رمضان لدھیانوی

- خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ کی ولادت ......۹؍ربیع الاوّل ا ھ
- حضرت علیؓ کا اسلام لانا ......منگل ربیع الاوّل ا ھ
- تاسیس مسجد قباء ......۸؍ربیع الاوّل ا ھ
- اذان کی باقاعدہ ابتداء ......۱۹؍ربیع الاوّل ا ھ
- حضور ﷺ غار ثور روانہ ہوئے ......شب جمعرات چاندرات ربیع الاوّل ا ھ
- مدینہ میں تشریف آوری اور استقبال ......۲۳؍ربیع الاوّل ا ھ
- مکڑی نے جالا کبوتر نے انڈے دیئے ......چاندرات ربیع الاوّل ا ھ
- حضرت علیؓ کی ہجرت اور قباء میں آپ ﷺ سے ملاقات ......۱۲؍ربیع الاوّل ا ھ
- ابتداء تاریخ کا حکم فرمایا ......۱۲؍ربیع الاوّل ا ھ
- آپ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ پہنچے ......۱۲؍ربیع الاوّل ا ھ
- مسجد نبوی کی بنیاد ......پیر ۲۲؍ربیع الاوّل ا ھ
- ام المومنین حضرت زینب بنت خزیمہ کی وفات ......۱۲؍ربیع الاوّل ا ھ
- غزوہ ذات الرقاع میں آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی جاری ہوا ......ربیع الاوّل ۷ ھ
- غزوہ ذات الرقاع میں قضاء حاجت کے لئے دو درختوں نے پردہ کیا ......ربیع الاوّل ۷ ھ
- آپ ﷺ نے معاذ بن جبلؓ ورموسیٰ اشعریؓ کو یمن بھیجا ......ربیع الاوّل
- آپ ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم کی وفات ......۱۰؍ربیع الاوّل ۱۰ ھ
- وفات کے بعد ابوبکر صدیقؓ نے پیشانی کو بوسہ دیا اور پھر بلیغ خطبہ دیا ......۱۲؍ربیع الاوّل ۱۱ ھ
- رحمۃ للعالمین ﷺ کا وصال ......۱۲؍ربیع الاوّل ۱۱ ھ
- خلافت ابوبکر صدیقؓ ......۱۲؍ربیع الاوّل ۱۱ ھ
- وفات حضرت معاذ بن جبلؓ ......ربیع الاوّل ۱۸ ھ
- ام المومنین حضرت زینبؓ بن جحش کی وفات ......ربیع الاوّل ۲۰ ھ
- حضرت ابوسفیانؓ کی وفات ......ربیع الاوّل ۳۱ ھ
- حضرت سلمان فارسیؓ کی وفات ......ربیع الاوّل ۳۶ ھ
- صلح حضرت حسنؓ و حضرت معاویہؓ ......ربیع الاوّل ۴۰ ھ
- حضرت حسن بن علی کرم اللہ وجہہ کی وفات ......ربیع الاوّل ۴۹ ھ

- امام احمد بن حنبلؒ کی ولادت بغداد میں ......ربیع الاول ۱۶۴ھ
- محمد بن قاسم کا بغداد پہنچنا......۱۵؍ربیع الاول ۲۱۹ھ
- امام طحاوی کی پیدائش......۱۰؍ربیع الاول ۲۲۹ھ
- امام احمد بن حنبل کی بروز جمعہ وفات......۱۲؍ربیع الاول ۲۴۱ھ
- شیخ الاسلام تقی الدین ابن تیمیہ کی پیدائش......۱۰؍ربیع الاول ۶۶۱ھ
- نظام الدین اولیاء کی وفات اور محمد تغلق کی حکومت......ربیع الاول ۷۲۵ھ
- شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی وفات...... جمعہ ربیع الاول ۱۰۵۲ھ
- علامہ مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی سندھی کی پیدائش......۱۰؍ربیع الاول ۱۱۰۴ھ
- شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی وفات......اتوار ربیع الاول ۱۱۷۲ھ
- مولانا محمد یعقوب نانوتوی کی وفات......۱؍ربیع الاول ۱۳۰۲ھ
- سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی پیدائش......۱۴؍ربیع الاول ۱۳۱۰ھ
- مولانا محمود الحسن دیوبندی کی وفات......۱۸؍ربیع الاول ۱۳۳۹ھ
- قاضی سلیمان منصور پوری کی وفات...... ہفتہ ربیع الاول ۱۳۴۹ھ
- علامہ سید سلیمان ندوی کی وفات...... ہفتہ ربیع الاول ۱۳۷۳ھ
- سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی وفات......۹؍ربیع الاول ۱۳۸۱ھ
- مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی کی وفات......۱؍ربیع الاول ۱۳۸۲ھ
- مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری کی وفات......۱۴؍ربیع الاول ۱۳۸۲ھ
- شاہ فیصل مرحوم کی شہادت......۱۲؍ربیع الاول ۱۳۹۵ھ
- مولانا غلام غوث ہزاروی کی وفات......۲۸؍ربیع الاول ۱۳۰۱ھ
- مولانا فاضل حبیب اللہ رشیدی کی وفات......۲۳؍ربیع الاول ۱۳۰۶ھ
- مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی کی پیدائش......۹؍ربیع الاول ۱۳۰۶ھ
- حافظ الحدیث مولانا عبداللہ درخواستی کی وفات......اتوار ۱۹؍ربیع الاول ۱۳۱۵ھ
- خطاط القرآن سید محمد اشرف علی زیدی کی وفات......۳۰؍ربیع الاول ۱۴۱۶ھ
- حضرت مولانا قاری محمد اجمل خان کی وفات......منگل ۸؍ربیع الاول ۱۴۲۳ھ
- مولانا عبدالرحیم اشعری کی وفات......۱۹؍ربیع الاول ۱۴۲۴ھ
- مولانا مفتی زین العابدین کی وفات......۱۵؍ربیع الاول ۱۴۲۵ھ

اعلیٰ اخلاق کے حامل بنو!

حضرت مولانا عبدالحئی عارفیؒ

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ مسلمانو! اگر تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اس کو لازم ہے کہ وہ خاموش ہو جائے۔ (عن ابن عباسؓ)

وہ آدمی طاقتور نہیں ہے جو لوگوں کو دباتا ہے اور مغلوب کرتا ہے۔ بلکہ وہ آدمی طاقتور ہے جو اپنے نفس کو دبا سکتا اور مغلوب کر سکتا ہو۔ (عن ابی ہریرہؓ، معارف الحدیث)

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ جب غصہ آئے تو وضو کر لینا چاہئے۔ اگر کھڑا ہونے کی حالت میں غصہ آئے تو بیٹھ جائے اگر بیٹھنے کی حالت میں غصہ آئے تو لیٹ جائے۔

غصہ کے وقت اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھنے سے غصہ جاتا رہتا ہے۔ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ رضائے الٰہی کے لئے غصہ کے گھونٹ کو پی جانے سے بڑھ کر کوئی دوسرا گھونٹ نہیں ہے۔ (بخاری و مسلم)

غیبت: حضرت ابو سعید خدریؓ اور حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غیبت زنا سے زیادہ سخت اور سنگین ہے۔

بعض صحابہؓ نے عرض کیا کہ حضرت ﷺ! غیبت زنا سے زیادہ سنگین کیوں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا بات یہ ہے کہ آدمی اگر بدبختی سے زنا کر لیتا ہے تو صرف توبہ کرنے سے اس کی معافی اور مغفرت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو سکتی ہے۔ مگر غیبت کرنے والے کو جب تک کہ وہ شخص معاف نہ کر دے۔ جس کی اس نے غیبت کی ہے۔ اس کی معافی اور بخشش اللہ کی طرف سے نہیں ہوگی۔ (معارف الحدیث، شعب الایمان للبیہقی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ غیبت کس کو کہتے ہیں؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو زیادہ معلوم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارا اپنے بھائی کی کوئی ایسی برائی کا ذکر کرنا جو واقعۃً اس میں موجود ہو، اور اگر اس میں وہ برائی اور عیب موجود ہی نہیں ہے (جو تم نے اس کی طرف منسوب کر کے ذکر کیا) تو پھر یہ تو بہتان ہوا اور یہ غیبت سے بھی زیادہ سخت اور سنگین ہے۔

(معارف الحدیث، حیاۃ المسلمین، صحیح مسلم)

خیانت: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے تمہیں قابل اعتماد سمجھ کر اپنی امانت تمہارے پاس رکھی ہے اس کی امانت واپس کر دو اور جو تم سے خیانت کرے تو تم اس کے ساتھ خیانت کا معاملہ نہ کرو۔ بلکہ اپنا حق وصول کرنے کے لئے دوسرے جائز طریقے اختیار کرو۔ (ترمذی)

بدگمانی: حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے آپ کو بدگمانیوں سے بچاؤ۔ اس لئے کہ بدگمانی کے ساتھ جو بات کی جائے گی وہ سب سے زیادہ جھوٹی بات ہوگی اور دوسرے کے معاملات میں معلومات حاصل کرتے مت پھرو اور نہ ٹوہ میں لگو اور نہ آپس میں تناجش کرو اور نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو اور نہ

ایک دوسرے کی کاٹ میں لگو اور اللہ کے بندے بنو۔ آپس میں بھائی بھائی بن کر زندگی گذارو۔ (بخاری ومسلم)

حضرت ابوالعالیہؒ فرماتے ہیں کہ ہم کو اس بات کا حکم اور ہدایت کی گئی ہے کہ ہم اپنے خادموں سے اپنے مال ومتاع کو مقفل رکھیں اور ان کو اگر استعمال کے لئے کچھ دیا جائے تو ناپ کر یا گن کر دیں۔ (اس خیال سے) کہ کہیں ان کی عادت نہ بگڑ جائے۔ یا ہم میں سے کسی کو کوئی بدگمانی نہ ہو۔ (بخاری، ادب المفرد)

دورخی: حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا میں جو شخص دورخا ہوگا اور منافقوں کی طرح مختلف لوگوں سے مختلف قسم کی باتیں کرے گا، قیامت کے دن اس کے منہ میں آگ کی دو زبانیں ہوں گی۔ (معارف الحدیث، سنن ابی داؤد)

چغلخوری: عبدالرحمن بن غنمؓ اور اسماء بنت یزیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے بہترین بندے وہ ہیں جن کو دیکھ کر اللہ یاد آئے اور بدترین بندے وہ ہیں جو چغلیاں کھانے والے دوستوں میں جدائی ڈالنے والے ہیں اور جو اس کے طالب اور ساعی رہتے ہیں کہ اللہ کے پاک دامن بندوں کو کسی گناہ سے ملوث یا کسی مصیبت اور پریشانی میں مبتلا کریں۔ (مسند احمد شعب الایمان، للبیہقی، معارف الحدیث)

جھوٹ: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کے جھوٹ کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دور چلا جاتا ہے۔ (جامع ترمذی)

اور جامع ترمذی کی دوسری حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے ایک دن صحابہ کرامؓ سے ارشاد فرمایا اور تین دفعہ ارشاد فرمایا کیا میں تم لوگوں کو بتاؤں کہ سب سے بڑے کون کون سے گناہ ہیں؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا اور معاملات میں جھوٹی گواہی دینا اور جھوٹ بولنا، راوی کا بیان ہے کہ پہلے آپ ﷺ سہارا لگائے بیٹھے تھے۔ لیکن پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور بار بار آپ ﷺ نے اس ارشاد کو دہرایا۔ یہاں تک کہ ہم نے چاہا کاش اب آپ ﷺ خاموش ہو جاتے۔ یعنی اس وقت آپ ﷺ پر ایک ایسی کیفیت طاری تھی اور آپ ﷺ ایسے جوش سے فرما رہے تھے کہ ہم محسوس کر رہے تھے کہ آپ ﷺ کے قلب مبارک پر اس وقت بڑا بوجھ ہے۔ اس لئے جی چاہتا تھا کہ اس وقت آپ ﷺ خاموش ہو جائیں اور اپنے دل پر اتنا بوجھ نہ ڈالیں۔

حضرت ابوامامہ باہلیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے قسم کھا کر کسی مسلمان کا حق ناجائز طور سے مار لیا تو اللہ نے ایسے آدمی کے لئے دوزخ واجب کر دی ہے اور جنت کو اس پر حرام کر دیا ہے۔ حاضرین میں سے کسی شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگرچہ وہ کوئی معمولی ہی چیز ہو۔ (اگر کسی نے کسی کی بہت معمولی سی چیز قسم کھا کر ناجائز طور سے حاصل کر لی تو کیا اس صورت میں بھی دوزخ اس کے لئے واجب اور جنت اس پر حرام ہوگی۔) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں اگرچہ جنگلی درخت پیلو کی ٹہنی ہو۔ (رواہ مسلم، معارف الحدیث)

تین برے آدمی: حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین آدمی ایسے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ ان سے ہمکلام ہوگا نہ ان پر عنایت کی نظر کرے گا اور نہ گناہوں اور گندگیوں سے ان کو پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ابوذر غفاریؓ نے عرض کیا یہ لوگ تو نامراد ہوئے اور ٹوٹے

میں پڑے۔ حضور ﷺ! یہ تین کون کون سے ہیں؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا اپنا تہبند حد سے نیچے لٹکانے والا (جیسا متکبروں اور مغروروں کا طریقہ ہے) اور احسان جتانے والا اور جھوٹی قسمیں کھا کے اپنا سودا چلانے والا۔ (صحیح مسلم، معارف الحدیث)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کے لئے یہی جھوٹ کافی ہے کہ جو کچھ سنے اسے بیان کرتا پھرے۔ (صحیح مسلم، معارف الحدیث)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے حاکم کے سامنے جھوٹی قسم کھائی تاکہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان آدمی کا مال مار لے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے اس حال میں اس کی پیشی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اس پر سخت غضبناک اور ناراض ہوں گے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

مصلحت آمیزی: ام کلثومؓ (بنت عقبہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ آدمی جھوٹا اور گنہگار نہیں ہے جو باہم لڑنے والے آدمیوں کے درمیان صلح کرانے کی کوشش کرے۔ اور اس سلسلے میں (ایک فریق کی طرف سے دوسرے فریق کو خیر اور بھلائی کی باتیں پہنچائے اور (اچھا اثر ڈالنے والی) اچھی باتیں کرے۔ (بخاری و مسلم)

ایمان والوں کو رسوا کرنا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر چڑھے اور آپ ﷺ نے بلند آواز سے پکارا اور فرمایا، اے وہ لوگو! جو زبان سے اسلام لائے ہو اور ان کے دلوں میں ابھی ایمان پوری طرح اترا نہیں ہے۔ مسلمان بندوں کو ستانے سے اور ان کو عار دلانے سے اور شرمندہ کرنے سے اور ان کے چھپے ہوئے عیبوں کے پیچھے پڑنے سے باز رہو۔ کیونکہ اللہ کا قانون ہے کہ جو کوئی اپنے مسلمان بھائی کے چھپے عیبوں کے پیچھے پڑے گا اور اس کو رسوا کرنا چاہئے گا تو اللہ اس کے عیوب کے پیچھے پڑے گا اور جس کے عیوب کے پیچھے اللہ تعالیٰ پڑے گا وہ اس کو ضرور رسوا کرے گا۔ (اور وہ رسوا ہو کر رہے گا) اگر چہ اپنے گھر کے اندر ہی ہو۔ (جامع ترمذی، معارف الحدیث)

مسلمان کی آبروریزی: حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ سب سے برا سودا اور سب بدترین سودوں میں خبیث سودا یہ ہے کہ کسی مسلمان کی آبروریزی کی جائے اور ایک مسلمان کی حرمت کو ضائع کیا جائے۔ (ابن ابی الدنیا)

بخل: حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ دھوکہ باز بخیل اور احسان جتانے والا آدمی جنت میں نہ جاسکے گا۔ (جامع ترمذی، معارف الحدیث)

انتقام: اس کے بعد فرمایا اے ابوبکر! تین باتیں جو سب کی سب بالکل حق ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ جس بندہ پر کوئی ظلم وزیادتی کی جائے اور وہ محض اللہ عزوجل کے لئے اس سے درگذر کرے (اور انتقام نہ لے) تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں اس کی بھرپور مدد فرمائیں گے۔ (دنیا اور آخرت میں اس کو عزت دیں گے) اور دوسری بات یہ ہے کہ جو شخص صلۂ رحمی کے لئے دوسروں کو دینے کا دروازہ کھولے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض اس کو بہت زیادہ

دیں گے اور تیسری بات یہ ہے کہ جو آدمی (ضرورت سے مجبور ہو کر نہیں بلکہ) اپنی دولت بڑھانے کے لئے سوال اور گداگری کا دروازہ کھولے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی دولت کو زیادہ کم کر دیں گے۔ (مسند احمد، معارف الحدیث)

بغض وکینہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہر ہفتہ میں دو دن دو شنبہ (پیر) اور پنجشنبہ (جمعرات) کو لوگوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں۔ تو ہر بندۂ مؤمن کی معافی کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ سوائے ان دو آدمیوں کے جو ایک دوسرے سے کینہ رکھتے ہوں۔ پس ان کے بارے میں حکم دے دیا جاتا ہے کہ ان دونوں کو چھوڑے رکھو۔ (یعنی ان کی معافی نہ لکھو) جب تک کہ یہ آپس میں اس کینہ اور باہمی دشمنی سے باز نہ آ دیں اور دلوں کو صاف نہ کر لیں۔ (صحیح مسلم، معارف الحدیث)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم دوسروں کے متعلق بدگمانی سے بچو۔ کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے۔ تم کسی کی کمزوریوں کی ٹوہ میں نہ رہا کرو اور جاسوسوں کی طرح رازدارانہ طریقے سے کسی کے عیب معلوم کرنے کی کوشش بھی نہ کیا کرو اور نہ ایک دوسرے پر بڑھنے کی بیجا ہوس کرو۔ نہ آپس میں حسد کرو، نہ بغض وکینہ رکھو، اور نہ ایک دوسرے سے منہ پھیرو، بلکہ اے اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔ (بخاری ومسلم، معارف الحدیث)

حسد: حضرت ابوہریرہؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم حسد کے مرض سے بہت بچو، حسد آدمی کی نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔ (سنن ابی داؤد)

حضرت رسول مقبول ﷺ فرماتے ہیں کہ مسلمانو! تمہارے درمیان بھی وہ بیماری آہستہ آہستہ پھیل گئی ہے جو تم سے پہلے لوگوں میں تھی اور اس سے میری مراد بغض وحسد ہے۔ یہ بیماری مونڈ دینے والی ہے۔ سر کے بالوں کو نہیں بلکہ دین وایمان کو۔ (مسند احمد، جامع ترمذی، معارف الحدیث)

قساوت قلبی کا علاج: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی قساوت قلبی (سختی دل) کی شکایت کی۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا کرو اور مسکین کو کھانا کھلایا کرو۔ (مسند احمد، معارف الحدیث)

منافقت: حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چار عادتیں ایسی ہیں کہ جس میں وہ چاروں جمع ہو جائیں تو وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان چاروں میں سے کوئی ایک خصلت ہو تو اس کا حال یہ ہے کہ اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے اور وہ اسی حال میں رہے گا۔ جب تک کہ اس عادت کو نہ چھوڑ دے۔ وہ چاروں عادتیں یہ ہیں کہ جب اس کو کسی امانت کا امین بنایا جائے تو اس میں خیانت کرے اور جب باتیں کرے تو جھوٹ بولے اور جب عہد معاہدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور جب کسی سے جھگڑا اور اختلاف ہو تو بدزبانی کرے۔

ظلم: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ سرور کائنات رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مظلوم کی بددعا جو ظالم کے حق میں ہو بادلوں کے اوپر اٹھالی جاتی ہے۔ آسمانوں کے دروازے اس دعا کے لئے کھول دیئے جاتے

ہیں اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تیری امداد ضرور کروں گا۔ اگرچہ کچھ تاخیر ہو۔ (مسند احمد، ترمذی)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا مظلوم کی بددعا سے بچو۔ یہ بددعا شعلے کی طرح آسمان پر چڑھ جاتی ہے۔ (حاکم)

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قسم ہے مجھ کو اپنے عزت وجلال کی میں جلد یا بدیر ظالم سے بدلہ ضرور لوں گا اور اس سے بھی بدلہ لوں گا جو باوجود قدرت کے مظلوم کی امداد نہیں کرتا۔ (ابوالشیخ)

ظالم کی اعانت: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو لوگ امراء کی حاشیہ نشینی اختیار کرتے ہیں اور ظالموں کی اعانت کرتے ہیں۔ ان کا انجام سخت خراب ہوگا۔ نہ تو مسلمانوں میں انکا شمار ہوگا نہ وہ میرے حوض کوثر پر آئیں گے۔ خواہ وہ کتنا ہی اسلام کا دعویٰ کریں۔ (اہل سنن)

حضرت رسول کریم ﷺ نے اپنے اصحاب سے پوچھا کہ تم جانتے ہو مفلس کیسا ہوتا ہے۔ انہوں نے عرض کیا ہم میں مفلس وہ کہلاتا ہے جس کے پاس مال ومتاع نہ ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا میری امت میں بڑا مفلس وہ ہے کہ قیامت کے دن نماز، روزہ، زکوٰۃ سب لے کر آئے۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ کسی کو برا بھلا کہا تھا اور کسی کو تہمت لگائی تھی اور کسی کو مارا تھا۔ بس اس کی کچھ نیکیاں ایک کو مل گئیں اور کچھ دوسرے کو مل گئیں اور اگر ان حقوق کے بدلے ادا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہوگئیں تو ان حقداروں کے گناہ لے کر اس پر ڈال دیئے جائیں گے اور اس کو دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ (بہشتی زیور)

بدگوئی: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے مرتبہ میں کم وہ شخص ہوگا۔ جس کی فحش گوئی اور بدزبانی کے ڈر سے لوگوں نے اس کو چھوڑ دیا ہو۔ (بخاری ومسلم)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمام اعضاء میں سے سب سے زیادہ زبان کو سخت عذاب ہوگا۔ زبان کہے گی، اے میرے رب! تو نے جسم کے کسی عضو کو اتنا عذاب نہیں کیا جتنا مجھے کیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تجھ سے ایسی بات نکلی تھی جو مشرق ومغرب تک پہنچ جاتی تھی۔ مجھے اپنی عزت کی قسم! تجھ کو تمام اعضاء سے زیادہ عذاب کروں گا۔ (ابوالنعیم)

عیب چینی: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ سے (ایک موقع پر) کہا کہ صفیہؓ کا یہ عیب کہ وہ ایسی اور ایسی ہے کافی ہے۔ یعنی یہ کہ وہ پستہ قد ہے اور یہ بہت بڑا عیب ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا عائشہ تم نے ایسا لفظ منہ سے نکالا ہے کہ اگر اسے سمندر میں گھول دیا جائے تو پورے سمندر کو خراب کردے۔ (مشکوٰۃ، حیوۃ المسلمین)

بدنگاہی: حضرت بریدہؓ کہتے ہیں۔ حضور ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا اے علیؓ کسی عورت پر اچانک نگاہ پڑ جائے تو نظر پھیر لو۔ دوسری نگاہ اس پر نہ ڈالو۔ پہلی نگاہ تو تمہاری ہے، مگر دوسری نگاہ تمہاری نظر نہیں ہے بلکہ شیطان کی ہے۔ (ابوداؤد، حیوۃ المسلمین)

لعنت کرنا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی پر لعنت کرتا ہے تو اوّل آسمان کی

طرف چڑھتی ہے۔ آسمان کے دروازے بند کر لئے جاتے ہیں۔ پھر وہ زمین کی طرف اترتی ہے۔ وہ بھی بند کر لی جاتی ہے۔ پھر وہ دائیں بائیں پھرتی ہے۔ جب کہیں ٹھکانا نہیں پاتی تب اس کے پاس جاتی ہے۔ جس پر لعنت کی گئی تھی۔ اگر وہ اس لائق ہوا تو خیر ورنہ پھر اسی کہنے والے پر پڑتی ہے۔

ف: بعض عورتوں کو بہت عادت ہے کہ سب پر خدا کی مار، خدا کی پھٹکار کیا کرتی ہیں اور کسی کو بے ایمان کہہ دیتی ہیں۔ یہ بڑا گناہ ہے۔ چاہے آدمی کو کہے یا جانور کو یا اور کسی چیز کو۔ (بہشتی زیور)

خودکشی: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے اپنی جان کو ہلاک کیا تو قیامت میں اس کو یہی عذاب دیا جائے گا کہ وہ اپنی جان کو ہلاک کرتا رہے گا اور جس طرح سے دنیا میں اپنی جان کو ہلاک کیا ہے۔ اسی طرح دوزخ میں ہلاک کرتا رہے گا۔ جس نے اپنے آپ کو پہاڑ پر سے گرایا ہوگا وہ پہاڑ پر سے گرایا جاتا رہے گا اور جس نے زہر پیا ہوگا وہ زہر پلایا جاتا رہے گا اور جس نے اپنے آپ کو چھری سے قتل کیا ہوگا وہ چھری سے ذبح ہوتا رہے گا۔ (بخاری ومسلم)

قادیانیوں کا قبول اسلام

وہاڑی کے نواحی گاؤں چک نمبر 21 ڈبلیوبی کے رہائشی قادیانی گھرانے کے سربراہ کا اپنے تین بیٹوں کے ہمراہ خطیب جامع مسجد باغوالی وہاڑی کے ہاتھوں قبول اسلام کسی دباؤ، لالچ کے بغیر مسلمان ہوتا ہوں۔ عرصہ سے مرزائیت ترک کرنے کی خواہش تھی۔ مرزا غلام احمد قادیانی پر لعنت بھیجتا ہوں۔ سچے پیغمبر نبی آخرالزمان ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان لاتا ہوں۔

گذشتہ روز مقامی علماء ودیگر شخصیات کی موجودگی میں نومسلم محمد لطیف تین بیٹوں انور جاوید، محمد اسلم اور محمد عرفان کے ہمراہ بیان، اس موقع پر ضلعی امیر جمیعت علماء اسلام حضرت مولانا گل محمد، قاری محمد اختر، محمد صدیق شاہد، قاری خالد محمود، ذوالفقار علی شیخ، جمیل احمد، محمد صادق، قاری محمد طیب رفیق محمد آصف ودیگر موجود تھے۔ تفصیل کے مطابق گذشتہ روز نماز ظہر سابق قادیانی محمد لطیف ڈھڈی نے کراچی سے واپسی پر اپنے تین بیٹوں انور جاوید، محمد اسلم اور محمد عرفان کے ہمراہ جامع مسجد باغوالی وہاڑی میں مرزائیت سے تائب ہو کر تجدید ایمان کیا۔

واضح رہے کہ ایک روز قبل ان کی زوجہ نے بھی مذکورہ مقام پر اسلام قبول کیا تھا۔ تقریب کے شرکاء نے قادیانی گھرانے کے سربراہ کو دامن رسالتمآب ﷺ سے وابستگی پر مبارکباد دی اور مٹھائی تقسیم کی۔ خطیب جامع مسجد باغوالی وہاڑی حضرت مولانا عبدالعزیز نے اس موقع پر کہا کہ اس دھرتی کی ہر شے ختم نبوت پر دلیل ہے۔ دریں اثناء ایم ایم اے کے سابق ضلعی صدر عبدالخالق وٹو نمائندہ اسلام ڈاکٹر سید جہانگیر شاہ نے بھی مذکورہ نومسلم خاندانوں کو مبارکباد دی۔

صحابی رسول حضرت سیدنا ثوبانؓ!

جناب عبداللہ فارانی

ایک غلام پر رسول اللہ ﷺ کی نظر پڑی۔ وہاں شرافت کے آثار نظر آئے۔ آپ کو اس پر ترس آیا۔ فوراً اسے خرید کر آزاد کر دیا اور فرمایا کہ: ''چاہو تو اپنے خاندان میں چلے جاؤ۔ میرے ساتھ رہنا پسند کرو تو تمہارا شمار میرے گھر والوں میں ہوگا۔''

اللہ تعالیٰ نے انہیں نیک فطرت عطا کی تھی۔ انہوں نے اپنے خاندان میں جانا پسند نہ کیا اور آپ ﷺ کے ساتھ رہنا منظور کیا اور عرض کیا کہ: ''اے اللہ کے رسول! میں آپ ﷺ کی خدمت میں رہوں گا۔''

اس کے بعد وہ آپ ﷺ کے ساتھ رہنے لگے۔ ایک دن حضور نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں کسی جگہ تشریف فرما تھے کہ ایک یہودی عالم نے آ کر کہا: ''السلام علیکم یا محمد۔''

اس یہودی پر آپ ﷺ کے خادم کو بہت غصہ آیا۔ اسے اس قدر زور سے دھکا دیا کہ وہ گرتے گرتے بچا۔ اسے حیرت بھی ہوئی۔ پوچھا کہ: ''تم نے مجھے دھکا کیوں دیا۔''

حضور نبی کریم ﷺ کے یہ غلام کڑک کر بولے کہ: ''تو نے یارسول اللہ کیوں نہ کہا۔ یا محمد کیوں کہا۔''

اس پر یہودی نے کہا کہ: ''اس میں کیا بری بات ہوگئی۔ اگر میں نے ان کا خاندانی نام لے دیا۔''

حضور نبی کریم ﷺ نے بہت نرمی سے فرمایا کہ: ''ہاں! میرا خاندانی نام محمد ہے۔''

حضور نبی کریم ﷺ کے یہ جاں نثار حضرت ثوبانؓ تھے۔ انہیں رسول اللہ ﷺ سے اس قدر محبت تھی کہ کسی کا آپ ﷺ کو نام سے پکارنا بھی گوارا نہیں تھا۔

حضرت ثوبانؓ کے بارے میں یہ معلومات نہیں ملتیں کہ غلام کیسے بنے۔ ویسے آپ یمن کے رہنے والے تھے۔ حضور ﷺ کی خدمت میں رہنا شروع کیا تو بس دربار نبوت کا ہر حکم بجالانے کی فکر میں رہتے تھے۔ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

''جو شخص اس بات کا عہد کرے کہ وہ کبھی لوگوں سے سوال نہیں کرے گا اور اس عہد کو پورا بھی کرے تو میں اس کے لئے جنت کی ذمہ داری لیتا ہوں۔''

آپ ﷺ کا یہ ارشاد سن کر حضرت ثوبانؓ نے فوراً کہا کہ: ''اے اللہ کے رسول! میں کبھی کسی انسان سے کچھ نہیں مانگوں گا۔''

مورخوں نے لکھا ہے کہ حضرت ثوبانؓ نے آپ ﷺ کی زبان مبارک سے یہ بات سننے کے بعد کسی انسان سے کبھی بھی سوال نہیں کیا۔ یہاں تک کہ اگر سواری پر سے کوڑا ان کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر جاتا تو سواری سے اتر کر اس کو اٹھاتے تھے۔ کسی کو اٹھا کر دینے کے لئے نہیں کہتے تھے۔

ایک روز حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے اہل بیت کے لئے دعا فرمائی۔ اس وقت حضرت ثوبانؓ بھی بارگاہ

رسالت میں حاضر تھے۔ انہوں نے فوراً عرض کیا کہ: ''اے اللہ کے رسول! کیا میں بھی اہل بیت میں سے ہوں۔''
آپ ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ: ''ہاں! تم بھی میرے اہل بیت میں شامل ہو۔ جب تک تم کسی امیر کے پاس سائل بن کر نہ جاؤ یا کسی کے دروازے کی چوکھٹ پر نہ جاؤ۔''
چنانچہ حضرت ثوبانؓ نے اپنی زندگی میں کوئی ایسا موقع نہ آنے دیا۔ نہ کسی امیر کے پاس جا کر کوئی سوال کیا اور نہ کسی کے دروازے پر جا کر کچھ مانگا۔
آپ ﷺ کے وصال تک برابر خدمت میں لگے رہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور میں بھی مدینہ منورہ میں ہی رہے۔ پھر حضرت عمرؓ کی خلافت میں ملک شام چلے گئے اور شہر رملہ میں رہائش اختیار کی۔ حضرت عمرؓ نے حضرت عمرو بن العاصؓ کو مصر کی مہم پر بھیجا تو آپ بھی مجاہدین میں شامل ہو گئے۔ وہاں کئی معرکوں میں حصہ لیا اور بہادری سے لڑے۔
حضرت ثوبانؓ نے حضرت امیر معاویہؓ کے دور خلافت میں ۵۴ ہجری میں وفات پائی۔ آپ سے ایک سو ستائیس احادیث روایت کی گئی ہیں۔ معدان بن طلحہ، ابو ہاشم خولانی، راشد بن سعد، عبدالرحمن بن غنم، ابو عامر الہانی اور جبیر بن نضیر رحمہم اللہ جیسے علماء آپ کے شاگردوں میں شامل ہیں۔ معدان بن طلحہؒ نے ایک مرتبہ حضرت ابودرداءؓ سے ایک حدیث سنی۔ پھر حضرت ثوبانؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے تصدیق کی کہ کیا واقعی یہ حدیث ہے۔
اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ لوگ حضرت ثوبانؓ سے آپ ﷺ کی احادیث کی تصدیق کرایا کرتے تھے۔
حافظ ابن عبدالبر نے الاستیعاب میں لکھا ہے کہ حضرت ثوبانؓ ان اصحاب میں سے ہیں جنہوں نے احادیث محفوظ کیں اور دوسروں تک پہنچائیں۔ اللہ ان سے راضی ہو۔

ختم نبوت کانفرنس بھکر

ختم نبوت کانفرنس مسجد عمر فاروق میں زیر صدارت یادگار اسلاف حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب سرپرست جمعیت علماء اسلام منعقد ہوئی۔ جبکہ کانفرنس کے مہمان خصوصی پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے صاحبزادہ حضرت مولانا عزیز احمد صاحب تھے۔ کانفرنس سے جمعیت علماء اہل حدیث کے راہنماء حضرت مولانا سیف اللہ خالد جمعیت علماء پاکستان کے راہنماء حضرت مولانا محمد عارف قدوس صاحب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بھکر کے مبلغ حضرت مولانا عبدالستار حیدری، موسیٰ زئی خانقاہ کے مدرس حضرت مولانا محمود الحسن فریدی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماء شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کا شاندار خطاب ہوا۔ انہوں نے کہا کہ انگریزوں نے جہاد کو ختم کرنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی جہنم مکانی کو لا کھڑا کیا۔ جس نے اپنی ساری زندگی اسلام جہاد اور مسلمانان عالم کے خلاف انگریز کی پشت پناہی میں گذار دی۔ لہٰذا حکمرانوں کو چاہئے کہ ناموس رسالت اور قادیانیت کے خلاف آئین اور قانون میں کوئی ترمیم ورد و بدل نہ کریں اور عوام سے اپیل کی گئی کہ ناموس رسالت کی حفاظت کے لئے اپنی جانوں کو تیار رکھیں۔

صفائی معاملات اور حقوق کی ادائیگی!

حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی

گذشتہ شمارے میں یہ عرض کیا گیا تھا کہ جب مقدر سے زیادہ یا کم نہیں مل سکتا تو پھر حرام کی طرف بڑھ کر اپنی آخرت برباد کرنا اور عبادتوں کو اکارت کرنا سراسر نادانی ہے۔ اس باب میں آنحضرت ﷺ سے کثیر احادیث منقول ہیں۔ جن میں بڑی سختی سے بندوں کے حقوق ادا کرنے اور ان کو ضائع کرنے سے روکنے پر زور دیا گیا ہے۔ یہاں یہ عرض کرتا چلوں کہ معاملات کی صفائی یعنی حقوق العباد کی ادائیگی کا تعلق صرف مال ہی سے نہیں ہے کہ صرف پیسہ کوڑی دبالینا ہی ظلم اور بددیانتی ہے۔ بلکہ گالی دینا، تہمت لگانا، بے جا مارنا، غیبت کرنا، تہمت لگانا بے عزتی کرنا بھی ظلم اور حق تلفی ہے۔ لیکن یہاں ہم سردست مالی بے قاعدگیوں کا تذکرہ پہلے کرتے ہیں۔ خصوصاً وقف یا کسی مال میں خیانت کرنے کے وبال کو پہلے لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

''ومن یغلل یات بما غل یوم القیامة'' ﴿اور جو آدمی خیانت کرے گا قیامت کے دن اس کو ساتھ لے کر آئے گا۔﴾

مسلم شریف کی ایک حدیث ہے۔ جس میں اس عنوان پر کہ قیامت کے روز میں تم میں سے کسی کو بھی اس حال میں ہرگز نہ پاؤں کہ اپنی گردن پر گھوڑا لئے ہوئے آرہا ہو۔ جو ہنہناتا ہو۔ سو وہ مجھ سے پہلے کہ یارسول اللہ میری مدد فرمائیے۔ سو میں جواب دے دوں گا کہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کرسکتا۔ میں نے تجھے بات پہنچادی تھی۔ پھر فرمایا کہ قیامت کے روز میں تم سے کسی کو ایسے حال میں نہ پاؤں کہ اپنی گردن پر بکری لئے آرہا ہو۔ جو بولتی ہوگی وہ مجھ سے کہے گا۔ یارسول اللہ میری مدد فرمائیے۔ سو میں (محمد ﷺ) کہہ دوں گا۔ میں تیرے لئے کچھ نہیں کرسکتا۔ میں نے تجھے بات پہنچادی۔ یعنی دنیا میں پھر فرمایا کہ قیامت کے روز تم میں سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں اپنی گردن پر آدمی لئے آرہا ہو۔ جو چیخ رہا ہو۔ وہ مجھ سے کہے گا یارسول اللہ میری مدد کیجئے۔ سو میں کہہ دوں گا کہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کرسکتا۔ میں نے تجھے بات پہنچادی۔

پھر ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز میں تم میں سے کسی کو ایسے حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر لوگوں کے حقوق کی دستاویزیں لٹکی ہوئی ہوں۔ جو لہراتے ہوئے جھنڈے کی طرح حرکت کررہی ہوں گی۔ سو وہ مجھ سے کہے گا یارسول اللہ میری مدد کیجئے۔ سو میں کہہ دوں گا میں تیرے لئے کچھ نہیں کرسکتا۔ میں نے (دنیا میں) تجھے بات پہنچادی۔ پھر فرمایا کہ قیامت کے روز میں تم سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں وہ اپنی گردن پر بے زبان چیزیں (سونا، چاندی) لئے آرہا ہو۔ وہ مجھ سے کہے گا یارسول اللہ میری مدد کیجئے تو میں کہہ دوں گا کہ میں تیرے لئے کچھ نہیں کرسکتا۔ میں نے تجھے بات پہنچادی۔

محدثین نے اس حدیث سے یہ ثابت کیا ہے کہ اگر کوئی حضور ﷺ کا امتی کسی کا حق کسی بھی طریقہ سے اگرچہ وہ اس کو اپنی طرف سے حلال سمجھے۔ لیکن حقیقتاً وہ کسی کی حق تلفی ہے تو وہ بھی اس کے لئے حلال نہ ہوگا۔ مشکوٰۃ

شریف میں حضرت ام سلمہؓ سے ایک روایت نقل کی گئی ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ جو چیز شریعت کے نزدیک کسی کی ہے۔ اگر مقدمہ لڑکر یا جھوٹے سچے دلائل دے کر جج سے یا کسی پنچائت کے فیصلے سے اپنی کر لی تو وہ اس کے لئے حلال نہ ہوگی۔ اسی طرح اگر کسی شخص نے موجودہ حکومت کے قوانین کے ذریعے کسی کا حق حاصل کر لیا۔ مثلاً کسی میت کا کچھ مال تمہارے پاس ہے اور شرعاً اس کا کوئی ایسا وارث موجود ہے۔ جسے حکومت کے قانون میں ورثہ نہیں ملتا۔ تو اپنی آخرت درست کرنے کے لئے خود بخود اس کا حق ادا کر دینا چاہئے۔ یہ عذر قبول نہ ہوگا کہ مجھے عدالت کی طرف سے مل گیا ہے۔ کسی بھی انسانی عدالت کا فیصل خدائی قانون کے سامنے زیرو ہے۔ اس کا کوئی اعتبار نہیں۔ اس کی طرف اللہ نے قرآن پاک میں اشارہ فرمایا کہ:

’’ولا تاکلوا، اموالکم بینکم بالباطل وتدلوا بها الی الحکام لتاکلوا فریقاً من اموال الناس بالاثم وانتم تعلمون ‘‘ ﴿اور آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طور پر نہ کھاؤ اور نہ ان کے جھوٹے مقدموں کو حاکموں کے پاس اس غرض سے لے جاؤ کہ اس کے ذریعے لوگوں کے مالوں کا ایک حصہ بطریق گناہ (ظلم) سے کھا جاؤ اور تم کو اس کا علم بھی ہو۔﴾

غرضیکہ شریعت محمدی ﷺ نے ہر اس دروازے پر بھی پہرہ بٹھا دیا ہے۔ جس سے نادانستہ طور پر بھی غیر کے حق کو اس سے گزارنے کا احتمال ہو۔

مثال کے طور پر قرض لینے کے بارے میں بھی شریعت نے واضح طور پر بیان کر دیا ہے۔ تاکہ لوگ قرض کے بہانے اس دروازے سے بھی کسی غیر کا حق اس تک نہ پہنچے۔

مسلم شریف میں حضرت عبداللہ ابن عمرؓ ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ قرض کے سوا شہید کا سب کچھ بخش دیا جاتا ہے۔ اسی طرح ابوداؤد میں حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ بڑے بڑے گناہوں کے بعد جن سے اللہ نے روکا ہے۔ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ بندہ خدا کے پاس اس حال میں جائے کہ اس پر قرض ہو اور اس کی ادائیگی کے لئے مال نہ چھوڑے۔ اسی طرح شرح السنہ میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ کی خدمت میں نماز پڑھانے کے لئے ایک جنازہ پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے نماز پڑھانے سے پہلے حاضرین سے دریافت فرمایا کہ اس پر (کوئی) قرض ہے۔ عرض کیا جی ہے۔ دوبارہ ارشاد فرمایا کہ اس کی ادائیگی کے لئے کچھ چھوڑا ہے۔ عرض کیا گیا کہ جی نہیں۔ فرمایا میں اس کی نماز نہیں پڑھاتا۔ تم اس کی نماز پڑھ لو۔ اس پر حضرت علیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کا قرض میرے ذمے ہے۔ میں ادا کر دوں گا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے آگے بڑھ کر اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔

اسی واسطے حدیث کی کتابوں میں حضور ﷺ سے ایک دعاء منقول ہے۔ اعوذ باللہ من الکفر والدین ! اللہ کی پناہ چاہتا ہوں کفر سے اور قرض سے یہ سن کر ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ کفر کو قرض کے برابر کر رہے ہیں۔ فرمایا کہ ہاں! (مشکوٰۃ شریف)

غرضیکہ آج ہم لوگ کسی کا حق دبانا اور چست چالاکی سے پیٹ پالنا اور دوسروں کے حقوق کا غصب کرنا

ایک فن سمجھتے ہیں۔ جس کو میرے اور آپ کے آقا ﷺ نے کفر کے برابر قرار دیا ہے۔ اسی ضمن میں ایک حدیث یہ بھی ہے۔ بخاری اور مسلم میں سیدنا حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مالدار کا ٹالنا ظلم ہے۔ یعنی قرضہ کی ادائیگی کا انتظام ہوتے ہوئے بھی قرضہ والے کو ٹالنا بھی ظلم ہے اور موجودہ دور میں یہ بھیانک جرم لاتعداد سرمایہ دار اور کارخانہ دار کر رہے ہیں۔ جس کی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں۔ معاشرہ میں ہر جگہ ایسے ظالم درندے انسانیت نما بھیڑیے موجود ہیں۔ جو باوجود طاقت کے کارخانہ کے مالک ہوتے ہوئے کسٹمرز کا قرضہ ہڑپ کر بیٹھے ہیں۔

وقف مال میں خیانت

آج کل اس وباء کو بھی بطور حسین امتزاج تصور کر کے مالی معاملات میں بے قاعدگیاں کر کے اپنے حلال کو بھی حرام کر دیتے ہیں۔ ابوداؤد میں ایک روایت حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامان کی حفاظت پر (کسی جہاد کے موقع پر) ایک صاحب مقرر تھے۔ جن کو کدکدہ کہا جاتا تھا۔ ان کی وفات ہوگئی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ دوزخ میں ہے۔ اصحاب رسول اللہ ﷺ اس بات کا کھوج لگانے لگے اور جا کر اس کے سامان کو دیکھنے لگے۔ چنانچہ ان کو ایک بڑی چادر ملی جو غالباً مال غنیمت وقف مال کی تھی۔

اب ہم حضرات کو اندازہ کرنا کوئی مشکل نہیں ہے کہ ایک صحابی رسول اللہ ﷺ محض ایک چادر (جو مال غنیمت کی تھی) کی وجہ سے کہاں جا پہنچا اور حضور ﷺ اپنی زبان مبارک سے فرما رہے ہیں کہ وہ دوزخ میں ہے۔ اس پر ایک واقعہ یاد آ گیا نقل کر دیتا ہوں:

ہمارے ایک استاد تھے۔ بہت ہی نیک اور جید عالم دین تھے۔ حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کے خصوصی شاگردوں سے تھے اور واہ فیکٹری کے ساتھ ایک بستی ہے سموں گڑھی۔ وہاں کے رہنے والے تھے اور حضرت مولانا داؤد صاحب ٹیکسلا والے مشہور عالم دین تھے۔ ان کے بڑے بھائی تھے۔ ترجمہ قرآن پاک حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ کی طرز پر پڑھاتے تھے۔ ایک دن سیدنا عمر فاروقؓ کا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ سیدنا عمر فاروقؓ وفات کے کئی دن بعد کسی کے خواب میں آئے اور پوچھنے لگے کہ اے عمر! کیا حال ہے۔ کیسے گذری۔ اللہ نے کیا معاملہ کیا ہے۔ فرمانے لگے بہت اچھی گذری۔ اللہ تعالیٰ نے ترس تو کر دیا ہے۔ لیکن زکوٰۃ کے اونٹوں کے ساتھ ایک چھوٹی سی رسی (نکیل) وہ کدھر حساب میں نہیں آ رہی۔ اللہ میاں پوچھ رہے ہیں کہ اے عمرؓ وہ رسی کہاں گئی۔ اس مقام پر سموں والے استاد ازراہ تفتیش فرمایا کرتے تھے کہ (مناں) یہ پنجابی کا لفظ ہے۔ جو چھوٹے پر ترجمہ کے لئے پیار کے لئے بولا جاتا ہے کہ بچے عمرؓ سے تو ایک چھوٹی سی رسی (نکیل) کا سوال کیا جا رہا ہے اور ہمارا کیا بنے گا کہ جب ہم تو بڑے بڑے رسے ہضم کر جاتے ہیں۔ بس سوچنا اس قدر ہے کہ ایک چادر کی وجہ سے صحابہ کو کیا دیکھنا پڑا اور ہمارے ہاں کس قدر بے احتیاطی برتی جاتی ہے اور ہم نے کبھی تصور تک نہیں کیا کہ ہم کو خدا کے ہاں جواب دینا ہوگا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

صحابہ کرامؓ کا اعتدال!

جناب سید شمشاد حسین

مشرکین میں سے بعض نے تو فرشتوں کے وجود کا ہی انکار کیا۔ بعض نے ان کو خدا کی بیٹیاں بنا دیا۔ دونوں کی تردید: ”بمثل ما آمنتم“ سے ہوگئی۔ یہود و نصاریٰ کے بعض گروہوں نے اپنے پیغمبروں کی مخالفت اور نافرمانی کی۔ یہاں تک کہ بعض کو قتل بھی کر دیا اور بعض گروہوں نے ان کی عزت وعظمت کو اتنا بڑھا دیا کہ خدا یا خدا کا بیٹا یا خدا کا مثل بنا دیا۔ یہ دونوں قسم کی افراط تفریط ضلالت وگمراہی قرار دی گئی۔

شریعت اسلام میں رسول کو کسی صفت علم یا قدرت وغیرہ میں اللہ تعالیٰ کے برابر کر دینا گمراہی اور شرک ہے۔ قرآن کریم نے شرک کی حقیقت یہی بیان فرمائی ہے کہ غیر اللہ کو کسی صفت میں اللہ کے برابر کریں: ”اذ نسویکم برب العالمین“ کا یہی مفہوم ہے۔ آج بھی جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے متعلق طرح طرح کی باتیں منسوب کرتے ہیں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم آنحضرت ﷺ کی عظمت ومحبت کا حق ادا کر رہے ہیں۔ حالانکہ وہ خود آنحضرت ﷺ کے حکم کی اور عمر بھر کی کوششوں کی صریح مخالفت کر رہے ہیں۔

اس آیت میں ان کے لئے بھی سبق ہے کہ آنحضرت ﷺ کی عظمت ومحبت اللہ رب العزت کے نزدیک ایسی ہی مطلوب ہے جیسی صحابہ کرامؓ کے دل میں آپ ﷺ کی تھی۔ اس سے کمی بھی جرم ہے اور اس میں زیادتی بھی غلو اور گمراہی ہے۔

نبی ورسول کی اختراعی قسمیں سب گمراہی ہیں

اسی طرح جن فرقوں نے رسول اللہ ﷺ پر ختم نبوت کا انکار کر کے نئے نبی کے لئے دروازہ کھولنا چاہا اور قرآن کریم کی واضح تصریح ”خاتم النبیین“ کو اپنے مقصد میں حائل پایا تو انہوں نے رسول ونبی کی بہت سی قسمیں اپنی طرف سے اختراع کر لیں۔ جن کا نام نبی ظلی، نبی بروزی وغیرہ رکھ دیا اور ان کے لئے گنجائش نکالنے کی کوشش کی۔ مذکور الصدر آیت نے ان کے دجل وگمراہی کو بھی واضح کر دیا۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے ایمان بالرسل میں کسی ظل وبروز کا کہیں نام ونشان نہیں۔ یہ کھلا ہوا زندقہ اور الحاد ہے۔

(معارف القرآن جلد اول ص۳۵۵،۳۵۶)

ضروری اعلان!

قارئین لولاک سے گزارش ہے کہ جلد کی تبدیلی کے بعد جن حضرات کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے اور انہیں دفتر ماہنامہ لولاک کی طرف سے بذریعہ خط آگاہ بھی کیا جا چکا ہے۔ لیکن تاحال چندہ ارسال نہیں کیا۔ براہ کرم! چندہ ارسال فرما کر مشکور فرمائیں۔ خط وکتابت کرتے وقت خریداری نمبر ضرور لکھیں۔ ادارہ

صدقۂ جاریہ کے اعمال!

ابراہیم یوسف رنگونی

آنحضرت ﷺ نے صدقات جاریہ کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ: ’’جب ابن آدم مرتا ہے تو اس کے سارے اعمال منقطع ہو جاتے ہیں۔ سوائے تین اعمال کے:

نمبر۱...... صدقہ جاریہ (جیسے مسجد بنانا، کنواں کھدوانا وغیرہ لوگوں کے نفع کے لئے بنانا۔)

نمبر۲...... وہ علم جس سے نفع اٹھایا جائے (جیسے مدرسہ قائم کرنا، دین کی کتابیں شائع کرنا وغیرہ۔)

نمبر۳...... صالح اور نیک بیٹا جو اس کیلئے دعا مانگے۔ (مسلم عن ابی ہریرۃؓ از چالیس احادیث ص۳۵، ۵۶۵)

حضرت مولانا شاہ محمد مسیح اللہ صاحبؒ کی ایک مجلس میں شریک تھا جس میں آپ نے اس حدیث شریف کا مفہوم ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان سب چیزوں میں صالح اور نیک بیٹا بنانے کی کوشش کو ترجیح دینا چاہئے اور اجر کے لحاظ سے بھی یہی بہترین صدقہ جاریہ ہے۔ آئیے ہم مندرجہ بالا تین کاموں کا مختصر جائزہ لیں:

۱...... مسجد بنانا

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضامندی وخوشنودی کے لئے مسجد بناتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مکان بنا دیتا ہے۔ (فضائل دعا ج۲ ص۷۹)

ایک روایت میں ہے کہ جو آدمی حلال کمائی میں سے اللہ کی عبادت کے لئے کوئی گھر بناتا ہے تو اللہ جل شانہ جنت میں اس کے لئے موتی اور یاقوت کا محل بنا دیتا ہے۔ (ایضاً)

جب تک مسجد قائم رہے گی اور نماز پڑھنے والے، تلاوت کرنے والے، ذکر کرنے والے، دین کی تعلیم وتبلیغ کرنے والے نیک عمل کرتے رہیں گے انشاء اللہ اس کا اجر وثواب مسجد بنانے والے کو ملتا رہے گا۔

۲...... کنواں کھدوانا

جو کوئی نفع عام کے لئے کنواں کھدوا دے تو جب تک لوگ اس سے نفع اٹھاتے رہیں گے انشاء اللہ اس کا اجر وثواب کنواں کھدوانے والے کو ملتا رہے گا۔ ایک صحابیؓ نے حضور پاک ﷺ سے عرض کیا کہ میری والدہ کا انتقال ہوا ہے۔ ان کے لئے صدقہ جاریہ کا کیا کام کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کے ایصال ثواب کے لئے کنواں کھدوادو۔

۳...... نفع دینے والا علم

قرآن وحدیث میں علم دین حاصل کرنے کے بے شمار احکام، فضائل اور فوائد درج ہیں۔ کوئی شخص مدرسہ قائم کر کے دینی علم پڑھنے پڑھانے کا انتظام کر دے یا کتابوں کے ذریعہ دینی علم پھیلائے۔ جب تک وہ علم دین پھیلا رہے گا اور لوگ اس سے نفع اٹھاتے رہیں گے انشاء اللہ علم دین کو کسی طرح پھیلانے، پڑھنے، پڑھانے کا انتظام کرنے والے کو اجر وثواب حاصل ہوتا رہے گا۔

یہ دونوں کام ماشاء اللہ اپنی اپنی جگہ نہایت قیمتی اور بے شمار اجروثواب دلانے والے ہیں۔ان نیک کاموں میں عدم شرکت بے شک بڑی محرومی ہے۔البتہ عدم شرکت کسی شرعی بنیاد پر ہوتو گرفت نہ ہوگی۔

۴......صالح اور نیک اولاد

اولاد کو صالح اور نیک بنانے کی سعی کرنا میں سمجھتا ہوں فرض ہے۔اس سے غفلت اور لاپرواہی کر کے پہلے دو کاموں میں لگنا اور مال خرچ کرنے سے اپنے فریضہ سے مسلمان سبکدوش نہیں ہوسکتا۔بہت سارے حضرات جن میں خواص بھی شامل ہیں اہل وعیال اور ماتحت لوگوں کی دینی تعلیم اور تربیت سے غفلت کر کے مندرجہ بالا دو کاموں میں اپنی رقم کو صرف کرتے ہیں۔یہ صحیح نہیں ہے۔قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:''یاایھا الذین آمنوا قوا انفسکم واھلیکم ناراً، وقودھا الناس والحجارۃ۰التحریم:۶''﴿اے ایمان والو!بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔﴾

معلوم ہوا کہ اس آیت شریفہ میں مومنوں سے خطاب کیا جاتا ہے کہ تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ جو کہ فرض عین ہے۔ اور حضور پاک ﷺ نے فرمایا کہ:

''ہر بچہ فطرت (اسلامیہ وتوحید) پر پیدا ہوتا ہے۔پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنادیتے ہیں۔(بخاری)

یعنی ماں باپ کا غلط ماحول اور غیروں کی ایمان سوز تہذیب وتمدن میں پروان چڑھا کر دین اسلام سے دور کردیتے ہیں۔جو رفتہ رفتہ یہودیت،نصرانیت اور مجوسیت کی طرف جا پہنچتے ہیں۔

انسان یعنی ہر شخص اپنے اہل وعیال اور ماتحتوں کا نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں باز پرس ہوگی اور فرمایا کہ:''اللہ جل شانہ ہر ذمہ دار سے اس کی رعایا کے بارے میں پوچھیں گے کہ ان کی کیا رکھوالی کی؟ یا ضائع کردیا۔حتیٰ کہ انسان سے اس کے اہل بیت کے بارے میں بھی سوال کریں گے۔''(ابن حبان)

معلوم ہوا کہ اگر اولاد کی دینی تعلیم اور تربیت میں کوتاہی ہوئی جس کی وجہ سے اولاد دین سے دور ہوجائے تو والدین اور سرپرست اس کے ذمہ دار ہوں گے اور بروز قیامت ان کی باز پرس ہوگی۔

ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے کوئی خیر اور بھلائی چھوڑی کہ جس کا تم کو حکم نہ دیا ہو اور کوئی شر اور برائی ایسی نہیں چھوڑی کہ جس سے تم کو منع نہ کردیا ہو۔(طبرانی از مذہب اسلام)

سو معلوم ہوا کہ اولاد نیک وصالح بنانے کا کام فرض عین ہے اور اس کی ادائیگی میں دینوی اور اخروی دونوں جہاں کی بھلائی ہے اور جب تک وہ نیک کام کرتی رہے گی اور دیگر صدقہ جاریہ کے کام کرتی رہے گی۔اس کے والدین اور سرپرستوں کو بھی برابر اجروثواب حاصل ہوتا رہے گا اور خدانخواستہ اس میں کوتاہی،غفلت ولاپرواہی ہوئی تو اندیشہ ہے کہ وہ جو بھی نافرمانی اور گناہ کرے اور پھیلائے کہیں اس کا خمیازہ ان کے ساتھ ان کے والدین اور سرپرستوں کو بھی دنیا وآخرت میں بھگتنا نہ پڑے۔

ولا فعل اللہ ذالك!اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کی سمجھ اور فہم عطا فرمائے۔آمین!

ایک ضروری بات

اگر کسی بدنصیب نے اہل وعیال اور ماتحت لوگوں کے دین کی تعلیم وتربیت کی فکر نہیں کی ہوگی جس کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والی زندگی گزارنے لگے تو جو اجر وثواب تعلیم وتربیت کے کرنے میں حاصل ہوتا اس سے تو محروم رہے ہی۔ اس کے علاوہ دنیا وآخرت میں بھی ذلت وخواری کی زندگی گزاریں گے۔ ہر طرف سے لوگوں کی اپنی اولاد کی نافرمانیوں کی شکایتیں آرہی ہیں۔ اس میں اولاد کا کیا قصور؟۔ تنبیہ الغافلین میں ہے کہ حضرت عمرؓ کے پاس ایک شخص اپنے بیٹے کی شکایت لے کر حاضر ہوا۔ حضرت عمرؓ نے بیٹے سے فرمایا کہ کیا تجھ کو اپنے باپ کی نافرمانی میں اللہ سے ڈر نہیں لگتا (کہ باپ کا یہ حق ہے اور یہ حق ہے) بیٹے نے کہا کہ اے امیر المومنینؓ! کیا بیٹے کا باپ پر بھی کوئی حق ہے؟۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں! باپ پر یہ حق ہے کہ اچھی بیوی کا انتخاب کرے (یعنی نیک عورت سے نکاح کرے اور کسی گھٹیا عورت سے نکاح نہ کرے کہ اولاد کو ماں کی وجہ سے عار نہ اٹھانی پڑے) اور اس کا اچھا نام رکھے اور اس کو کتاب اللہ کی تعلیم دے۔ پس بیٹے نے کہا کہ:

''اللہ کی قسم! نہ تو انہوں نے میری ماں کا انتخاب کیا (یعنی میری ماں نیک اور دیندار نہیں ہے) کیونکہ میری ماں ایک باندی ہے۔ جس کو چار سو درہم میں خریدا تھا اور نہ میرا اچھا نام تجویز کیا۔ کیونکہ نام جعل (یعنی گوکا کیڑا) رکھا اور نہ کتاب اللہ کی ایک آیت مجھ کو پڑھائی۔''

پس حضرت عمرؓ! خفا ہوئے اور باپ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ: ''تو کہتا ہے کہ میرا بیٹا میری نافرمانی کرتا ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے کہ یہ تیری نافرمانی کرے تو نے اس کی حق تلفی کی ہے۔ کھڑا ہو جا اور میرے پاس سے چلا جا۔'' (تنبیہ الغافلین ص۱۳۴)

تمام باتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ بے شک ودیگر نیک کاموں میں عدم شرکت بڑی محرومی تو ہے لیکن عدم شرکت کسی شرعی بنیاد پر ہو تو گرفت نہ ہوگی اور اہل وعیال اور ماتحت لوگوں کی دینی تعلیم وتربیت لازم ہے۔ اس سے کوتاہی ولاپرواہی برتنا عظیم خسارہ اور دنیا وآخرت کا وبال ہے۔ واللہ اعلم بالصلواب!

بستی جاگیر گبول میں قادیانی کا قبول اسلام

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کوشش سے قادیانی دھڑا دھڑ دائرہ اسلام کے اندر داخل ہو رہے ہیں۔ پچھلے دنوں ضلع راجن پور کے علاقے بستی جاگیر گبول میں حضور بخش دریشک نے مرزائیت پر لعنت بھیجتے ہوئے اسلام قبول کر لیا۔ اس کے کچھ دنوں بعد حضور بخش دریشک کے والد عبدالغفور دریشک نے مرزائیت سے توبہ کر کے اسلام قبول کر لیا۔ اس موقعہ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع راجن پور کے امیر حضرت مولانا حافظ علی محمد صاحب، مجلس کے ناظم حافظ فاروق احمد قریشی، ناظم تبلیغ حضرت مولانا قاری محمود احمد قاسمی، ناظم نشر واشاعت جلیل الرحمن، نصر اللہ قریشی ایڈووکیٹ، مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع راجن پور کے مبلغ قاری محمد یوسف نقشبندی، حضرت مولانا محمود احمد منچن آبادی، ڈاکٹر خلیل الرحمن ملک، حضرت مولانا حافظ محمد رفیق گبول، پیر طریقت حضرت مولانا سیف الرحمن درخواستی، ڈاکٹر محمد زاہد اعوان نے ان دونوں نومسلم کے لئے خصوصی دعا کی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو دین پر استقامت نصیب فرمائے۔

آج پریشانی کیوں؟

حضرت مولانا اعجاز الحق

’’اذا سمعتم آیات اللّٰہ یکفربها ویستهزأ بها فلا تقعدوا معهم حتیٰ یخوضوا فی حدیث غیرہ ‘‘ترجمہ:...... ’’جب تم سنو کہ اللہ تعالیٰ کی آیات کے خلاف کفر بکا جارہا ہے اوران (آیات) کا مذاق اڑایا جارہا ہے تو (اس وقت) ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھو جب تک کہ وہ کسی دوسری بات میں نہ لگ جائیں۔ اب اگر تم ایسا کرتے (ان کے ساتھ بیٹھتے) ہوتو تم بھی اس وقت انہی کی طرح ہو۔‘‘

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:’’لاتصاحب الا مومنا ولا یاکل طعامك الاتقی ‘‘ترجمہ:...... ’’تم صرف ایمان والوں کی صحبت اپناؤ اور نیک لوگ ہی تمہارے دسترخوان پر کھانا کھائیں۔‘‘

حضور نبی کریم ﷺ نے ایک اور مثال بیان فرمائی کہ نیک ساتھی اور برے ساتھی کی مثال ایسے ہی ہے جیسے خوشبو والا اور لوہار کی بھٹی پھونکنے والا کہ خوشبو والا ساتھی یا خود تم کو خوشبو کا عطیہ دے گا یا تم اُس سے خوشبو خریدو گے یا کم ازکم اس کی خوشبو کا بہترین جھونکا ہی تم کو آسکے گا۔ اس کے برعکس لوہار کی بھٹی پھونکنے والا یا تو تمہارے کپڑے جلا دے گا یا کم ازکم تمہاری ناک تک اس کی بدبو ہی پہنچے گی۔

اس لئے ان تمام احادیث سے یہ ثابت ہوا کہ بندے کو اچھی مجلس اختیار کرنی چاہئے۔ کیونکہ انسانی فطری مجبوری ہے کہ وہ جس طرح کی مجلس میں اٹھتا بیٹھتا ہے۔ ویسے ہی اثرات قبول کرتا ہے۔ اس لئے بار بار اہل اللہ کی مجلس میں بیٹھنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔ اس لئے کسی شاعر نے فرمایا کہ صحبت طالع ترا طالع کند۔ یعنی نیک کی صحبت تجھے نیک کرے گی اور برے کی صحبت تجھے برا کرے گی۔

نفس انسان کا خاصہ ہے کہ وہ برائی کی طرف جلد مائل ہوتا ہے۔ کیونکہ اکثر و بیشتر برائیوں کی جڑ مال وجاہ کی محبت یا آزاد شہوت رانی کی خواہش ہے اور انسان کو اتنا گناہوں پر آمادہ کرتا ہے کہ انسان پھر خود کہتا ہے کہ گناہ کروں۔ انسان کے کردار کی وجہ سے کبھی تو خوفناک عذاب آجاتا ہے اور کبھی متعدد شکلوں میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا ظہور ہوتا ہے:

مثلاً نعمت ایمانی سے محرومی ہوجاتی ہے۔ یعنی گناہوں کا اتنا اثر ہوتا ہے کہ بندہ ایمان کھو بیٹھتا ہے اور اسی طرح مال ورزق سے بھی محرومی ہوتی ہے۔ علی ہذا القیاس!

گناہوں کی وجہ سے امن وسکون سے بھی محروم ہوجاتا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو معاشرے میں سب سے عظیم نعمت امن وسکون ہے۔ البتہ گناہوں کی وجہ سے یہ امن وسکون نہ صرف برباد ہوجاتا ہے۔ بلکہ ہر وقت خوف وپریشانی اور مشکلات کے بادل چھائے رہتے ہیں۔ پریشانی کا حل اللہ رب العزت کا یہ فرمان ہے کہ:

’’یا ایها الذین آمنوا توبوا الی اللّٰہ توبة نصوحا ‘‘ترجمہ:...... ’’اور اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔‘‘

سوال یہ ہے کہ ہم آج کل پریشان کیوں ہیں؟۔ کیا ہمارے پاس پیسہ تھوڑا ہے؟ یا ہمارے پاس رہنے سہنے کے لئے مکان نہیں ہے یا ہم دیندار نہیں یا اور کوئی وجہ ہے۔ درحقیقت وجہ یہ ہے کہ ہم ہر مشکل اور مصیبت یا ہر غم و خوشی میں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں کرتے۔ اللہ رب العزت کی بات نہیں مانتے۔ اللہ رب العزت کی بات کی قدر نہیں کرتے۔ اپنے گناہوں سے توبہ و استغفار نہیں کرتے۔ اپنی بداعمالیوں پر نادم نہیں ہوتے۔ جب یہ حالات ہوں تو پریشانی کیوں نہ ہو۔

آج جس ماحول میں ہم زندگی گزار رہے ہیں یہاں چین و سکون اور اطمینان قلب کے الفاظ زبانوں پر اور کتابوں میں ضرور موجود ہیں۔ لیکن انسانی زندگی میں الا ماشاء اللہ! ان کی حقیقت ناپید ہوگئی ہے۔ انفرادی یا اجتماعی زندگی کے کسی گوشے کو دیکھ لیا جائے تو بے چینی اور بے اطمینانی اس قدر ہے کہ لوگ اس کو دور کرنے کے لئے نشہ آور چیزوں کی طرف دیوانہ وار بڑھ رہے ہیں اور کہیں وہ مایوس ہوکر خودکشی اختیار کرتے ہیں۔ یہی بے چینی اور بے سکونی لوگوں کو ظلم و بربریت، دہشت گردی، لوٹ مار اور آزادانہ جنسی اختلاط کا عادی بنارہی ہے اور اس میں خوف ناک اضافہ ہورہا ہے۔ عجیب بات ہے کہ جس قدر مادی ترقی ہورہی ہے اس کے مطابق امن و سکون کے لئے خطرات میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی زندگی اور زندگی کے تمام تقاضوں کو اسلام کے سانچے میں ڈھالیں۔ اپنے سماج سے برائیوں کو ختم کرنے اور نیکیوں کو پھیلانے کی پوری جدوجہد کرنی چاہئے۔ اپنے قول و عمل، اخلاق و کردار کو اسلام کے سانچے میں ڈھالیں تو انشاء اللہ! حالات بھی ٹھیک ہوجائیں گے اور پریشانی بھی نہیں ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اعمال درست کرنے، برائیوں سے دور رہنے اور سماج میں نیکیاں پھیلانے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین!

حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کا دورہ ماتلی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب گذشتہ ماہ تبلیغی دورہ پر ماتلی تشریف لائے۔ جمعتہ المبارک کا بیان مدنی مسجد میں ہوا۔ جس میں حضرت مولانا نے قادیانیت اور قادیانی عزائم پر بیان فرمایا۔ حضرت مولانا نے عوام الناس کو بیدار کرتے ہوئے خبردار کیا کہ کفر ہمارے حکمرانوں کے ذریعہ کفر یہ چال چل رہا ہے اور آئندہ بھی وہ اپنی سازشیں جاری رکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جیسے کہ مشاہد حسین کا بیان تھا کہ ہم آئندہ الیکشن جیت کر سب سے پہلے توہین رسالت ﷺ کا قانون ختم کریں گے۔ اس لئے آپ لوگ حب رسول اللہ کا مظاہرہ کرتے ہوئے علماء حق کا ساتھ دیں۔ تاکہ وہ ان حکمرانوں کو مزید اقدام کرنے سے روکیں اور اس ملک خداداد میں پھر دوبارہ اسلام کا بول بالا ہو۔

آخر میں حضرت مولانا شجاع آبادی نے گوٹھ موٹن چانڈیو کی زیر تعمیر ختم نبوت مسجد کے لئے مخیر حضرات سے اپیل کی کہ وہ مقامی ساتھیوں کے ساتھ گاہے بگاہے تعاون کرتے رہا کریں۔ تاکہ مسجد کا کام جلد از جلد مکمل ہوسکے۔ حضرت مولانا نے سنگھانوی اسلامی لائبریری پر عمائدین شہر سے ملاقات کی۔ عصر کی نماز کے بعد حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تلہار تشریف لے گئے۔

سیدنا حضرت نوح علیہ السلام!

ترتیب: عائشہ صدیقی

اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ ان لوگوں کے پاس رسول بھیجا جائے۔ تاکہ ان کو سمجھائے اور ان کو بری بھلی باتوں سے آگاہ کرے۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ خود لوگوں سے بات کرے۔ یہ ناممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک کے پاس جائے اور کہے کہ فلاں کام برا ہے۔ اس کو چھوڑ دو۔ فلاں کام اچھا ہے اس کو کرو۔

جب بادشاہ ہر ایک سے نہیں کہتے پھرتے کہ فلاں کام یوں کرو اور فلاں یوں کرو۔ حالانکہ بادشاہ انہیں کی طرح ہوتا ہے۔ وہ بات بھی کر سکتا ہے اور لوگ اس کو دیکھ سکتے ہیں اور اس کی باتیں بھی سن سکتے ہیں۔

جب دنیاوی بادشاہ کا یہ حال ہے تو پھر دونوں جہانوں کے رب العالمین، سارے عالم کے شہنشاہ پر کب زیب دیتا ہے کہ لوگوں کو سمجھاتا پھرے اور بری بھلی باتوں سے آگاہ کرتا پھرے۔

ہاں! جب اللہ تعالیٰ کسی سے بات کرنا چاہتا ہے تو اس کو اپنے کلام کے لئے مخصوص کر لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ جو رسول ان کی طرف بھیجا جائے وہ انہیں کا ہم جنس ہو۔ تاکہ لوگ اس کو پہچان سکیں۔ اس کی باتیں سمجھ سکیں۔ اس سے نصیحت حاصل کریں۔

اگر رسول فرشتہ کی صورت میں ظاہر ہوتا تو اس سے لوگ گھبراتے۔ وحشت کھاتے اور وہ نصیحت کرتے وقت اپنا عمل پیش کرتا تو یہ کہتے کہ تمہارا ہمارا کیا مقابلہ۔ ہم آدمی ہیں اور تم فرشتہ۔ بھلا کوئی مناسبت ہے۔ ہمیں کھانے پینے کی خواہش ہے۔ ہمیں رہنے سہنے کی حاجت ہے۔ ہم بیوی بچوں والے، کنبہ قبیلہ والے، بھلا ہم کس طرح اللہ کی عبادت کر سکتے ہیں۔ ہم انسان ہیں۔ ہماری لاکھوں ضرورتیں ہیں۔ ہمارے دل میں صدہا خواہشیں ہیں۔ ہم ان کو پورا کریں یا اللہ کی عبادت کریں۔

ہم بھوکے ہوتے ہیں تو ہمیں پیٹ کے لئے دوڑنا دھوپنا پڑتا ہے۔ پیاسے ہوتے تو ہمیں پانی کی تلاش ہوتی ہے۔ نیند لگتی ہے تو تکیہ اور بستر کی فکر ہوتی ہے۔ بیمار ہوتے ہیں تو دواؤں کی حاجت ہوتی ہے۔ کوئی مرجاتا ہے تو اس کے رنج وصدمہ سے حالت بری ہو جاتی ہے۔

بتاؤ کس وقت اللہ کی عبادت کریں۔ تمہیں کیا تم جو چاہو کر سکتے ہو۔ نہ تمہیں بھوک لگے نہ پیاس، نہ تمہیں نیند آئے، نہ تم بیمار ہو گے، نہ مرو گے، تم جتنی چاہو عبادت کر لو اور ہمیشہ کرتے رہو تو بھی کچھ مشکل نہیں۔

مگر جب رسول انسان ہوگا تو کہہ سکتا ہے کہ دیکھو میں بھی تمہاری ہی طرح انسان ہوں۔ کھاتا بھی ہوں، پیتا بھی ہوں، بھوک بھی لگتی ہے، پیاسا بھی ہوتا ہوں، بیوی بچے بھی رکھتا ہوں، لیکن اللہ کی یاد سے غافل نہیں رہتا۔

ان تمام دنیاوی تعلقات کے باوجود بھی اللہ کی عبادت کرتا ہوں۔ تم کو کون روکتا ہے۔ کس چیز نے تم کو اللہ کی یاد سے اور اس کی عبادت سے غافل رکھا تو اس کا ان کے پاس کوئی جواب نہ ہوگا۔ کوئی عذر ہی نہ پیش کر سکیں گے۔ لاجواب ہی ہونا پڑے گا۔

حضرت نوح علیہ السلام

اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو نبوت عطا فرمائی۔ اس قوم میں بڑے بڑے دولت مند لوگ تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے جس کو نبوت کے لائق سمجھا اس کو انہیں لوگوں میں سے پسند کیا۔ اللہ ہی خوب جانتا تھا کہ کون نبوت کے قابل ہے۔ اسی کو علم تھا کہ کون رسالت کا بوجھ اٹھا سکتا ہے اور کون اس کی امانت کا بار برداشت کر سکتا ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام بہت نیک تھے۔ بڑے سمجھ دار اور بہت بردبار تھے۔ بہت رحم دل اور خلیق تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو رسالت کا شرف بخشا۔ ان کو وحی بھیجی کہ اپنی قوم کو اچھی باتوں کی طرف متوجہ کرو۔ بری باتوں سے روکو اور ان کو دردناک عذاب سے ڈراؤ۔ آخرت کے ہولناک منظروں سے ان کو خوف دلاؤ۔

حضرت نوح علیہ السلام کا قوم کو اسلام کی دعوت دینا

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا کہ میں تمہارا رسول ہوں۔ مجھے حق تعالیٰ نے تمہیں نصیحت کرنے اور تمہاری خیر خواہی کے لئے بھیجا ہے۔ قوم نے یہ سن کر خوب ہنسی اڑائی۔ کہنے لگے کہ: ’’تم کب سے نبی ہوگئے۔ کل تک تو ہمارے جیسے تھے۔ آج کہتے ہو کہ میں نبی ہوں‘‘

ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ یہ بچپن میں ہمارے ساتھ کھیلتے تھے۔ ہمارے ساتھ اٹھتے بیٹھتے تھے۔ آج کہتے ہیں کہ ہم تمہارے رسول ہیں۔ یہ خوب بات ہے۔ نہ معلوم کس وقت ان کے پاس نبوت آئی۔ دن کو یا رات کو، سوتے میں یا جاگتے میں۔

دولت مندوں اور مغروروں نے کہا کہ اللہ کو انہیں کو نبی بنانا تھا۔ ان کے سوا کوئی اور نہیں تھا۔ کیا سب مر گئے تھے جو ان کو نبی بنایا۔ جاہلوں اور بے وقوفوں نے کہا ارے ہماری طرح یہ بھی آدمی ہے۔ اللہ کو نبی بنانا تھا تو کسی فرشتہ کو بناتا۔ یہ تو اس کی من گھڑت ہے۔ ہم تو آج ایسی نئی بات سن رہے ہیں کہ اس سے پہلے کبھی سنی ہی نہیں۔ بعض نے کہا کہ نوح علیہ السلام یہ چاہتے ہیں کہ اسی بہانے سے ہمیں عزت حاصل ہو۔ ہم بادشاہ بن جائیں گے۔ ملک کی سرداری وحکومت ہم کو مل جائے گی۔

حضرت نوح علیہ السلام کی نصیحت

لوگ سمجھتے تھے کہ ہم حق پر ہیں۔ بتوں کی عبادت ہم کو کرنی ہی چاہئے۔ جو لوگ بتوں کی عبادت نہیں کرتے اور ان کی برائی کرتے وہ گمراہ ہیں۔ جو بتوں کی عبادت نہیں کرتے وہ جاہل ہیں۔ بے وقوف ہیں۔ یہ ہمارے باپ دادا کے وقت سے چلی آئی ہے۔ پھر ہم کیوں نہ کریں۔

حضرت نوح علیہ السلام خوب سمجھتے تھے کہ بتوں کی عبادت کرنا جاہلوں اور بے وقوفوں اور گمراہوں کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنا، اس کا شریک ٹھہرانا، اس کی بخشی ہوئی نعمتوں کو کھا پی کر اس کو بھول جانا، اس کی یاد سے غافل رہنا پرلے درجہ کی احسان فراموشی ہے، نعمتوں کو کھا کر رب کی نعمت کو بھول جانا کفران نعمت ہے، ناشکری ہے، نافرمانی ہے۔

حضرت نوح علیہ السلام کو معلوم تھا کہ بت کس نے ایجاد کیے۔ اس کا بانی کون ہے؟۔ انہیں کے باپ دادا ہیں جو خود گمراہ ہوئے اور اپنی اولاد اور نسل در نسل کو گمراہ کر گئے۔ حضرت آدم علیہ السلام جو ان سب کے باپ ہیں وہ صرف مذہب اسلام لے کر آئے تھے۔ وہ مذہب ایسا صاف چشمہ تھا کہ جو اس میں نہاتا وہ نکھر جاتا۔ افسوس اس صاف چشمہ کو ان کی اولاد نے کیسا گدلا کر دیا ہے کہ جو اس میں نہائے وہ گندا ہو جائے۔ شیطان کی پیروی کر کے اس کا کہا مان کے خود ڈوبے اور اپنی اولاد کو بھی لے ڈوبے۔ یہ ان کی عقل ہے کہ پتھروں کو پوجیں، ان کے آگے سر جھکائیں، ان سے مدد چاہیں اور ان سے مرادیں مانگیں اور اس کو چھوڑ دیں جس نے ان کو پیدا کیا اور جو ان کا کارساز ہے۔ افسوس صد افسوس!

کہا: ''اے قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ ان بتوں کی، پتھر کی مورتیوں کی عبادت چھوڑ دو۔ اے قوم! پتھروں کو پوجنا، ان کو اپنا معبود سمجھنا اور ان سے اپنی خواہشوں کا اظہار کرنا تو بہت ہی جہالت اور بے وقوفی کی بات ہے۔ حیرت ہے کہ تم اپنے کو عقل مند سمجھتے ہو اور حرکتیں ایسی کرتے ہو کہ بچے بھی نہ کریں گے۔ اے قوم! میں تم کو اس آنے والے دن سے ڈراتا ہوں جس کے آنے میں کوئی شک نہیں۔ اے قوم! اس بڑے دن کے عذاب سے ڈرو جس میں کوئی کسی کے کام نہ آئے گا۔''

قوم کے سرداروں نے کہا کہ: ''ہم تم کو خود گمراہ سمجھتے ہیں اور اپنا دشمن جانتے ہیں۔'' حضرت نوح علیہ السلام نے کہا میں گمراہ نہیں ہوں۔ میں دونوں جہاں کے بادشاہ کا رسول ہوں۔ تمہارے پاس اس کا پیام لایا ہوں۔ مان لوگے تو تمہارا بھلا ہوگا۔ میں تمہارے فائدے کے لئے کہتا ہوں۔ تمہارا خیر خواہ ہوں۔ مجھے ان باتوں کا علم ہے جس کی تم کو بالکل خبر نہیں۔

چند غریبوں کا ایمان لانا

حضرت نوح علیہ السلام نے بہت کوشش کی کہ سب ایمان لے آئیں۔ اللہ کی عبادت کریں۔ بتوں کی عبادت سے باز آئیں۔ لیکن چند آدمیوں کے سوا کوئی ایمان نہ لایا۔ ایمان لانے والے بیچارے غریب لوگ تھے جو اپنے ہاتھ سے کماتے تھے اور کھاتے تھے۔ مالدار بھلا کیوں ایمان لاتے۔ ان کے غرور نے، ان کے تکبر نے اس بات کی اجازت کب دی کہ وہ حضرت نوح علیہ السلام کی بات مانتے۔ ان کی دولت نے ان کو اللہ کی یاد سے غافل کر دیا۔ ان کی اولاد نے ان کے دلوں سے اللہ کی یاد بھلا دی۔ وہ دنیا کے عیش و آرام میں، راحت طلبی میں آخرت کو بھلا بیٹھے۔ ان کو کبھی اس کی فکر ہی نہ ہوئی کہ ہمیں مرنا ہے اور قیامت قائم ہونے والی ہے۔

وہ کہتے تھے ہم شریف ہو کر ان کا ساتھ دیں۔ جب حضرت نوح علیہ السلام نے اسلام کی دعوت دی تو کہا ہم تم پر ایمان لائیں اور تمہاری اتباع کریں، جیسے ان رذیلوں نے کی ہے تم ان غریبوں کو نکال دو تو ہم تمہارا کہنا مان لیں۔ ہم ان کے ساتھ نہیں رہ سکتے۔ ہماری شرافت اس کو گوارا نہیں کر سکتی۔ حضرت نوح علیہ السلام نے کہا کہ میں ان مسلمانوں کو نہیں نکال سکتا۔ نہ میں بادشاہ ہوں نہ میرا بادشاہی دربار ہے کہ غریبوں کو نکال دوں اور امیروں کو جگہ دوں۔ میں صرف اس لئے آیا ہوں کہ تمہیں برے انجام سے ڈراؤں اور اچھی باتوں پر آمادہ کروں۔

مال داروں کا قول

امیروں نے کہا ہم سمجھتے ہیں کہ نوح علیہ السلام ہم کو جس چیز کی دعوت دیتے ہیں وہ حق نہیں ہے۔ اس میں کوئی بھلائی نہیں ہے۔ بھلائی میں سبقت لے جانے والے تو ہمیں لوگ ہیں۔ ہمارے پاس بہترین لباس ہیں۔ رہنے کے لئے عمدہ سے عمدہ محل ہیں۔ کھانے کے لئے بہتر سے بہتر چیزیں ہیں۔ ہم کیوں ان کی بات مانیں۔ دولت ہماری کنیز ہے۔ عزت کے ہم مالک ہیں۔ ہم کیوں کسی کے غلام بنیں اور کیوں کسی کی پیروی کریں۔ اگر یہ دین حق ہوتا اور بہتر ہوتا تو ہمیں اس کے حق دار ہوتے۔

حضرت نوح علیہ السلام کوشش کر کے تھک جاتے ہیں

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو دین کی طرف مائل کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی۔ ہر ہر طریقہ سے سمجھایا، ہر ہر طریقہ سے نصیحت کی۔ کہا اے قوم! میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ تم کو برے دن سے ڈراتا ہوں۔ اے قوم! میرا کہنا مان لو۔ میں تمہارے ہی فائدے کے لئے کہتا ہوں۔ اس میں میرا کوئی فائدہ نہیں ہے اور نہ میری کوئی غرض ہے۔ اے قوم! اللہ سے ڈرو اور اس کی عبادت کرو۔ وہ تمہارے تمام گناہوں کو معاف کر دے گا اور تمہاری عمر میں، تمہارے رزق میں اور تمہاری اولاد میں برکت عطا فرمائے گا۔ اے قوم تم اپنے پیدا کرنے والے کو بھول گئے۔ تم کو اور جو یہ تمہارے چاروں طرف عجائبات اور دلکش مناظر ہیں یہ کس نے پیدا کئے ہیں۔ ان کا بنانے والا کون ہے؟۔ ان کی طرف کیوں نہیں دیکھتے اور کیوں نہیں غور کرتے۔ آسمان کو دیکھو، زمین کو دیکھو، چاند، سورج، تاروں کو دیکھو، جس پر نظر ڈالو گے اس کی قدرت کے کھیل نظر آئیں گے۔ یہ آسمان کس نے بنایا ہے۔ آسمان کو چاند، سورج، تاروں سے کس نے رونق بخشی؟ زمین جس پر تم چلتے پھرتے ہو اور آرام کرتے ہو یہ کس نے بنائی؟ تم کو کس نے پیدا کیا اور کون تمہیں رزق دیتا ہے؟ تم بیمار ہوتے ہو تو کون تمہیں شفا دیتا ہے؟ بارش کس کے حکم سے ہوتی ہے؟ تمہاری آئی ہوئی مصیبت کون ٹالتا ہے؟۔ لیکن حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے نہ مانا اور نہ ایمان لائی۔ وہ حضرت نوح علیہ السلام کی بات تو سنتے نہ تھے مانتے کیسے اور ایمان کیسے لاتے؟۔ حضرت نوح علیہ السلام جب نصیحت شروع کرتے تو وہ اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے تھے۔

حضرت نوح علیہ السلام کی دعا

حضرت نوح علیہ السلام نے بہت کوشش کی اور مدتوں سمجھایا۔ نو سو پچاس برس تک سمجھاتے رہے اور اسلام کی دعوت دیتے رہے۔ مگر واہ ری قوم! ان کی سختی کی کوئی حد نہ تھی۔ نہ حضرت نوح علیہ السلام کی بات کان لگا کر سنی، نہ ایمان لائی اور نہ بتوں کی عبادت سے باز آئی، نہ اللہ کا دھیان آیا نہ آخرت کی فکر ہوئی۔

حضرت نوح علیہ السلام سمجھاتے سمجھاتے تھک گئے۔ انتظار کرتے کرتے اکتا گئے۔ صبر کی طاقت جواب دے گئی اور صبر کب تک کرتے۔ کوئی حد بھی ہے۔ برابر اپنی آنکھوں سے بتوں کی پرستش کرتے ہوئے دیکھتے تھے۔ دیکھتے تھے کہ لوگ رزق تو اللہ کا دیا ہوا کھاتے ہیں اور عبادت ان پتھر کی مورتیوں کی کرتے ہیں۔ یہ حضرت نوح علیہ

السلام کا کام تھا کہ نو سو پچاس برس سے یہی حالت دیکھتے رہے۔ سمجھاتے رہے اور صبر کرتے رہے۔ اللہ اکبر! صبر کی کوئی حد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ تمہاری قوم میں جس کو ایمان لانا تھا لے آئے۔ اب کوئی ایمان نہ لائے گا۔

قوم نے حضرت نوح علیہ السلام سے کہا: اے نوح! تم روزانہ برابر ہم سے جھگڑتے ہی رہتے ہو۔ اب ہم اس کو برداشت نہیں کر سکتے۔ تم کو جو کرنا ہو وہ کرلو۔ جس عذاب سے تم ہمیں ڈراتے ہو جس بات کا ہم کو خوف دلاتے ہو اگر تم سچے ہو تو اس کو لے آؤ۔ حضرت نوح علیہ السلام کو یہ سن کر بہت غصہ آیا اور وہ اپنوں سے بالکل مایوس ہوگئے۔ انہوں نے دعا کی کہ اے اللہ ان پر عذاب نازل فرما کہ ان میں سے ایک بھی کافر نہ بچے۔

ختم نبوت کانفرنس لیہ

جامع مسجد کرنال والی میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں شاہین ختم نبوت حضرت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب، مناظر ختم نبوت حضرت مولانا اسماعیل شجاع آبادی، استاذ العلماء حضرت مولانا عبدالستار تونسوی، حضرت مولانا عبدالمجید قاسمی، حضرت مولانا محمد حسین صاحب، حضرت مولانا عبدالشکور، حضرت مولانا عبدالستار حیدری، جناب قاری محمد مرسلین صاحب، جناب قاری محمد ادریس آصف، جناب اللہ نواز و جناب عمر فاروق سرگانی، جناب صفدر معاویہ نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کا مسئلہ امت مسلمہ میں ہمیشہ متفقہ چلا آرہا ہے۔ اس میں کسی کو اختلاف نہیں ہے۔ آج اگر کوئی قتدار کے نشہ میں یا اپنے غیر ملکی آقاؤں کے اشارے پر اس قانون وعقیدہ میں کسی قسم کی تبدیلی کرنے کی ناپاک جسارت کرے گا تو ہم مسلمان سیدنا صدیق اکبرؓ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کریں گے۔

ختم نبوت کانفرنس میانوالی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میانوالی کے زیر اہتمام مدرسہ تبلیغ اسلام موتی مسجد میں زیر نگرانی حضرت مولانا جلیل احمد صاحب ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت پیر طریقت خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صاحبزادہ حضرت مولانا عزیز احمد صاحب نے کی۔ مہمان خصوصی حضرت مولانا صاحبزادہ خلیل احمد صاحب مہتمم مدرسہ سعدیہ خانقاہ سراجیہ تھے۔ کانفرنس میں مقامی علماء کرام کے علاوہ خطیب دل پذیر حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میانوالی کے مبلغ حضرت مولانا عبدالستار حیدری، جناب پروفیسر قاری عبدالقدوس، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور کذاب مدعی نبوت آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی کے کفریہ عقائد اور ان کی ارتدادی سرگرمیوں اور حکومت کی قادیانیت نوازی کے خلاف امت مسلمہ کو بیدار ہونا چاہئے۔ ناموس رسالت کے قانون کی حفاظت کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شانہ بشانہ مل کر حکمرانوں کو بتادیں کہ ہم سب کچھ برداشت کرلیں گے۔ لیکن ناموس رسالت کے قانون میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔

گہوارہ علم وفضل...... بہاولپور کی یادیں!

جناب پروفیسر اسلم اعوان

برطانوی ہندوستان کی مسلم ریاستوں میں سے حیدرآباد دکن اور بھوپال وغیرہ پر تو اردو زبان وادب میں بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ لیکن ہمارے اہل قلم نے بہاولپور کی اسلامی حیثیت اور عظمت کو درخور اعتناء نہیں جانا۔ شاید اس کا سبب یہ ہو کہ حیدرآباد دکن اور بھوپال ہمارے جسد ملی سے کٹ کر ہندو جبر واستبداد کے ہاتھوں دم توڑ گئے اور ان کی یادوں کے زخم ٹیسیں بن کر اہل دانش کو لکھنے پر مجبور کرتے رہے۔ لیکن ہماری خوش بختی سے ریاست بہاول پور آزادی کے بعد اسلامی جمہوریہ پاکستان کی وحدت ملی میں مدغم ہوگئی اور جو شے اپنے پاس موجود ہو۔ اس کی قدر کما حقہ نہیں ہوتی۔ جب کہ چھن جانے والی متاع انسان کو پیہم رلاتی اور تڑپاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ دیگر مسلم ریاستوں کے دوش بدوش نوابان بہاولپور نے اسلامیان ہند کی فلاح وبہبود کے سلسلے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ بہاولپور میں شعائر اسلامی کے احترام اور عظمت سے متاثر ہو کر ہی شاعر مشرق علامہ اقبالؒ نے اسے بغداد جدید کے نام سے یاد کیا تھا۔ ویسے بھی نوابان بہاولپور کا تعلق عباسی خاندان سے تھا اور اس اسلامی ریاست کے قیام کی شکل میں شاید قدرت الٰہی کو یہ کرشمہ دکھانا مقصود تھا کہ دجلہ کے کنارے جس عظیم الشان بغداد کو ہلاکو خاں نے تاراج کیا تھا۔ اس کی بچی کھچی عظمت ستلج کے کنارے دوبارہ ظہور پذیر ہو، اور اسلامیان برصغیر کو علم پروری، مہمان نوازی اور اہل کمال کی قدر افزائی کی وہی بہار دوبارہ دکھائی دے۔ جو عظیم بغداد کا خاصہ تھی۔

تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں اوّلین امتیاز بھی ریاست بہاولپور ہی کو حاصل ہوا۔ جب قیام پاکستان سے کئی برس پہلے مشہور مقدمہ تنسیخ نکاح عائشہ بنام عبدالرزاق میں جج محمد اکبر صاحب نے قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا۔ برصغیر کے مشاہیر علامہ انور شاہ کشمیریؒ، سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اور ہر مکتب فکر کے جید علماء نے تحفظ ختم نبوت کے لئے دل وجان سے اس مقدمے کی پیروی کی اور ایک تاریخی فیصلے نے قادیانی جھوٹی نبوت پر کاری ضرب لگائی۔ یہ تاریخی مقدمہ آج بھی بہاولپور کی اسلامی جبین کا جھومر ہے۔ جس پر ملت اسلامیہ بجا طور پر ہمیشہ کے لئے فخر کرتی رہے گی۔

ایسی بلندی ایسی پستی

اوچ شریف صدیوں تک تبلیغ واشاعت اسلام کا مرکز رہا۔ یہاں محمد بن قاسم اور عہد سلاطین کے کھنڈر آج بھی عظمت رفتہ کی یاد دلاتے ہیں۔ اس کی خاک میں مخدوم جہانیاں جہاں گشت سید جلال الدین بخاریؒ جیسے عاشقان الٰہی سوئے پڑے ہیں۔ جن کے بارے میں مولانا مودودیؒ نے اپنی کتاب اسلام کا سرچشمۂ قوت میں لکھا ہے کہ مخدومؒ کو اللہ تعالیٰ نے ایسی عنایات بے پایاں روحانی رفعتوں سے نوازا تھا۔ کہ اگر کوئی کافر حضرت مخدومؒ کا چہرہ ایک مرتبہ دیکھ لیتا تو اس کی زبان پر بے اختیار کلمۂ طیبہ جاری ہو جاتا۔

اسی اوچ شریف میں ایسے ایسے قیمتی کتب خانے مسودات، قلمی مخطوطات اور علمی دستاویزات تھیں کہ ان کے اشاعت پذیر ہونے اور منظر عام پر آنے سے تفہیم دین اور تاریخ وسیر کے بہت سے جانفزا ابواب کھل جاتے۔ لیکن جاہل جانشین ان قیمتی خزانوں پر سانپ بن کر بیٹھے رہے۔ حتیٰ کہ مدت دراز تک الماریوں اور بند کمروں میں یہ علمی نوادر کثرت سے دیمک کا شکار ہوگئے۔

مشیت الٰہی سے جب کسی علمی خزانے کی حفاظت مقصود ہو تو عجیب وغریب اسباب پیدا ہو جاتے ہیں۔ اوچ شریف میں بھی ایک حیرت انگیز واقعہ رونما ہوا۔

۱۹۴۲ء کا سال تھا۔ مسٹر کرافٹن حکومت برطانیہ کی طرف سے ریاست بہاولپور میں ریذیڈنٹ وزیراعظم کی حیثیت سے تعینات تھے۔ اوچ شریف کے مشہور سجادہ نشین مخدوم شمس الدین گیلانی نے (جن کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے) مسٹر کرافٹن کو اپنے ہاں دعوت پر بلایا۔ اس تقریب میں انگریز مہمان کو مخدوم صاحب کی جانب سے ایک اعلیٰ نسل کا گھوڑا بھی پیش کیا جانا تھا۔ گورا کرافٹن مخدوم صاحب کے اصطبل میں داخل ہوا تو گھوڑے دیکھتے دیکھتے ایک چرچراتے ہوئے نیم وبغلی دروازے نے اس کی توجہ کھینچ لی۔ روایتی برطانوی تجسس کے پیش نظر اس نے بلاتکلف اس بوسیدہ دروازے کو دھکا دیا تو گردآلود اور کچھ دیمک خوردہ کتابوں کا بہت بڑا انبار دروازے سے باہر ابل پڑا۔ اس نے مترجم کے ذریعے اس کتب خانے کی تاریخی اور آغاز وغیرہ کے بارے میں جاننا چاہا۔ لیکن مخاطب کو اپنے دیگر مشاغل کے سبب ایسی دردسری سے دور پار کا واسطہ بھی نہیں تھا۔ لہٰذا آئیں بائیں شائیں کر کے رہ گیا۔ مسٹر کرافٹن ناراض ہوکر وہاں سے یہ کہتے ہوئے چل دیئے کہ میں آپ کا کھانا کھاؤں گا نہ گھوڑا قبول کروں گا۔ جب تک اس کتب خانے کو باقاعدہ الماریوں میں محفوظ کرنے کے بعد کیٹلاگ نہ بنایا جائے۔

میزبان کو علمی نوادر کی بے قدری کا تو احساس کیا ہونا تھا۔ البتہ انگریز کے فرستادہ وزیراعظم کی ناراضگی کے خوف سے اس کام میں ہمہ تن دلچسپی لینا شروع کر دی۔ کتب خانے کی حفاظت کے لئے علیحدہ عمارت تعمیر کی گئی۔ جامعہ عباسیہ بہاولپور سے ایک ماہر کتابدار مولانا محمد عبداللہ کو گراں قدر مشاہرے پر کیٹلاگ سازی اور اندارج کتب کے لئے اوچ شریف بلایا گیا۔ تمام کتب خانہ نئی عمارت میں منتقل ہوا اور کیٹلاگ کا کام بھی مکمل ہوگیا۔

اب میزبان، مہمان سے دوبارہ تاریخی ضیافت لینے کے بارے میں مشورہ کر ہی رہے تھے کہ اسی اثناء میں مسٹر کرافٹن کا تبادلہ مستقل طور پر انگلستان ہوگیا۔ چنانچہ کتب خانے کی حفاظت کا کام وہیں رک گیا اور لائبریرین فارغ کر دیئے گئے اور یہ کتب خانہ آج بھی اس صورت میں محفوظ ہے کہ عامۃ المسلمین کی دسترس سے باہر ہے۔ البتہ خاص خاص سرکاری عہدیداروں یا وزراء وغیرہ کی آمد پر اپنے ماضی کی علمی دھاک بٹھانے کے لئے اسے کبھی کبھار کھلنے کا موقع دیا جاتا ہے۔

حصول علم کی انوکھی مثال

ریاست بہاولپور کے طول وعرض میں سرکاری اسلامی مدارس کا جال بچھا ہوا تھا۔ جن میں دینی اور دنیاوی تعلیم خوش اسلوبی سے یکجا کر دی گئی تھی۔ طلبہ کو حصول معاش میں اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی تربیت دینے کے ساتھ

ساتھ ان میں اسلامی روح پھونکنے کی سعی کی جاتی۔ تشنگان علم بہاولپور کی درسگاہوں ہی پر اکتفانہ کرتے۔ بلکہ یہاں کے مدارس سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد خوب سے خوب تر کی جستجو میں دوردراز کے دیاروامصار میں نکل جاتے اور اپنی علمی پیاس بجھاتے۔ علاقہ ظاہر پیر (خانپور) کے ایک ایسے ہی عاشق علم مولانا غوث بخش کا واقعہ محیر العقول ہے۔ جو مجھے ان کے پوتوں پروفیسر ابوضیاء سعید احمد اور پروفیسر محمد طیب نے سنایا۔

نوعمر غوث بخش نے مروجہ کتب پڑھ ڈالیں تو دارالعلوم دیوبند اور سہارنپور کی علمی بہاروں کے چرچے سن کر وہاں پہنچنے کی آرزو دل میں چٹکیاں لینے لگی۔ اشارے کنائے سے اپنے والدین سے ذکر کیا۔ مگر آج سے ایک صدی پہلے ایک نوعمر لڑکے کے لئے اتنا لمبا سفران کے خیال میں جان لیوا تھا۔ چنانچہ اجازت نہ ملی۔ لیکن اجازت کا نہ ملنا تو سمند شوق کو نہ روک سکتا تھا۔ چنانچہ یہ لڑکا رات کی تاریکی میں گھر سے نکلا اور نہ معلوم کیسی کیسی صعوبتیں اور سفری مشقتیں خندہ پیشانی سے جھیلتا، علم دین کے حصول کی آرزو دل میں بسائے دیوبند پہنچ گیا۔

رسید کے طور پر اس نے اپنے دیوبند پہنچنے کا ایک خط گھر ارسال کر دیا۔ جواب میں گھر سے خطوط کی آمد کا سلسلہ یوں شروع ہوا کہ ایک تانتا بندھ گیا۔ لیکن غوث بخش نے تہیہ کرلیا کہ وہ کوئی خط کھول کر نہیں پڑھے گا۔ بلکہ گھر سے جو خط بھی آتا وہ اسے پڑھے بغیر ایک خالی گڑھے میں ڈال دیتا۔ مبادا اس میں کوئی ایسی بات ہو جو اسے راہ علم سے ہٹا کر گھر واپس کھینچ لے جانے کا باعث بن جائے۔ برسوں خط آتے اور گڑھے کا شکم بھرتے رہے اور مکتوب الیہ پوری یکسوئی اور لگن سے علم دین کے حصول میں منہمک رہا۔

آخر کار وہ دن بھی آ گیا جب کل کا نوعمر لڑکا فارغ التحصیل اور دستار فضیلت سے بہرہ ور ہو کر مولانا غوث بخش بن گیا۔ اب انہوں نے گڑھے سے برسوں کے جمع شدہ خطوط نکالے اور پڑھنے کے بعد علم دین کی اشاعت کا جذبہ لیے اپنی بستی پروچڑاں تشریف لائے۔ خطوط کی اطلاعات کے مطابق برسوں پہلے کے فوت شدہ اعزہ واقارب اوراحباب کے ہاں جا کر تعزیت کی اور حادثات وسانحات پر اظہار افسوس کیا۔ پھر اس علاقے میں تن من دھن سے علم دین پھیلانے میں منہمک ہوگئے۔ مولانا غوث بخش کے اخلاف آج بھی اپنے جدامجد کی روایت کو سنبھالے ہوئے قصبہ ظاہر پیر میں مدرسہ احیاء العلوم چلا رہے ہیں۔ جہاں ملک بھر کے علاوہ ایران تک کے طلبہ آکر علم دین حاصل کرتے ہیں۔

قلمی کتب خانوں کی ویرانی

پروفیسر اے ڈی چوہدری ایجرٹن کالج بہاولپور میں فارسی ادب کے استاد تھے۔ سابق شاہ ایران مرحوم نے اپنے مصاحبین سے برصغیر پاکستان وہند میں سلاطین اور مغل بادشاہوں کی فارسی پروری کے تذکرے سنے تو انہیں ایک ایسے شخص کی جستجو ہوئی۔ جو فارسی زبان وادب سے آگاہ ہونے کے ساتھ ساتھ برصغیر سے تعلق رکھتا ہو۔ ان دنوں پروفیسر اے ڈی شیخ تحقیق وحصول علم کی خاطر ایران ہی میں تھے۔ چنانچہ نظر انتخاب ان پر پڑی۔ شاہ نے برصغیر کے فارسوی کتب خانوں کی ایک جامع فہرست ترتیب دینے کا کام انہیں سونپتے ہوئے اس کی تکمیل پر خزانہ شاہی سے ایک کثیر رقم دینے کا وعدہ کیا۔

پروفیسر صاحب بہاولپور آ کر اس کام کے لئے مستعد ہوئے۔ ان دنوں جامعہ عباسیہ بہاولپور کے ایک سابق استاد حضرت مولانا محمد صادق کا قلمی کتب خانہ علاقہ چلہ واہن نزد خیر پور ٹامیوالی میں بہت زیادہ شہرت رکھتا تھا اوران کے صاحبزادے محمد معاذ کی تحویل میں تھا۔ کتب خانے کے ورثاء نے پروفیسر صاحب کی بہت آؤ بھگت کی۔ لیکن حرف مدعا سن کر پس وپیش سے کام لیا کہ یہ اسلاف کی امانت ہے۔ ہمیں اس سے محبت ہے۔ لہٰذا کسی کو نہیں دکھا سکتے۔ تمام کتب لوہے اور لکڑی کے صندوقوں میں تالا بند پڑی تھیں۔ ان لوگوں نے چابیاں گم ہوجانے کا عذر کر کے ٹال دیا۔

پروفیسر موصوف مدتوں گوہر مقصود کے حصول کی خاطر بہاولپور سے بستی چلہ واہن اس امید پر آتے رہے کہ ایک نہ ایک دن تو وارثان کتب خانہ کو رضامند کر ہی لیں گے۔ میزبانوں کا آخری عذر یہ تھا کہ صندوق اتنی زیادہ تعداد میں ہیں کہ اگر ہم نے ان کے تالے توڑ دیئے تو ان سب کے لئے دوبارہ تالے کہاں سے مہیا کریں گے۔ چنانچہ پروفیسر صاحب جب اگلی بار وہاں پہنچے تو ان کے ہمراہ پانچ چھ عدد بڑے سائز کے تھیلے تھے۔ جوانواع وقسام کی چابیوں اور نئے تالوں سے بھرے ہوئے تھے۔

صندوقوں پر لگے ہوئے تالوں کی ساخت دیکھتے ہوئے چابیاں ان پر آزمائی گئیں تو وہ سب واہو گئے۔ لیکن آہ! جو صندوق بھی کھولا۔ اس میں کتب کے بجائے دیمک زدہ اوراق تھے۔ جواب مٹی ہو چکے تھے۔ پروفیسر صاحب کتب خانے کا یہ حشر دیکھ کر ان لوگوں کی جان کو روتے ہوئے بے نیل مرام واپس بہاولپور آ گئے۔ یہ واقعہ صدر ایوب خان مرحوم کے دور کا ہے۔

نواب بہاولپور کا اعلان حق

مشہور مقدمہ تنسیخ نکاح عائشہ بنام عبدالرزاق میں فاضل جج فریقین کے دلائل اور علماء کے بیانات سن کر ایک نتیجے پر پہنچ گئے تھے اور قادیانیوں کے بارے میں ان کا شرح صدر ہو چکا تھا۔ لیکن فیصلے کا اعلان کرنے میں اس خیال سے متذبذب تھے۔ مبادا بقول شورش کاشمیری، انگریز کے خودساختہ پودے، کو غیر مسلم قرار دینے پر انگریز ریاست بہاولپور کو نقصان پہنچائیں۔

یہ خبر نواب صاحب تک پہنچی تو انہوں نے جج صاحب سے بانگ دہل فرمایا۔ آپ قادیانیوں کو علی الاعلان غیر مسلم قرار دیں۔ اگر صادق کی ایک کیا ہزاروں ریاستیں بھی سرکار محمد ﷺ کی نبوت کے تحفظ میں قربان ہو جائیں تو پروا نہیں۔

پھر کیا وہ شہرہ آفاق فیصلہ سامنے آیا جس کے نتیجے میں قادیان کی جھوٹی نبوت کو ہر جگہ خائب وخاسر ہونا پڑا اور آخرکار ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کی پارلیمنٹ کے تاریخ ساز فیصلے کی رو سے قادیانی غیر مسلم قرار پائے۔

اسلامی یونیورسٹی میں روشن خیالی کی برسات!

جناب عرفان صدیقی

جس طرح کوئی نہیں جانتا کہ ’’دہشت گردی‘‘ کیا ہے اور ’’انتہا پسندی‘‘ کسے کہتے ہیں۔ اسی طرح کسی کو معلوم نہیں کہ ’’روشن خیالی‘‘ کس خوش جمال پری کا نام ہے۔ وہ کس کوہ قاف میں بسیرا کرتی ہے اور ہماری غریب وسادہ سی بستیوں کو کس طرح کے شوخ وشنگ رنگوں میں رنگ دینے کے درپے ہے۔ مصدقہ معلومات اور مسلمہ لغت سے آگاہی نہ ہونے کے باوجود گردوپیش کے مشاہدے کی بناء پر عوام الناس کا تاثر یہ ہے کہ دہشت گردی کا بیج صرف ان زمینوں میں پھوٹتا ہے جہاں ہر بستی میں میناروں اور گنبدوں والی عمارتیں کھڑی ہوتی ہیں۔ جہاں کی فضاؤں میں کم از کم پانچ بار اللہ کے نام کی پکار گونجتی ہے اور جہاں کچھ سرپھرے سے لوگ امریکی لشکروں کے گلے میں تازہ گلابوں کے ہار ڈالنے کے بجائے ان سے ٹکرانے کی کوشش کرتے اور غاصب قرار دے کر اپنی زمینوں سے باہر دھکیلنا چاہتے ہیں۔

انتہا پسندی سے مراد ہے اپنے دینی، تہذیبی، نظریاتی اور ثقافتی تشخص سے جڑے رہنا اور مغرب کے اس چلن کو اختیار کرنے سے انکار کردینا جس نے خود مغرب کو حرص وہوس کی چراگاہ بنادیا ہے اور جنسی بھوک نے معاشرے کی ساری اجلی اقدار کو لپیٹ میں لے لیا ہے اور روشن خیالی کا مفہوم غالباً یہ ہے کہ ہم سارے سرمایہ فکر ونظر اور اثاثہ ایمان وایقان سے دست کش ہو کر آلودگی کے اس ڈھیر میں چھلانگ لگادیں جو انسان کو حقیقی شرف سے محروم کرکے حشرات الارض کے درجے تک پہنچادیتا ہے۔ علامہ اقبالؒ نے کہا تھا:

خیرہ نہ کرسکا مجھے جلوۂ دانش فرنگ
سرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ ونجف

روشن خیالی ہماری آنکھوں کو خاک مدینہ ونجف کے سرمے سے نجات دلانے کے لئے سرگرم ہے۔ تاکہ وہ ان میں دانش فرنگ کے خیرہ کن جلوے سموسکے۔ پاکستان جس طرح ’’دہشت گردی‘‘ اور ’’انتہا پسندی‘‘ کے لشکروں کا ہراول دستہ ہے۔ اسی طرح وہ روشن خیالی کی سپاہ صدرنگ کا پرچم بردار بھی ہے۔ دنیا کے دوسو کے لگ بھگ ممالک میں سے یہ اعزاز بلند صرف پاکستان کے پاس ہے کہ اس کے فیصلہ سازوں اور حکمت کاروں نے اپنے آپ کو روشن خیالی کی ترویج واشاعت کے لئے وقف کردیا ہے۔ دینی مدارس کی ناکہ بندیوں، خطیبوں کی زبان بندیوں، مسجدوں کے انہدام اور نظام تعلیم کی تطہیر سے لے کر رقص وموسیقی کی محفلوں، مخلوط میراتھن اور پتنگ بازی کے خوش رنگ مظاہروں تک معاشرے کو روشن خیال بنانے کی ’’مساعی جمیلہ‘‘ جاری ہیں۔ بلکہ اب تو اس کا دائرہ اثر حدود اللہ تک پھیل چکا ہے۔

کچھ عرصہ قبل میں نے فیصل مسجد اسلام آباد کی گمشدہ اذان عصر کا تذکرہ کیا تھا۔ ابھی تک یہ پتہ نہیں چلایا جاسکا کہ وہ ’’اذان گم گشتہ‘‘ کس روشن خیال کے فرمان شاہی کا نشانہ بنی۔ جہاں گنبدوں اور میناروں پر ہتھوڑے

برس رہے ہوں وہاں ایک گم گشتہ اذان کا سراغ کون لگائے۔ میں نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ اسلامی علوم اور فکر وتہذیب کے فروغ کے لئے قائم کی گئی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کن روشن خیالوں کے نرغے میں آ گئی ہے اور جن راہداریوں سے قرآن وحدیث کے زمزمے پھوٹا کرتے تھے وہاں اب کیسی کیسی شرمناک روشن خیالیاں رقص کرنے لگی ہیں اور تو اور اس مملکت کو بھی معاف نہیں کیا جا رہا جس کی فراخدلانہ مدد سے فیصل مسجد تعمیر ہوئی اور بین الاقوامی معیار کی حامل یہ عظیم الشان جامعہ وجود میں آئی۔

گزشتہ ماہ یونیورسٹی کے طلباء کا ایک وفد میرے پاس آیا اور ایسی ایسی کہانیاں سنا گیا کہ ابھی تک میرے اندر ایک لاوہ سا کھول رہا ہے۔ پھر یونیورسٹی کی طالبات کے ٹیلی فون آنے لگے۔ اچھے گھرانوں سے آنے والی یہ عفت مآب بیٹیاں پوچھ رہی تھیں کہ:

''ہم کہاں جائیں؟ ماں باپ نے ہمیں قرآن وسنت کے مطابق عصر حاضر کے علوم سے آگاہی اور اپنی سیرت وکردار کو اسلامی تعلیمات کے سانچے میں ڈھالنے کے لئے یہاں بھیجا تھا۔ لیکن یہاں تو ہمیں روشن خیالی کا وہ درس دیا جا رہا ہے جو پاکستان کے کسی سب سے ماڈرن تعلیمی ادارے میں بھی نہیں دیا جا سکتا۔''

یونیورسٹی کے تدریسی عمل سے فارغ ہو کر اپنے تحقیقی مقالے کی تیاری میں مصروف ایک طلبہ نے مجھے ایسا مواد بھیجا کہ اسے پڑھتے ہوئے بھی میری پیشانی پسینے سے تر ہو گئی۔

اب تو ایک انگریزی اخبار نے بھی اسی مواد کی بنیاد پر تیار کی گئی اپنی تفصیلی رپورٹ میں بتا دیا ہے کہ اسلامی یونیورسٹی میں کیسے کیسے گل کھلائے جا رہے ہیں اور قوم کی معصوم بیٹیوں کو کن راہوں کی طرف دھکیلا جا رہا ہے۔

روشن خیالی کے ترقی دادہ بیج کی تخم ریزی کے لئے ڈاکٹر غزالہ انور نامی ایک خاتون کو نیوزی لینڈ سے درآمد کر کے یونیورسٹی کے شعبہ ''اصول الدین'' میں تعینات کیا گیا۔ ڈاکٹر صاحبہ نے باہر کی درسگاہوں سے کسب فیض کیا اور باہر ہی کے تعلیمی اداروں میں ''اسلام'' کی تعلیم دیتی رہیں۔ پاکستان تشریف لانے سے قبل وہ نیوزی لینڈ کی یونیورسٹی آف کینٹربری کے ''سکول آف فلاسفی اینڈ ریلیجیس سٹڈیز'' میں پڑھا رہی تھی۔ ابھی یہ جاننا باقی ہے کہ ان پر کس کی نگاہ انتخاب پڑی اور کس نے یہ فیصلہ کیا کہ اسلامی یونیورسٹی میں انتظامی سطح کی تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ درس وتدریس کے عمل کو بھی انقلابی فکر کی ضرورت ہے۔ چنانچہ انتظامی محاذ کے ''مردان کار'' کے ساتھ ساتھ تدریسی عمل کے لئے ''زنان بے مہار'' کا انتخاب ضروری ٹھہرا۔

ڈاکٹر غزالہ انور عالمی سطح کی ایک ایسی تحریک کی بانی ہیں جس کا مقصد مسلم معاشرے میں ''ہم جنس پرستی'' یا ہم جنسی کو فروغ دینا ہے۔ اس تحریک کا نام:

LESBINA, GAY BISEXUAL, TRANS GENDER
INTERSEX AND QUESTION ING (LGBTIQ)

ہے۔ ڈاکٹر غزالہ روشن خیالی کی معراج کمال پہ پہنچی ہوئی ہیں۔ وہ عورتوں کے امام ہونے کی بھی سرگرم مبلغ ہیں اور کینیڈا، امریکہ، نیوزی لینڈ اور کئی دوسرے ممالک میں عورتوں کی امامت بھی کرا چکی ہیں۔ ویب سائٹ پر

موجودہ ان کے ایک لیکچر کا فرمودہ ہے کہ: ’’ہم جنسی اختیار کرنے والی لڑکیوں اور ہم جنسی اختیار کرنے والے لڑکوں کو اپنے عقیدے کی پختگی اور ارادوں کی معصومیت اور ان کاموں کی خیر و بھلائی کے حوالے سے جانچا جانا چاہئے۔ جس طرح باقی مسلمانوں یا عام انسانوں کو جانچا جاتا ہے۔ مسلم معاشرے کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے کہ ہم جنسی کوئی گناہ نہیں ہے۔‘‘

ڈاکٹر غزالہ انور کے ’’انسائیکلوپیڈیا آف ہوموسیکسوالیٹی‘‘ میں ایک خصوصی مضمون بھی لکھا ہے جس میں وہ فرماتی ہیں کہ: ’’ہم جنس پرست اقلیت ہیں جس کا احترام کیا جانا چاہئے۔‘‘

ڈاکٹر صاحبہ ’’امریکن اکیڈیمی آف ریلیجنز کی سٹیرنگ کمیٹی برائے خواتین ہم جنس پرستی اور مذہب‘‘ کی رکن بھی ہیں۔ ڈاکٹر غزالہ انور کو بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے شعبہ ’’اصول الدین‘‘ میں تدریس کے لئے چنا گیا ہے۔ یونیورسٹی کے صدر ڈاکٹر انور حسین صدیقی کا کہنا ہے کہ ڈاکٹر غزالہ انور کا تقرر انہوں نے نہیں ہائر ایجوکیشن کمیشن نے کیا ہے۔ ہائر ایجوکیشن کے سربراہ ڈاکٹر عطاء الرحمٰن کا کہنا ہے کہ: ’’میں نے تو یہ نام ہی پہلی بار سنا ہے۔‘‘ لیکن ڈاکٹر انور صدیقی کا کہنا درست ہے کہ بے مہار روشن خیالی کی اس ’’مبلغہ‘‘ کا تقرر ہائر ایجوکیشن کمیشن کی طرف سے ہوا ہے۔ اخباری رپورٹ کے مطابق ڈاکٹر غزالہ سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے اپنے نظریات کی توثیق کی۔ انہوں نے مزید کہا کہ: ’’میں نے فروغ امن کے اسلامی نظریے اور باہمی تصادم کے ازالے کے لئے ہائر ایجوکیشن کمیشن کی طرف سے دی گئی ذمہ داری قبول کی ہے۔ یہ درست ہے کہ میری تقرری غلام اسحق خان انسٹی ٹیوٹ ٹوپی میں بھی ہوئی۔ لیکن اسلامی یونیورسٹی کے ریکٹر اور صدر مشرف نے علمی وفکری آزادی کے اصول پر میری بھرپور مدد کی۔ لہٰذا میں نے اسلامی یونیورسٹی میں ہی رہنے کا فیصلہ کیا ہے۔‘‘

تازہ ترین اطلاعات کے مطابق ڈاکٹر غزالہ کو ترقی دے کر ’’اصول الدین‘‘ کا ڈپٹی ڈین بنا دیا گیا ہے اور اسلامی یونیورسٹی کی عفت مآب بیٹیاں روشن خیالی کی برسات میں شرابور ہو رہی ہیں۔

(بقیہ: حکیم حسنؒ)

نماز جنازہ کی امامت مرحوم کے پیر بھائی جناب قاری محمد صدیق نے کی اور یوں زندگی کی تقریباً ۱۴۰ بہاریں دیکھ کر اس دنیا سے روانہ ہوئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نمائندگی حضرت مولانا محمد اسحق ساقی مبلغ بہاول پور نے کی۔ مرحوم کی صلبی اولاد نہیں تھی۔ اپنے برادرزادہ حکیم محمد اکرم کی تربیت کی اور وہ آپ کے جانشین ہوئے۔ اللہ پاک ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائیں اور ان کے ساتھ اپنے شایان شان معاملہ فرمائیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائدین شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم کندیاں شریف، حضرت اقدس مولانا سید نفیس الحسینی شاہ صاحب دامت برکاتہم، حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری، حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا بشیر احمد، حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاول پور کے رہنماؤں جناب حاجی سیف الرحمٰن، حضرت مولانا محمد اسحق ساقی نے ایک مشترکہ اخباری بیان میں مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

حکیم حسن محمد شمسی بھی چل بسے!

حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

بہاول پور کے مشہور طبیب حکیم حسن محمد شمسی ایک سو بیس سال کی عمر میں ۷رفروری ۲۰۰۷ء کو انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم روپڑ ضلع حصار میں پیدا ہوئے۔ طب حکیم اجمل خان سے پڑھی۔ تقسیم کے بعد بہاول پور میں ڈیرہ لگایا۔ فرید گیٹ کے اندر شاہی بازار میں شمسی دواخانہ کے نام سے مطب قائم کیا۔ پوری زندگی تجرد میں گزاری۔ بھتیجوں نے خوب خدمت کی۔ ان کا مطب مرجع عوام وخواص رہا۔ بہاول پور کے تمام علمائے کرام ومشائخ عظام اس سے مستفید ہوتے رہے۔ امام الملوک والسلاطین مولانا عبدالقادر آزادؒ نے ریلوے روڈ ڈیرہ پر دارالعلوم اسلامی مشن کے نام سے ادارہ قائم کیا۔ مولانا آزاد جب تک بہاول پور رہے ان کی محفل شمسی دواخانہ میں برپا ہوتی جس میں علمائے کرام اور دینی ذہن رکھنے والے حضرات شرکت کرتے۔ جس میں علمی، ادبی، دینی، سیاسی موضوعات پر دیر تک گفتگوئیں ہوتی۔

بندہ ۱۹۸۰ء تا ۱۹۹۰ء کی دہائی میں بہاول پور مبلغ کی حیثیت سے رہا۔ حکیم صاحب سے بیسیوں ملاقاتیں ہوئیں۔ موصوف سدا بہار شخصیت کے مالک تھے۔ بیعت وسلوک کا تعلق شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ سے تھا۔ ان کی دکان صرف مطب ہی نہیں تھا بلکہ قرآن پاک کی تعلیم کی درسگاہ بھی تھی۔ سینکڑوں بچے اور بچیاں ان سے قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرتے رہے۔

ایک مرتبہ قادیانی انہیں چناب نگر (سابقہ ربوہ) لے کر گئے۔ مرزا بشیر الدین قادیانی سے ملاقات کرائی۔ حکیم صاحب نے مرزا محمود سے سوال کیا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیائے کرام میں سے کوئی نبی آنکھوں سے بھینگا نہیں تھا۔ جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی بھینگا اور کانا تھا۔ معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی دعویٰ نبوت میں جھوٹا تھا۔ اس پر مرزا بشیر الدین چیں بجبیں ہوا اور دھکے مار کر نکلوادیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین سے والہانہ عقیدت ومحبت رکھتے۔ عیدالاضحیٰ کے دنوں میں ان کا مطب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے چرم قربانی کا مرکز ہوتا۔ لوگ ان پر اعتماد کرتے اور بعض اوقات بغیر رسید کے کھالیں جمع کرا کے جاتے۔ عیدالاضحیٰ ۱۴۲۷ھ کے موقع پر دس گیارہ ذی الحجہ کو کرسی پر تشریف فرما رہے۔ حالانکہ دو روز سے بخار شروع ہوگیا تھا۔ چنانچہ عاشورہ محرم کے بعد تک بیمار رہے۔

۱۷رمحرم الحرام ۱۴۲۸ھ بروز بدھ مغرب کی نماز کے بعد بقائمی ہوش وحواس رہے اور اشارہ سے بات چیت کرتے رہے۔ وفات سے چند منٹ قبل آنکھیں کھولیں اور مسکرائے اور پھر آنکھیں بند کیں اور روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی اور کسی کو احساس ہی نہ ہوا۔ اگلے دن ظہر کی نماز کے بعد اڑھائی بجے ٹیکنیکل ہائی سکول بیرون فرید گیٹ کے وسیع وعریض گراؤنڈ میں نماز جنازہ میں ہزاروں مسلمانان بہاول پور نے شرکت کرکے انہیں سفر آخرت کے لئے روانہ کیا۔ (بقیہ صفحہ 40)

قسط نمبر:2

مولانا ظفر علی خانؒ اور فتنۂ قادیانیت!

جناب عنایت اللہ نسیم

مولانا کا تاریخی پیغام

جیل سے رہا ہوکر مولانا نے حسب ذیل تاریخی پیغام دیا۔ ہم آج تک اپنا مذہبی اور دینی فرض سمجھ کر وطن وملت کی خاطر قید وبند کی صعوبتیں برداشت کرتے ہیں۔ آج ہم خالصتاً دین اور ناموس رسول ﷺ کی خاطر جیل جارہے ہیں۔ ہم ایک منٹ کے کروڑویں حصہ کے لئے بھی یہ ضمانت دینے کو تیار نہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر وارتداد اور دجل کے اعلان سے باز آئیں گے۔ جیل کے درودیوار بھی میری یہی صدائیں سنیں گے کہ مرزا قادیانی دجال تھا اور اس کے کفر وارتداد میں ایک لمحہ کے لئے بھی شبہ نہیں ہوسکتا۔ ہ نتائج وعواقب سے بے پرواہ ہوکر اس فریضہ کو سرانجام دے رہے ہیں۔ میں اس امر کی تصریح کی ضرورت نہیں سمجھتا کہ میرے اور میرے رفقاء کے جیل جانے کے بعد ان مسلمانوں کے کیا فرائض ہونے چاہئیں جو آقائے مدنی کی ختم المرسلینی پر ایمان رکھتے ہیں اور ساڑھے تیرہ سو سال سے یہ ان پر روشن ہے۔

صور اسرافیل

اس کے ساتھ زمیندار میں صور اسرافیل کے عنوان سے ایک زوردار مقالہ سپرد قلم فرمایا جو یہ ہے:

باز	گلبانگ	پریشاں	زنم ے
آتش	اندر	عندلیباں	زنم ے

وہ آخری فتنہ جس کی رسول اللہ ﷺ نے خبر دی تھی مشرق میں قادیانیت کی شکل پکڑ کر ظاہر ہو چکا ہے۔ ان کو جنہیں دیدہ بینا دیا گیا ہے۔ صاف نظر آرہا ہے کہ اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے آٹھ کروڑ (اس وقت متحدہ ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد اتنی تھی) مسلمانوں کی اجتماعی غیرت دینی اپنے پورے حجازی جوش اپنی پوری مدنی استقامت کے ساتھ نہ اٹھ کھڑی ہوئی تو اسلام کا خدا حافظ ہے۔ میں مسلمانوں کو اللہ کے نام پر جو لم یلد ولم یولد ہے۔ محمد مصطفی ﷺ کے نام پر جو خاتم النبیین ہیں اسلام کے نام پر کہ وہی ایک دین ہے۔ دردبھرے دل سے صلائے عام دیتا ہوں کہ مجلس دعوت ارشاد قائم کرکے اپنے جزوی اختلافات ان دو مقاصد کی خاطر مٹادیں۔

۱...... فتنہ قادیان کا استیصال۔ ۲...... فتنہ تفرنج کی بیخ کنی۔

اگر مسلمان ان مقاصد میں کامیاب ہوگئے تو دین بھی ان کا ہے اور دنیا بھی۔ ورنہ خسران مبین کے سوا کچھ نہیں۔ (زمیندار ۷؍مارچ ۱۹۳۳ء)

ملک کے طول وعرض میں ہیجان

چنانچہ مولانا کی گرفتاری اور اس بیان اور مقالہ کے بعد پورے برعظیم میں آگ لگ گئی اور جابجا دعوت

دارشاد کی شاخیں قائم ہوگئیں۔ جن کی بعض تفصیلات درج ذیل ہیں:

☆...... باغ بیرون موچی دروازہ میں مسلمانان لاہور کا ایک عظیم الشان اجتماع ہوا جس میں اعلان کیا گیا کہ جن مقاصد کی خاطر مولانا اور ان کے رفقاء جیل میں گئے ہیں۔ ہم ان سے کبھی دستبردار نہیں ہوں گے اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی کے لئے پوری قوم جسد واحد کی طرح سینہ سپر رہے گی۔ جلسہ سے مولانا حبیب الرحمن لدھیانویؒ، مولانا داؤد غزنویؒ اور دیگر اکابر نے خطاب کیا۔

☆...... اگلے دن مجلس احرار اسلام کے زیر اہتمام بیرون دہلی دروازہ میں ایک جلسہ عام کے ذریعے ان حضرات کو اس اقدام پر مبارک باد پیش کی گئی اور ان کو پوری تائید کا یقین دلایا گیا۔ مسجد خیرالدین امرتسر، لدھیانہ، جالندھر، انبالہ اور پنجاب کے دوسرے شہروں گوجرانوالہ، سیالکوٹ میں بھی ان حضرات کی گرفتاری پر احتجاجی جلسے ہوئے۔

☆...... یاد رہے کہ گرفتاری سے قبل باغ بیرون موچی دروازہ میں ایک جلسہ عام میں مولانا نے گرفتاری پر ضمانت نہ دینے کا فیصلہ کیا تھا جس پر مسلمانان لاہور نے صاد مزید اور مولانا کو خراج تحسین ادا کیا تھا۔

☆...... ۱۰ مارچ ۱۹۳۳ء دارالعلوم دیوبند میں بعد نماز جمعہ عظیم الشان اجتماع ہوا جس میں حضرت علامہ انور شاہ صاحب کشمیریؒ نے انتہائی رقت آمیز الفاظ میں ارشاد فرمایا کہ:

''آٹھ یوم سے متواتر بواسیر کا خون بدن سے خارج ہو رہا ہے۔ ضعف ونقاہت مانع تقریر ہے اور دو وقت سے فاقہ بھی ہے۔ لیکن دجال قادیان کے ہذیانات اور خاتم الانبیاء والمرسلین کی حقیقی محبت نے آپ حضرات کے سامنے چند گزارشات پیش کرنے کے لئے ممبر پر بیٹھنے کی جرأت دلا دی۔ مُتنبی غلام احمد بلاشبہ مردود ازلی ہے۔ اس کے کفر میں احتمال بھی پیدا نہ کرنی چاہئے۔ اس کو شیطان سے زیادہ سمجھنا جزو ایمان ہے۔ کیونکہ شیطان نے صرف ایک نبی کا مقابلہ کیا اور اس خبیث وبد باطن نے جمیع انبیاء علیہم السلام پر افتراء پردازی کی اور ان کی توہین پر لب کشائی کر کے فی النار والسقر ہوگیا۔ جو لوگ اب تک مرزا قادیانی اور اس کے متبعین کے کافر سمجھنے میں متامل ہیں ان کا علم صحیح نہیں ہے۔ شرعی نقطہ نظر سے ایک وجہ بھی ایسی نہیں نکل سکتی جس سے اس فرقہ شیطانیہ کا اسلام ثابت ہو سکے۔''

علمائے اسلام نے انفرادی حیثیت سے متواتر کوششیں اس فتنہ کے استیصال کے لئے کیں۔ لیکن دور حاضر میں جناب ظفر الملت والدین مولانا ظفر علی خاں کا اقدام یقیناً لطف الٰہیہ ہے۔ ان کی یہ جدوجہد اور ان کے رفقاء کی قربانی خدا کے نزدیک انشاء اللہ مقبول ہوگی۔ دعا ہے کہ وہ خدا جس نے پیغمبر آخر الزمان ﷺ کے لائے ہوئے دین مبارک کے لئے قرآن حکیم میں الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ارشاد فرمایا ان کو ثواب دارین عطا فرمائے:

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

قادیانیوں کے مقابلہ میں یہ جنگ خالصتاً لوجہ اللہ کی جارہی ہے۔ یہ مذہبی اور سیاسی دونوں حیثیتیں رکھتی ہے۔ میں سیاسی پہلو کو بہت اچھا سمجھتا ہوں۔ اگرچہ کمزوریٔ اعضاء کی وجہ سے جیل خانے کی سکت نہیں۔ مگر ان

حضرات سے جنہوں نے مجھ سے حدیث کا سبق پڑھا ہے۔ خصوصاً اور عالم اسلام سے عموماً دست بستہ درخواست کرتا ہوں کہ لاہوری فدا کاروں کی طرح مرزائیت کے قصر بے بنیاد کو برباد کرنے میں ممکن سعی سے دریغ نہ فرمائیں۔
(زمیندارہ ۱۵ر مارچ ۱۹۳۳ء)

دریں اثناء اسی دن یعنی ۱۰ر مارچ بروز جمعہ اسلامیہ ڈابھیل ضلع سوات میں طلباء و اساتذہ جامعہ کا عام اجتماع زیر صدارت جناب مولانا شبیر احمد عثمانی منعقد ہوا جس میں مولانا ظفر علی خان اور ان کے رفقاء کو اس جہاد عظیم کے لئے مبارک باد پیش کی گئی۔ مولانا شبیر احمد نے اخبار عادل میں خواجہ حسن نظامی کے اس بیان پر سخت ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا جس میں انہوں نے عامۃ المسلمین کے اتحاد کا واسطہ دے کر مولانا ظفر علی خان کو اس سے باز رکھنے کی تلقین کی۔ مولانا شبیر احمد نے فرمایا کہ قادیانیوں سے اتحاد کو اتحاد المسلمین کہنا نہ صرف کہ گمراہ کن ہے۔ بلکہ اسلامی تعلیمات کے منافی ہے۔ آخر میں مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی نے ارشاد فرمایا کہ:

''مولانا ظفر علی خان بلاشبہ سیاسی مدبر ہونے کے ساتھ ساتھ ایک مذہبی قائد بھی ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ آڑے وقتوں میں نتائج سے بے پرواہ ہو کر ملت اسلامیہ کی صحیح نمائندگی کی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی زندگی کا بیشتر حصہ قید و بند و دیگر مصیبتوں میں بسر ہوا ہے۔ مولانا اور ان کے اخبار نے جو خدمات انجام دی ہیں وہ میرے دل پر نقش ہیں۔ فتنہ قادیان کے استیصال میں مولانا ظفر علی خان نے جو طرز عمل اختیار کیا ہے وہ زمانہ حال کے عین مناسب و مطابق ہے۔ اگرچہ ہمارے علماء نے اس فتنہ کی ابتداء سے اب تک قادیانیت کے خلاف جو عظیم الشان کام کئے ہیں وہ بھی قابل قدر ہیں۔ مگر مولانا ظفر علی خان نے چند سال میں اس فتنہ کی سرکوبی میں جو کامیابی حاصل کی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ انہوں نے دیکھا کہ یہ فتنہ اب قیامت بن رہا ہے اور بحث و مناظرہ سے اب تک کوئی فائدہ نہیں ہوا تو انہوں نے وہ طرز عمل اختیار کیا جو نوجوان اور تعلیم یافتہ طبقہ کے دل میں گھر کر گیا۔ اس میں انہیں اتنی کامیابی ہوئی جو علماء کی متفقہ جدوجہد سے نہیں ہوئی۔ وہ مسلمانوں کو راستہ دکھا کر اپنے فرض سے سبکدوش ہو چکے ہیں۔ میری دعا ہے کہ ان کی خواہش پر طول و عرض ملک میں ہر جگہ دعوت و ارشاد کی شاخیں قائم ہوں۔ آخر میں ایک قرارداد کے ذریعے مولانا اور ان کے رفقاء کو ہدیۂ تبریک پیش کیا گیا اور یقین دلایا گیا کہ جملہ مسلمان اس مہم میں آپ کے ساتھ ہیں۔'' (زمیندار ۱۵ر مارچ ۱۹۳۳ء)

انہی دنوں مسلمانان دہلی کا عظیم الشان اجتماع زیر صدارت سید مرتضیٰ بہادر رکن اسمبلی منعقد ہوا جس میں ایک قرارداد کے ذریعے حکومت پنجاب کے اس فعل کی مذمت کی گئی اور اسے مداخلت فی الدین قرار دیا گیا اور حکومت کو متنبہ کیا گیا کہ مولانا اور ان کے رفقاء کا مقدمہ واپس لے کر جلد از جلد رہا کرے۔ ورنہ نتائج کی ذمہ داری اس پر ہوگی۔ (الجمعیۃ مارچ ۱۹۳۳ء)

غرض سارے ملک میں طوفان کی ایک ایسی لہر دوڑ گئی کہ حکومت پریشان ہوگئی۔ مسلمان عوام کھل کر میدان میں آگئے جس پر گورنمنٹ نے چند ماہ بعد اپنا مقدمہ واپس لے لیا۔ مولانا اور ان کے رفقاء غیر مشروط پر رہا ہو گئے۔

دوران مقدمہ مولانا ظفر علی خان نے ۵ر اپریل ۱۹۳۳ء کو عدالت کو خطاب کرتے ہوئے حسب ذیل نظم پڑھی:

ہو رہی ہیں برکتیں نازل نئے آئین کی
مل رہی ہے خاک میں عزت نبی کے دین کی

باپ لندن، شملہ بیٹا، قادیاں روح القدس
اے مسلمانو! یہی تفسیر ہے والتین کی

قادیاں زادوں کے آگے آج کل پنجاب میں
عیسیٰ مریم کی چلتی ہے نہ الیاس سین کی

آج وہ جاہل بھی کہلاتے ہیں سلطان القلم
چھین لی صحت زباں نے جن سے قاف اور شین کی

کل بنے پھرتے تھے جو اپنے زمانے کے نبی
آج چادر ان کے مرقد پر چڑھی تحسین کی

بن گئے کافر مسلماں مٹ گئی رسم جہاد
عاقبت محمود ہے بے شک بشیرالدین کی

منکر ختم نبوت پر ہوا کیوں طعنہ زن
ہے یہی سب سے بڑی تقصیر مجھ مسکین کی

(عدالت فوجداری ۱۴۴، ۱۰؍اپریل ۱۹۳۳ء، ارمغان قادیان ص ۶۳، ۶۴)

اب صورت یہ تھی کہ پورے ملک کے اہم شہروں وقصبات میں دعوت وارشاد کے ماتحت قوم اس فتنہ کے استیصال پر کمربستہ ہوگئی۔ مجلس احرار بھی تحریک کشمیر کے بعد اس فتنہ کے خلاف میدان عمل میں آگئی۔ کشمیر کمیٹی میں قادیانیوں کی شرکت اور احرار کی تحریک کو ناکام بنانے میں ظفر اللہ خان اور قادیانیوں نے جو رول ادا کیا اس نے احرار کو مجبور کر دیا کہ وہ اس فرقہ ضالہ کا سیاسی سطح پر مقابلہ کریں۔ مگر حکومت برطانیہ کب گوارا کرسکتی تھی کہ مرزائیت کا یہ شجرہ خبیثہ جو اس کے استعماری مقاصد کے لئے وجود میں لایا گیا تھا اسے کسی قسم کا گزند پہنچے۔ ظفر اللہ خان مرکزی حکومت کا ایک اہم پرزہ تھا۔ یہ جدوجہد جب شدت اختیار کرگئی تو اگلے سال مجلس احرار نے قادیان میں کانفرنس کی تیاریاں شروع کر دیں جس کی صدارت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ نے کرنا تھی۔ کیونکہ شعبہ تبلیغ کے وہ صدر تھے۔ اس میں مولانا ظفر علی خان نے بھی شرکت کی اور اقلیت کی قرارداد پیش کی جو درج ذیل ہے:

قرارداد نمبر:۱...... احرار تبلیغ کانفرنس قادیاں چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے صاف الفاظ میں یہ اعلان کیا ہے کہ جو شخص مجھے نبی تسلیم نہیں کرتا وہ اسلام سے خارج ہے اور تمام دنیائے اسلام کے علماء، مرزا غلام احمد قادیانی کو اس کے دعویٰ نبوت اور دیگر دعاوی اور عقائد کفر کی بناء پر اسے اسلام سے خارج ومرتد سمجھتے ہیں۔ اس لئے یہ کانفرنس حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ تمام مرزائیوں کو مردم شماری میں مسلمانوں سے الگ کر دیا جائے۔

محرک مولانا ظفر علی خان، موید مولانا ابوالوفا صاحب شاہجہانپوری، مولانا محمد مسعود صاحب الہڑوی، مولانا محمد بخش مسلم صاحب فاضل دیوبند۔

قرارداد نمبر۲:...... میں چونکہ چوہدری ظفر اللہ کی تقریر کے خلاف احتجاج اور حکومت ہند کو انتباہ وتنبیہ، ان کے اس عہدہ سے مستعفی ہونے کا مطالبہ، سر فضل حسین پر عدم اعتماد کا اظہار کیا گیا۔ ان کے ہر فعل کو اسلام سے غداری پر مبنی قرار دیا گیا۔ محرک مولانا حسین احمد مدنیؒ، (زمیندار، اکتوبر ۱۹۳۴ء)

اندریں حالات حکومت ہند کے اشارہ پر حکومت پنجاب نے زمیندار پر مشق ستم تیز کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ جو پہلے ہی جرم حق گوئی کا پرانا مجرم تھا۔ چنانچہ ایک بے ضرر فکاہی مضمون کی بناء پر اکتوبر ۱۹۳۴ء میں زمیندار سے چار ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کر لی گئی۔ اس کے ساتھ ہی زمیندار کے کشمیر نمبر، مجاہد نمبر اور شہید نمبر شائع کرنے کے جرم میں (جس میں قادیانیوں کی کشمیر کمیٹی میں شرکت اور اس کے نتائج سے بھی مسلمانوں کو آگاہ کیا گیا تھا) زمیندار کا منصور سٹیم پریس اور اس کے جملہ پتھر بھی ضبط کر لئے گئے۔ جس پر قادیان میں بے حد خوشیاں منائی گئیں کہ اب زمیندار کی آواز ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی۔ نہ ہی زر ضمانت ادا ہوگا نہ ہی کوئی پریس اسے چھاپنے پر راضی ہوگا۔ مگر خدا جزائے خیر دے شیخ عنایت اللہ مالک کریمی پریس کو جنہوں نے زمیندار چھاپنے کے لئے اپنی خدمات پیش کیں۔ ادھر بحمد اللہ زر ضمانت بھی داخل کر دیا گیا۔ ہفتہ عشرہ کے بعد زمیندار کریمی پریس سے طبع ہو کر دعوت جہاد دینے کے لئے پھر میدان میں آ گیا۔ زمیندار کے صفحہ اول پر مولانا یوں گویا ہوئے:

ناموس رسول ﷺ کے تحفظ کی قیمت

سرکار نے ضبط کیا زمیندار کا مطبع
مرزائیوں کے گھر میں جلے گھی کے چراغ آج

چمکائے گئے اندلس اور دمشق
روشن ہوئے اسلام کے سینے کے یہ داغ آج

کیا طرفہ تماشا ہے کہ ہوں آ کے معارض
کعبہ کی عنادل سے کلیسا کے کلاغ آج

خمیازہ کش عشق رسول عربی ہوں
میرے دل مضطر کو میسر ہے فراغ آج

توحید کی دہلیز پہ ہوں ناصیہ فرسا
پہنچا ہے مراعرش معلیٰ پہ دماغ آج

جو بوالہوسوں کو نہ ملی ہے نہ ملے گی
اس دولت سرمد کا ملا مجھ کو سراغ آج

ہے جس کی ہر اک بوند میں کوثر کی ملونی
ساقی نے دیا مجھ کو وہ لبریز ایاغ آج
مرزائی بجاتے ہوئے بغلیں نکل آئے
خوش تھے کہ ہوا باغ زمیندار کا زاغ آج
لیکن یہ خوشی تھی فقط ایک عشرہ کی مہمان
پھر رحمت باری سے وہی زاغ ہے باغ آج

(زمیندار ۱۴؍نومبر ۱۹۳۱ء)

اسی پر بس نہیں حکومت اپنی حدتک پورے تشدد سے حملہ آور تھی۔ ادھر مولانا بھی ڈٹ گئے۔ چنانچہ ۲؍نومبر ۱۹۳۴ء کو ملک معظم شاہ برطانیہ اور اس کے توسط سے پوری مسیحی دنیا کے نام کھلا خط اردو اور انگریزی میں شائع کیا گیا جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کے ان اقوال وخرافات کو پیش کیا گیا جو انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت مریم صدیقہ اور دیگر بزرگوں کی شان میں کیں اور مطالبہ کیا گیا کہ اس فرقہ ضالہ کو مسلمانوں سے الگ غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے جس کا مسلمانوں سے کسی قسم کا تعلق مذہبی نہ ہو۔ مولانا نے مکتوب مفتوح میں جو زمیندار کے ڈیڑھ دو صفحوں پر مشتمل تھا۔ آخر میں لکھا کہ:

۱...... قرآن مجید حضرت مریمؑ اور مسیح علیہ السلام کو صدیقہ اور کلمۃ اللہ کے القاب سے یاد کرتا ہے۔ اس کے خلاف مرزائے قادیان کی بکواس کی تاب مسلمان نہیں لاسکتے۔ اس سلسلہ میں جو انسدادی تدابیر اختیار کی جائیں مسلمان آپ کے سپاس گزار ہوں گے۔

۲...... ایک شاہی فرمان کے ذریعے ظفر اللہ خان کے تقرر پر خط تنسیخ کھینچا جائے۔ اس لئے کہ یہ شخص اپنے مذہبی عقیدہ کی رو سے مجبور ہے کہ ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر سمجھے۔

۳...... قادیانیوں کو ایک جداگانہ غیر مسلم فرقہ قرار دیا جائے۔

(۲۲؍نومبر ۱۹۳۴ء ظفر علی خان مالک ومدیر زمیندار لاہور)

اس سیدھے سادھے اور بے ضرر مطالبہ کے جرم میں زمیندار کی دو ہزار کی ضمانت ضبط کر لی گئی اور مزید تین ہزار روپیہ زمیندار سے اور ایک ہزار روپیہ کریمی پریس سے طلب کیا گیا۔ جہاں زمیندار چھپتا تھا۔ یہ نوٹس ۸؍دسمبر ۱۹۳۴ء کو موصول ہوا۔ مگر جنوری ۱۹۳۵ء میں زمیندار نئی آن سے پھر آموجود ہوا۔ جس کی وجہ اسلامیان (متحدہ) ہند کا زمیندار کو اپنا ترجمان سمجھنا اور اسے زندہ رکھنے کا جذبہ تھا۔ چنانچہ ۹؍دسمبر ۱۹۳۴ء کے زمیندار میں زمیندار کا نیا امتحان کے عنوان سے یہ شعر لکھنے کے بعد:

دست از طلب ندارم تا کار من برآید
یا جاں رسد بجاناں یا جاں زتن برآید

مولانا ظفر علی خان اپنے نام سے یوں رقم طراز ہوئے: (جاری ہے)

امت مسلمہ سے ایک دردمندانہ اپیل!

سید سلیم شاہ بخاری

ہونا تو یوں چاہئے تھا کہ آج کل کا مسلمان چاہے دنیا کے کسی بھی خطے میں ہوتا اپنے نبی ﷺ کے دشمنوں کو اب تک پہچان لیا ہوتا۔ بجائے ان کے قائل ہونے کے ان کو اپنا قائل بنالیا ہوتا۔ ان کے مکروفریب کے جال میں نہ پڑتا۔ مگر کیا کریں یہاں تو معاملہ ہی عجیب ہے۔

آج کا مسلمان چاہے وہ تاجر ہو، زمیندار ہو، نوجوان ہو، بوڑھا ہو، طالب علم ہو، وکیل ہو، افسر ہو، ڈاکٹر ہو، انجینئر ہو، استاد ہو یا کسی بھی شعبے میں ہو اپنے پیارے نبی ﷺ کی ختم نبوت کی وکالت کر کے ختم نبوت کے منکروں سے کوئی بھی دینی یا دنیاوی تعلقات نہ رکھتے۔ یوں کہتے کہ جو میرے نبی ﷺ کا نہیں وہ میرا دوست کیسے؟۔ مگر یہ مسلمان قادیانیوں سے دوستی رکھ رہا ہے۔ قادیانیوں کو گلے لگا رہا ہے۔ قادیانیوں کے ہاتھوں میں ہاتھ دیئے گھوم رہا ہے۔ قادیانیوں کے ساتھ کھاتا پیتا ہے۔ اسے ذرا بھی سوچ نہیں آتی کہ میں کن سے مل رہا ہوں۔ ارے ذرا دیکھو تو سہی قادیانی ہیں کون۔ یہ سب سے بڑے ڈاکو اور لٹیرے ہیں۔ یہ آسمان اور زمین گواہ ہے کہ ان جیسے لٹیرے اور ڈاکو نہ زمین نے دیکھے نہ آسمان نے۔ یہ ختم نبوت پہ ڈاکے مارنے والے ہیں۔

اے مسلمانو! اگر محمد ﷺ کی وفاؤں کا صلہ نہیں دے سکتے تو کم از کم اتنا ہی کر لو کہ قادیانیوں سے تعلقات ختم کر لو۔ قادیانی مصنوعات کو خریدنا بند کر دو۔ دیکھو تو سہی کہ ہمارے نبی ﷺ نے ہمارے لئے کیا کیا اور ہم نے کیا کیا۔ طائف کے میدان میں پتھر کھائے۔ خون مبارک نکلا۔ اس مسلمان کی خاطر عرفات کے میدان میں گرم ریت پر اوپر سے سورج کی گرمی اور مسلسل پانچ چھ گھنٹے دعائیں مانگی۔ رو رو کر کہ یا اللہ میری امت کو معاف کر دے۔ کس کے لئے؟۔ اس مسلمان کے لئے۔ پوری پوری رات ایک ایک امتی کے لئے کہ اے اللہ میری امت کو معاف فرمادے۔ کوئی نبی نہیں ایسے رویا جیسے آپ ﷺ اپنے ایک ایک امتی کے لئے روئے۔ کوئی کائنات کی ایسی ماں نہیں جو اپنے بچے کے لئے ایسی تڑپتی ہو جیسے آپ ﷺ اپنے ایک ایک امتی کے لئے تڑپتے رہے۔ ارے دعا کرو، احسان مانو اس کالی کملی والے کا جس نے ہماری شکل مسخ نہ ہونے کی بھی دعائیں مانگی۔ یہ تو اس کالی کملی والے کی دعا کا اثر ہے جو اس امت کے چہرے مسخ نہیں ہوئے۔

اللہ کی قسم محمد ﷺ نے ۲۳ سالہ نبوت میں وہ انقلاب برپا کیا جس کو دنیا پیش کرنے سے قاصر ہے۔ محمد عربی ﷺ کی وفائیں دیکھو اور اس مسلمان امتی کی بے وفائی دیکھو۔ اے امت مسلمہ کے بیٹو! قادیانیوں کی لڑکیوں کو دیکھ کر اپنا ایمان نہ بدلو۔ قادیانیوں سے پیسے لے کر اپنا ایمان نہ بدلو۔ گنبد خضریٰ سے پیارے مدنی ﷺ تمہیں پکار رہے ہیں۔ تمہیں اے امت مسلمہ کے بیٹو۔ تم آج ختم نبوت کی وکالت کرو گے، بھاگ دوڑ کرو گے، تو کل محشر کے میدان میں امام الانبیاء ﷺ تمہاری حفاظت کریں گے۔ دیکھو تو سہی کیا فرما رہے ہیں کہ: ”تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مومن نہیں بن سکتا جب تک میں محمد ﷺ تمہیں اپنے مال، بیوی بچوں سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں۔“

آج مسلمان کیوں بے وفا بن گیا۔ آج مسلمان کیوں کہہ رہا ہے کہ قادیانی اچھے ہیں۔ خاص کر کے پڑھا لکھا طبقہ یہ کہتا ہے کہ مولوی خوامخواہ قادیانیوں کے پیچھے پڑے ہیں۔ اے بھائیو! قادیانیوں کی حقیقت یہ ہے کہ اسلام سے دشمنی اور ملک پاکستان سے غداری۔ ہم تو تمہارے محسن ہیں۔ ہم تو تمہیں ان آستین کے سانپوں کی حقیقت بتا رہے ہیں اور تم ہمیں طعنے دیتے ہو۔ یہ دنیا دارالعمل ہے۔ دارالجزا نہیں۔ اس کی قدر تو کل قیامت میں معلوم پڑے گی۔ بہرحال یہ ضرور ہے کہ جو محمد ﷺ کا غلام ہے ہم اس کے غلام ہیں۔ جو آقا ﷺ کا نہیں کسی کا بھی نہیں۔ اے مسلمان! اگر تحفظ ختم نبوت ہے تو دین کا بھی تحفظ ہے۔ اگر تحفظ ختم نبوت نہیں تو پھر دین کیسے کھڑا ہوگا۔

ختم نبوت کانفرنس ساہیوال

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدارت جامعہ کے پرنسپل حضرت مولانا کلیم اللہ رشیدی نے کی۔ کانفرنس سے شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حضرت مولانا عبدالغفور حقانی، حضرت مولانا ضیاء الدین آزاد، حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی اور جناب قاری عبدالجبار نے خطاب کیا۔

مقررین نے الرشید ٹرسٹ اور دیگر رفاعی تنظیموں پر پابندی کے خلاف شدید احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ ہم ایسی کسی پابندی کو قبول نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا قانون رسالت اور قادیانیت کے متعلق قوانین کا ہر قیمت پر تحفظ کیا جائے گا۔ اس پر سودے بازی کرنے والے روشن خیال ممبران کو آئندہ الیکشن میں عبرتناک شکست دیں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماء حضرت مولانا اللہ وسایا نے کہا حکمرانوں کو امریکی ڈکٹیشن پر قادیانیت کے متعلق سپریم کورٹوں، ہائی کورٹوں، وفاقی شرعی عدالتوں اور پارلیمنٹ کے فیصلوں کو بلڈوز کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دیں گے۔ مستقبل میں حکمرانوں کے خطرناک عزائم کے خلاف سٹریٹ پاور کا مظاہرہ کرنے کے لئے عوامی رابطہ مہم شروع کر دی ہے۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ فوج میں موجود قادیانی لابی فوج اور مذہبی جماعتوں کے درمیان تناؤ، نفرت اور کشیدگی پیدا کرنے میں سرگرم عمل ہے اور یہی لابی امریکی اثر و رسوخ کے ذریعے قانون توہین رسالت اور امتناع قادیانیت آرڈیننس جیسے غیر متنازعہ قوانین کو ختم کرنے کا مطالبہ بھی کر رہی ہے۔ حضرت مولانا محمد ارشاد نے کہا ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے کسی بڑی سے بڑی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ ادنیٰ مسلمان بھی ناموس رسالت پہ قربان ہونے کو سعادت سمجھتا ہے۔

کانفرنس میں قراردادوں کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ سی بی آر، پی آئی اے، انٹیلی جنس اور سوئی گیس کے محکموں سمیت سول اور فوج کے تمام عہدوں سے قادیانیوں کو ہٹایا جائے۔ حدود آرڈیننس میں کی گئی ترمیم کو فی الفور واپس لیا جائے اور چناب نگر سمیت پورے ملک میں امتناع قادیانیت ایکٹ کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف مقدمات درج کئے جائیں۔

جماعتی سرگرمیاں!

ادارہ!

ناموس رسالت وعقیدہ ختم نبوت کے خلاف کسی سازش کو برداشت نہیں کریں گے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر قادیانی فتنہ کی بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں اور امریکی ایماء پر قانون تحفظ ناموس رسالت میں تبدیلی کے ذریعے اسے غیر مؤثر بنانے کی سازش کے خلاف ملک بھر میں یوم تحفظ ختم نبوت منایا گیا۔ جس کے تحت امت مسلمہ کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے لاہور، کراچی، اسلام آباد، راولپنڈی، پشاور، کوئٹہ، سکھر، حیدرآباد، ملتان، مظفرآباد، سرگودھا، فیصل آباد، گوجرانوالہ، گجرات، بہاولپور اور لیہ سمیت ملک کے تمام چھوٹے اور بڑے شہروں کی ہزاروں مساجد میں فتنہ قادیانیت کی اسلام وآئین کے منافی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں اور قانون تحفظ ناموس رسالت میں کسی قسم کی ترمیم یا تنسیخ کرنے کے مجوزہ حکومتی اعلان کے خلاف بھرپور صدائے احتجاج بلند کیا اور عوام الناس سے مذمتی قراردادیں بھی پاس کروائیں۔

علمائے کرام نے کہا کہ ناموس رسالت وعقیدہ ختم نبوت کے خلاف کسی قسم کی سازش کو ہرگز ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ حکمران امریکہ اور مغرب کی خوشنودی کے لئے آئین پاکستان کی حساس اسلامی دفعات کو نہ چھیڑیں ورنہ ملکی حالات حکومت کے کنٹرول سے باہر ہو جائیں گے۔ کیونکہ مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں۔ لیکن خاتم النبیین رحمۃ اللعالمین محمد کریم ﷺ کی نبوت ورسالت کے خلاف کسی سازش کو برداشت نہیں کریں گے۔ غیور مسلمان اپنی جانیں تو قربان کر دیں گے اور اپنے خون سے ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت کی حفاظت کریں گے۔

قراردادوں میں مطالبہ کیا گیا کہ حکمران توہین رسالت کے قانون میں کسی قسم کی ترمیم اور تبدیلی کے ذریعے نیا بحران پیدا نہ کریں۔ اسلام کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے قانونی تقاضے پورے کریں۔ 1973ء کے آئین میں قادیانی فتنہ سے متعلق کی گئی قانون سازی پر مکمل عملدرآمد کر کے قادیانی فتنہ کی اسلام وآئین کے منافی سرگرمیوں کا سختی سے نوٹس لیں۔ جوان کا فرض منصبی ہے اور اس طرح حکمران امریکہ اور یہود وہنود کی غلامی کا طوق اتار کر قادیانیت نوازی اور دین دشمنی کی روش ترک کر دیں۔ بصورت دیگر اس ضمن میں عوام کے اندر پایا جانے والا شدید اضطراب کسی بہت بڑی دینی تحریک کا روپ دھار لے گا اور پھر اس طرح حالات کے ابتر ہونے کی تمام ذمہ داری حکومت اور قادیانیوں پر ہی عائد ہوگی۔

ختم نبوت کانفرنس لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد نورانی راوی روڈ حضرت مولانا خلیل احمد کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماء حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا عزیز الرحمن ثانی، حضرت مولانا عبدالحفیظ، حضرت مولانا قاری محمد اقبال، حضرت

مولانا محمد قاسم، حضرت مولانا عمر حیات، جناب حامد بلوچ، جناب فقیر محمد، جناب شکیل احمد سمیت دیگر علمائے کرام نے شرکت کی۔

کانفرنس میں مقررین نے کہا کہ انسان کی کامیابی کا راز اور دارومدار اسوہ رسول ﷺ کی پیروی میں ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے۔ اسی میں یہی دنیا آخرت کی کامیابی ہے۔ مقررین نے کہا کہ ہر ایک کے ساتھ رعایت ہوسکتی ہے۔ مگر گستاخ رسول ﷺ سے کوئی رعائت نہیں ہوسکتی۔ مزید کہا کہ گستاخ رسول ﷺ کی سزا سزائے موت کو انتہاء پسند کہنے والے خود انتہاء پسندی کا شکار ہیں۔ سزائے موت کا قانون اگر غلط اور انتہا پسندی ہے تو امریکہ اور یورپی ممالک اپنے اپنے ملکوں سے سزائے موت کا قانون ختم کیوں نہیں کرتے۔ مقررین نے کہا کہ کلیدی اسامیوں اور حساس اداروں میں موجود قادیانی، امریکہ، اسرائیل اور بھارت کو خفیہ معلومات فراہم کررہے ہیں۔ قادیانیوں کو قلیدی عہدوں سے ہٹائے بغیر ملک میں امن قائم نہیں ہوسکتا۔ جہاں کہیں بھی توہین رسالت کا ارتقاب ہوتا ہے اس کے پس پشت قادیانی ٹولے کی سازش کارفرما ہوتی ہے۔ فتنہ قادیانیت کا خمیر ہی اہانت رسول ﷺ ہے۔ قادیانیت انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے۔ برطانوی سامراج نے اسے اپنے سیاسی اغراض کی تکمیل کے لئے پیدا کیا اور آج قادیانیت امریکی سامراج کے ایجنٹ کا کردار ادا کررہی ہے۔ مقررین نے کہا قادیانی اسلام دشمنی میں پیش پیش ہیں اور اسلام کے بنیادی عقیدہ، عقیدہ ختم نبوت پر ضرب کاری لگارہے ہیں۔ فتنہ قادیانیت کے خاتمہ تک امت مسلمہ تحریک ختم نبوت کو جاری رکھیں گے۔

ختم نبوت کانفرنس شیخوپورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شیخوپورہ کے زیر انتظام سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد عیدگاہ مین بازار شیخوپورہ میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے عظیم مرد مجاہد جمعیت علمائے اسلام صوبہ پنجاب کے امیر وایم این اے گوجرانوالہ حضرت مولانا قاضی حمید اللہ خان نے کہا کہ علامہ ابن قیمؒ نے فرمایا ہر کجا خاتم النبیین بننے کے قابل نہیں۔ خاتم النبیین کی ایک نشانی یہ ہے کہ جو چیزیں انبیائے کرام نے مانگی تھی اللہ تعالیٰ نے ان کو عطاء کی۔ خاتم النبیین کو وہ چیزیں اللہ تعالیٰ نے بغیر مانگے عطاء کی ہیں۔ خاتم النبیین اس کو کہتے ہیں جو ابوبکرؓ جیسے پھول بنائے۔ عمرؓ جیسے دلیر بنائے۔ جو صحابہؓ کے خیر خواہ نہیں ہیں ان کا خاتمہ نہ صرف کفر پر ہوگا بلکہ ان کی شکلیں مسخ ہوں گی۔ انسان کی طاقت کا معیار دولت اور حکومت نہیں ہے۔

حقوق نسواں بل کے بارے میں کہا کہ یہ بل تحفظ حقوق نسواں کا بل نہیں بلکہ یہ حقوق نسواں بل عورتوں کی عزت کی پامالی کا بل ہے۔ استعفوں کے بارے میں کہا کہ اتنی بات ہوئی ہے کہ اے آر ڈی سے کہتے ہیں۔ اگر وہ استعفوں میں ہمارا ساتھ دیتے ہیں۔ یعنی اپوزیشن کی ساری ساری جماعتیں اس استعفوں کے دینے میں متفق ہوجاتی ہیں تو اس سے مشرف کی کمر ٹوٹ جائے گی۔ اے آر ڈی نے ساتھ نہیں دیا لوگوں نے شور مچادیا کہ مولویوں نے استعفوں کا کہہ کر مستعفی نہیں ہوئے۔ حالانکہ استعفوں کے دینے کا کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ مزید حضرت قاضی صاحب نے فرمایا کہ اب تو جج حضرات ہمیں داد دیتے ہیں کہ اگر آپ استعفیٰ دے دیتے تو امریکہ تین بل مزید اس حکومت سے

ایک منٹ میں پاس کروا لیتے۔ پہلا بل یہ کہ ملک میں شراب سر عام بکے گی۔ دوسرا بل یہ کہ طلاق دینے کا اختیار مرد سے چھین کر عورت کے سپرد کیا جائے۔ تیسرا بل یہ کہ مرزائیوں کو از سر نو مسلمان قرار دیا جائے۔ اللہ کرے ان کو یہ ہمت نہ ہو۔ اگر انہوں نے یہ جرأت کی تو آپ کے علمائے کرام کا خون اسمبلی میں بہے گا اور ان کو ڈبو دے گا۔

کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ حکومت کی طرف سے امتناع قادیانیت آرڈیننس اور تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے قانون کو تبدیل کرنے کے معاملے پر اپنی تشویش سے آگاہ کیا۔ امریکہ کے ایماء پر حکومتی کوششوں پر گہرے غم وغصہ اور شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے واضح کیا کہ کسی بھی حکومت کو آئین پاکستان کی ان شقوں کو تبدیل کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ جن کا تعلق مسلمانوں کے عقیدے اور ایمان سے ہے۔ لاہور سے مبلغ ختم نبوت حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے کہا کہ قادیانی ملک وملت کے غدار ہیں۔ لہٰذا ان کا بائیکاٹ کر کے آقا مدنی ﷺ کی روح مبارک کو خوش کیا جائے۔

مبلغ ختم نبوت شیخوپورہ حضرت مولانا عبدالنعیم رحمانی، ناظم اعلیٰ ختم نبوت حضرت مولانا محمد الیاس، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عالم صاحب، مجاہد کبیر حضرت مولانا عبداللطیف انور، جناب قاری محمد رمضان، حضرت مولانا محمد حنیف خطیب مسجد ہذا و جناب ڈاکٹر عبدالحق تارڑ، جناب قاری محمد طاہر عالم، حضرت مولانا سرور شعیب، حضرت مولانا امتیاز کشمیری، جناب قاری عبیدالرحمٰن، حضرت مولانا مفتی زین العابدین سمیت متعدد علماء کرام، قراء، صحافی، وکلاء، تاجر اور کثیر تعداد میں عوام الناس نے شرکت کی۔ کانفرنس الحمدللہ بہت کامیاب ہوئی۔ شاعر اسلام جناب سید سلمان گیلانی اور جناب ضیاء اللہ عثمان نے تازہ نعتیہ کلام پیش کیا۔ ناظم اعلیٰ حضرت مولانا محمد الیاس اور مبلغ ختم نبوت حضرت مولانا عبدالنعیم نے رات دن محنت کر کے کانفرنس کو کامیاب کیا۔

ختم نبوت کانفرنس پاکپتن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد نور کالج روڈ پر جناب قاری بشیر احمد عثمانی کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے ملک کے ممتاز عالم دین حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی، جناب قاری عبدالجبار اور حضرت مولانا عبدالقدوس نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قانون تحفظ ناموس رسالت اور امتناع قادیانیت ایکٹ کو ختم کرنے کے خطرناک ترین نتائج برآمد ہوں گے اور ان کو منسوخ کرنے کی خفیہ پلاننگ کے خلاف مزاحمتی تحریک کو منظم کرنے کے لائحہ عمل کے لئے ملک کی تمام دینی وسیاسی جماعتوں سے روابط شروع ہو چکے ہیں۔

مقررین نے کہا کہ الرشید ٹرسٹ اور الاختر ٹرسٹ پر پابندی سراسر ظلم اور ناانصافی ہے۔ حکومت کسی بھی فلور پر ان مظلوم اداروں کے بارے میں ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہونے کے ڈاکومنٹس پیش نہیں کر سکتی اور حکومت کے پاس قادیانی اور غیر ملکی این جی اوز کی ارتدادی وملک دشمن سرگرمیوں کے ملوث ہونے کے شواہد موجود ہونے کے باوجود انہیں کھلی چھٹی دینا شرمناک حرکت ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماء حضرت مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ حکومتی ایوانوں میں پناہ

گزیں قادیانی میڈیا پر دینی مدارس، علماء کرام اور مذہبی جماعتوں کی کردار کشی کر کے اقتدار پر شب خون مارنے کا خواب دیکھ رہے ہیں۔ ان کا یہ خواب کبھی بھی شرمندہ تعبیر نہیں ہونے دیں گے۔ پرویزی حکومت کا پالیسی ساز اداروں کو جنونی اور سکہ بند قادیانیوں کے سپرد کرنا بدترین قادیانیت نوازی ہے۔ حکمران جان لیں کہ ناموس رسالت کا مسئلہ مسلمانوں کے لئے زندگی اور موت کا مسئلہ ہے۔ یہاں پر حکمرانوں کی اسلام کش اور غلط پالیسیوں کو برداشت نہیں کیا جائے گا۔

حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا امریکی ایماء پر قانون رسالت کو ختم کر کے اقلیتوں کو غیر محفوظ کیا جا رہا ہے۔ حکمران غیر ملکی ایجنڈے کی پیروی کرنے کی بجائے عوامی جذبات کا احساس کریں اور برطانوی سامراج کو اپنا مالک الملک مت خیال کریں۔ مبلغ ختم نبوت حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا کہ ملک کے موجودہ نظام تعلیم پر انگریزوں اور روشن خیالوں کی چھاپ ہے۔ اپنے کلچر اور قومی روایات کو پس پشت ڈال کر مغربی ثقافت کو فروغ دے کر نوجوانوں کو اسلامی تعلیمات سے برگشتہ کرنا عوام کے لئے بہت بڑا المیہ اور شرفاء کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

کانفرنس میں قراردادوں کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ قانون تحفظ ناموس رسالت اور قادیانیت کے متعلق 1974ء اور 1984ء کے قوانین کے خاتمے کا مطالبہ کرنے والے عناصر کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ فوج کا ماٹو جہاد ہے۔ لہٰذا فوج کے تمام عہدوں سے قادیانیوں کو ہٹایا جائے۔ الاختر ٹرسٹ اور الرشید ٹرسٹ سے فی الفور پابندی اٹھائی جائے۔

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور میں علماء کا اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کی دعوت پر لاہور کے علماء وخطباء کا اہم اجلاس مجلس کے دفتر مسلم ٹاؤن میں منعقد ہوا۔ جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماء حضرت مولانا اللہ وسایا نے خصوصی طور پر شرکت کی اور علمائے لاہور کو عقیدہ ختم نبوت کی تبلیغ واشاعت کی طرف متوجہ کرتے ہوئے بطور خاص امریکی حکومت کی طرف سے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے حکمرانوں کو امتناع قادیانیت آرڈیننس اور تحفظ ناموس رسالت کے قانون کو تبدیل کرنے پر مجبور کرنے کے معاملے پر اپنی تشویش سے آگاہ کیا۔

اجلاس میں شریک علمائے کرام نے اظہار خیال کرتے ہوئے امریکہ کے ایماء پر حکومتی کوششوں پر گہرے غم وغصہ اور شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے واضح کیا کہ کسی بھی حکومت کو آئین پاکستان کی ان شقوں کو تبدیل کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ جن کا تعلق مسلمانوں کے عقیدے اور ایمان سے ہے۔ اجلاس میں واضح کیا گیا کہ امتناع قادیانیت تحفظ عقیدہ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت کے قانون مسلمانوں کی بے پناہ قربانیوں اور جدوجہد کے نتیجہ میں آئین پاکستان کا حصہ بنے ہیں اور اب ان کے تحفظ کے لئے بھی مسلمان بڑی سے بڑی قربانی دینے کو تیار ہیں۔ اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ امریکی مطالبے کو سختی سے مسترد کرتے ہوئے اسلامی غیرت کا ثبوت دے ورنہ اسے مسلمانوں کے غیظ وغضب کا شکار بننا پڑے گا۔ اجلاس میں متفقہ طور پر درج ذیل فیصلے کئے گئے:

1973ء کے آئین میں شامل اسلامی حدود خصوصاً ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے بھرپور جدوجہد کی جائے گی اور اس سلسلہ میں امریکی ایماء پر کی جانے والی تمام کوششوں کو قوت سے ناکام بنادیا جائے گا۔ اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پر زور دیا گیا کہ آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر تمام مکاتب فکر کے علماء وزعماء کو جمع کر کے عقیدۂ ختم نبوت کی جدوجہد کو منظم کیا جائے۔ آئندہ جمعہ کو یوم ختم نبوت کے طور پر منانے اور خطبات جمعہ میں اس عقیدے پر اظہار خیال کرنے کے لئے فیصلہ کیا گیا۔ چنانچہ تمام خطباء اپنے اجتماعات میں اس موضوع پر اظہار خیال کریں گے اور قراردادوں کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا جائے گا کہ وہ امریکی دباؤ کو مسترد کرتے ہوئے دینی غیرت کا ثبوت دے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس عمل ملک کے بڑے شہروں میں بڑے اجتماعات منعقد کر کے اس جدوجہد کو منظم کرنے اور عام مسلمانوں میں تحریک پیدا کرنے کا سلسلہ شروع کرے گی۔

اجلاس میں جشن بہاراں اور بسنت کے نام پر ہندو تہذیب کو فروغ دینے کے سلسلے پر شدید تنقید کرتے ہوئے حکومتی اقدامات کی مذمت کی گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ بسنت پر مکمل پابندی عائد کرتے ہوئے عدالت عالیہ کا وقار بھی بحال کیا جائے اور معصوم جانوں کے تحفظ کا اہتمام بھی کیا جائے۔

جامعہ حفصہ اسلام آباد کی انتظامیہ کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ حکومت اپنی ضد چھوڑ کر جامعہ حفصہ کے مطالبات کو فی الفور منظور کرے۔ علمائے کرام نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر اسلامی شعائر کے تحفظ کی جدوجہد کو منظم کرنے پر اتفاق کرتے ہوئے اپنی جدوجہد کو تیز کرنے کا فیصلہ کیا۔ اجلاس میں لاہور کے تمام حلقوں اور تمام طبقات سے تعلق رکھنے والے علماء نے شرکت کی۔ جن میں حضرت مولانا محب النبی صاحب، حضرت مولانا خلیل الرحمان حقانی، حضرت مولانا شاہ محمد، حضرت مولانا میاں عبدالرحمان، حضرت مولانا امجد خان، حضرت مولانا جمیل الرحمان اختر، حضرت مولانا عبدالحق خان بشیر، حضرت مولانا ذکاء الحسن شاہ، حضرت مولانا قاری محمد اقبال، جناب جمال عبدالناصر، حضرت مولانا مفتی اسد نیاز، حضرت مولانا عمر حیات فاروقی، حضرت مولانا محمد قاسم اور قاری سعید، علامہ ممتاز اعوان صاحب نمایاں تھے۔

حضرت مولانا اللہ وسایا کا لاہور کے مختلف مقامات پر کانفرنسز میں خطاب

عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ ناموس رسالت ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور تمام امت کا متفقہ اور اجتماعی عقیدہ ہے کہ آقائے نامدار اللہ کے آخری نبی اور رسول ہیں اور آپ ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا اور اس کے پیروکار دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ان خیالات کا اظہار شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا نے لاہور کے مختلف مقامات پر منعقدہ ختم نبوت کانفرنسز سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔

انہوں نے کہا کہ نبی رحمت کے دور سے آج تک جتنے بھی منکرین ختم نبوت آئے امت محمدیہ نے انہیں کیفر کردار تک پہنچایا اور برصغیر پاک وہند میں جنم لینے والے انگریز کے خودکاشتہ پودے فتنہ قادیانیت کے ناپاک عزائم کو اکابرین نے طشت ازبام کیا اور جہد مسلسل سے اس فتنہ کا تعاقب کرتے ہوئے اس کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوایا۔ آج

آئین پاکستان کی رو سے قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں اور ان کا اپنے آپ کو مسلمان کہنا یا شعائر اسلام اپنانا جرم ہے۔

اس آئین کی منظوری کے پیچھے 1973ء کے ہزارہا غیور مسلمانوں کا خون اور قربانیاں ہیں۔ جن کی بدولت 1974ء میں یہ تاریخی آئین بنا۔ آج اگر کسی نے اس قانون کو ختم کرنے یا بے اثر بنانے کی ناپاک جسارت کی تو اسے اس کے عزائم سمیت نیست و نابود کر دیا جائے گا۔ ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت ہمارا ایمان ہے۔ ہم حکومت پر واضح کر دینا چاہتے ہیں ان متفقہ اور اجماعی قوانین کو نہ چھیڑے۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ آئندہ جمعہ 22 رفروری کو پورے ملک میں یوم ختم نبوت منایا جائے گا۔

مولانا عبدالستار شاہ بنوں کی گرفتاری اور رہائی

عاشورہ کی شب محلہ حسین آباد میں واقع امام بارگاہ پر مارٹر گولے فائر ہوئے۔ جس سے ۱۳ افراد زخمی ہوئے۔ پولیس نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مولانا سید عبدالستار شاہ اور ان کے مدرسہ کے طلبہ کو گرفتار کر لیا اور چھ یوم تک حوالات میں رکھ کر انہیں جیل بھیج دیا اور کیس انسداد دہشت گردی کی عدالت کو منتقل کر دیا گیا۔ مولانا سید عبدالستار شاہ معروف عالم دین اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ دار اور فرقہ واریت سے کوسوں دور رہتے ہیں۔ یوں انہیں فرقہ واریت میں ملوث کرنا بنوں کے حالات کو خراب کرنے کے مترادف ہے۔ جب کہ شیعہ کمیونٹی بھی اس کا اعتراف کر چکی ہے۔ یہ ایک سوچے سمجھے منصوبہ کا حصہ معلوم ہوتا ہے۔ تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے پولیس کے اس فعل کی مذمت کرتے ہوئے وفاقی اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کیا کہ شاہ صاحب کو کیس میں ناجائز ملوث کرنے والے پولیس افسران کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے اور شاہ صاحب اور ان کے رفقاء کے خلاف بنائے گئے کیس کو واپس لیا جائے۔

ختم نبوت کانفرنس اوکاڑہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اوکاڑہ کے زیر اہتمام ختم نبوت کانفرنس ۱۷ رفروری کو جامعہ محی الاسلام نئی لکڑ منڈی میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا عبدالغفور حقانی، حضرت مولانا قاری محمد الیاس، حضرت مولانا قاری غلام محمود، حضرت مولانا عبدالمنان عثمانی، مبلغ ختم نبوت حضرت مولانا عبدالرزاق، قاری محمد داؤد، مولانا محمد یٰسین تائب، جناب خالد محمود اور حافظ محمد اقبال فردوسی نے خطاب فرمایا۔ کانفرنس میں مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرزا قادیانی جھوٹا تھا۔ قادیانیوں کو چیلنج کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے ساتھ آئیں اور حساب کریں کہ کیا کھویا اور کیا پایا۔ مرزائیو! تم نے مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مان کر ارتداد کا عمل کیا ہے۔ بعد ازاں ۱۸ رفروری کو بعد نماز فجر جامعہ اشرفیہ رحمٰن کالونی اوکاڑہ میں شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا نے درس قرآن دیا اور جامعہ اشرفیہ کی درس گاہیں وغیرہ مولانا عبدالاحد کے ہمراہ دیکھیں۔

اظہار تعزیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہزارہ کے امیر مولانا حکیم عبدالرشید انور کی اہلیہ مختصر علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ نماز جنازہ میں تمام مکاتب فکر کے علماء و عوام نے شرکت کی۔ ادارہ مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعاء گو ہے۔

شبان ختم نبوت کا ماہانہ اجلاس

یاد رہے شبان ختم نبوت سرگودھا کا ماہانہ اجلاس عرصہ پانچ سال سے ہر انگریزی مہینے کے پہلے جمعہ پر منعقد ہوتا چلا آرہا ہے۔

اس دفعہ بھی ۲؍مارچ کو اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ڈھائی صد سے زیادہ نوجوانوں نے شرکت کی۔ الحمدللہ! اجلاس میں زیادہ تر سٹوڈنٹس اور دینی مدرسہ کے طلباء شرکت کرتے ہیں۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس کے امیر استاذ الحدیث مفتاح العلوم حضرت مولانا مفتی نور محمد صاحب مدظلہ نے نوجوانوں کو مژدہ سنایا کہ اس گئے گذرے دور میں آپ حضرات کا محض تحفظ ختم نبوت و ناموس رسالت کے لئے جمع ہونا یہ ایک ایسی نعمت بے نظیر ہے جو ہر نوجوان کو کہاں نصیب ہے۔ نوجوان کثیر تعداد میں کرکٹ کے میدان اور سینما ہال یا یونیورسٹی کے پارکوں میں مخلوط ہوکر تو اکھٹے ہوسکتے ہیں۔ لیکن ناموس رسالت اور تحفظ ختم نبوت کے لئے ان کا اکٹھا ہونا تو درکنار ان میں سے 95 فیصد ختم نبوت کے معنی سے بھی بے خبر ہیں۔ آپ سوچو کہ حضرت انور شاہ کشمیریؒ کو اکثر دفعہ حضور ﷺ کی خواب میں زیارت نصیب ہوئی۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے جب بھی آپ ﷺ خواب میں ملے تو میں نے ایک ہی سوال کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کی شفاعت یقینی کیسے ہوسکتی ہے۔ تو آپؐ نے ہر دفعہ صرف یہی فرمایا کہ نبوت کی حفاظت، نبوت کی حفاظت۔ حضرت مفتی صاحب نے فرمایا میں آپ نوجوانوں کی عظمت کو سلام کرتا ہوں کہ آپ ہر مہینے اس مبارک اجتماع میں شریک ہوکر تحفظ ناموس رسالت کے حوالے سے اپنے اذہان کو استعمال کرتے ہیں۔ مولانا محمد اکرم طوفانی نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ”من کثر سواد قوم فھو منھم“ جو کسی بھی اقوام، افراد کی اکثریت کا سبب بنے گا وہ انہی میں سے اٹھایا جائے گا۔ آپ نے نوجوانوں کو خوشخبری سنائی کہ آپ بھی تحفظ ختم نبوت کے نوجوانوں کی کثرت کا سبب بنتے ہیں۔ چونکہ ہر دفعہ ایک دو آدمی ساتھ لاتے ہیں۔ لہٰذا محمد رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق اس محاذ پر کام کرنے والے سیدنا صدیق اکبرؓ سے لے کر خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم تک جو لوگ بھی اس محاذ پر کام کرتے رہے۔ آپ جیسے خوش نصیب نوجوان بھی انہی لوگوں میں اٹھائے جائیں گے۔ صدر شبان ختم نبوت اور جناب محمد طیب صاحب نے بھی خطاب کیا۔ نوجوانوں نے وعدہ کیا کہ اگلی دفعہ ہم اپنے ساتھ انشاءاللہ کئی نوجوانوں کو لے کر آئیں گے اور انشاءاللہ قادیانیت کے مکروہ چہروں کو لوگوں پر آشکارا کریں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

نعت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بدر الدجیٰ ہے نور الہدیٰ ہے صل علیٰ محمدؐ
خیر الوریٰ ہے بعد از خدا ہے صل علیٰ محمدؐ

تو کیوں کھڑا اور کیا سوچ رہا ہے
ذوق وشوق سے تو بھی کہہ برملا صل علیٰ محمدؐ

ورد ہمارا ہو صبح وسا دائماً ابداً
گونج اٹھے یہ ساری فضا صل علیٰ محمدؐ

غفلت سے ہر سو تاریکی وظلمت ہے
نام پاک سے نور وضیاء ہے صل علیٰ محمدؐ

ہزارہا ہموم میں گھرا ہو گر کوئی
سب کے لئے یہی آسراء ہے صل علیٰ محمدؐ

عجب نغمۂ جانفزا اور دل ربا ہے
صل علیٰ محمدؐ صل علیٰ محمدؐ

لاج رکھ لے عاجز کی آقا مرے
نسخہ یہ اکسیر وکیمیا ہے صل علیٰ محمدؐ

لب پہ ہر دم بس یہی اک صدا ہے
صل علیٰ محمدؐ صل علیٰ محمدؐ

مرسلہ: مولانا محمد عبداللہ حاصل پور

۱۷رصفر الخیر ۱۴۲۸ھ، ۷رمارچ ۲۰۰۷ء

عظیم الشان چھبیسویں سالانہ

ختم نبوت کانفرنس ٹنڈوآدم

بمقام جامع مسجد ختم نبوت، ایم۔اے جناح روڈ ٹنڈو آدم ❁ بتاریخ: 6 اپریل 2007ء

زیر سرپرستی شیخ المشائخ مخدوم العلماء حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

زیر صدارت علامہ حضرت احمد میاں حمادی

خلیفہ حضرت بانیؒ و حضرت لدھیانویؒ

تلاوت: قاری بہاؤالدین زکریا ہالیجوی

نعت: سید خیر محمد شاہ، سید خدا بخش شاہ پڑھیدن

خطباء کرام: حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالغفور قاسمی سجاول، حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا سعید احمد جلالپوری کراچی، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد مراد ہالیجوی سکھر، حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حضرت مولانا انوار صاحب، حضرت مولانا قاضی احسان احمد، حضرت مولانا صبغت اللہ جوگی، حضرت مولانا حفیظ الرحمن، حضرت مولانا راشد مدنی، حضرت مولانا محمد ندیم خانی، حضرت مولانا محمد علی صدیقی، حضرت مولانا خان محمد جمالی، حضرت مولانا محمد فیاض، جناب رانا محمد انور کراچی، جناب منظور احمد میو اور حضرت مولانا مفتی محمد طاہر مکی

الداعی: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت و شبان ختم نبوت ٹنڈو آدم ✸ فون: 0235-571613

دو روزہ ۲۹ ویں سالانہ

تحفظِ ختم نبوت کانفرنس

۱۱،۱۲ ربیع الاول ۱۴۲۸ھ — جامع مسجد احرار، چناب نگر

زیر صدارت حضرت پیر جی ابن امیر شریعت سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم

امیر مجلس احرار اسلام پاکستان

مہمانانِ خصوصی

صاحبزادہ حضرت عزیز احمد صاحب مدظلہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت — خانقاہ سراجیہ کندیاں

حضرۃ مولانا قاضی محمد ارشد الحسینی دامت برکاتہم
جانشین حضرت قاضی محمد زاہد الحسینی رحمہ اللہ

حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ
سیکرٹری جنرل پاکستان شریعت کونسل

مشائخ عظام، جید علماء اور دانشور کانفرنس کی مختلف نشستوں سے خطاب کریں گے

جلوس

حسب سابق بعد از ظہر سرخ پوشانِ احرار کا عظیم الشان جلوس مسجد احرار سے روانہ ہوگا۔ دورانِ جلوس مختلف مقامات پر زعماء احرار خطاب فرمائیں گے۔

پروگرام ان شاء اللہ

۱۲ ربیع الاول	۱۱ ربیع الاول	
درسِ قرآن کریم: بعد نماز فجر	بعد ظہر تا عصر	پہلی نشست
تقاریر: گیارہ بجے تا ظہر	بعد نماز عشاء	دوسری نشست

منجانب: تحریک ختم نبوت (شعبہ تبلیغ) ❁ مجلس احرارِ اسلام پاکستان

رابطہ: چناب نگر: 0301-3138803, 047-6211523 ملتان: 061-4511961 لاہور: 042-5865465 چیچہ وطنی: 040-5482253

MONTHLY LAULAK MULTAN REGD. NO. M-108

تعمیر میں تعاون کی اپیل

مسجد خاتم النبیین و مدرسہ ختم نبوت

گمبٹ ضلع خیر پور میرس سندھ

امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا خواجہ **خان محمد** صاحب دامت برکاتہم نے سنگ بنیاد رکھا

تعمیر کا کام جاری ہے۔احباب سے تعاون کی اپیل ہے

شیخ عبدالسمیع ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ ضلع خیرپور میرس
فون: 0243-640076
موبائل: 0301-6685585

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نئی مطبوعات

محض اللہ رب العزت کے فضل وکرم، احسان وتوفیق، عنایت ورحمت سے فتاویٰ ختم نبوت کی جلد اول، اور جلد دوم کے بعد اب جلد سوم (آخری) جلد پیش خدمت ہے، جلد اول میں ۲۹ کتب فتاویٰ جات سے ردقادیانیت کے فتویٰ جات کو یکجا تبویب کر کے شائع کیا تھا، دوسری جلد میں ان ۲۱ رسائل وکتب فتاویٰ جات کو یکجا کیا گیا جوفتوے علیحدہ علیحدہ کتابی شکل میں شائع ہوئے تھے، پہلی جلد جون ۲۰۰۵ء، دوسری جلد ستمبر ۲۰۰۵ء میں شائع ہوئی اور تیسری جلد فروری ۲۰۰۶ء میں شائع ہوئی ہے۔

☆......فتویٰ ختم نبوت جلد اول کے صفحات ۵۴۴ ☆......فتویٰ ختم نبوت جلد دوم کے صفحات ۵۲۱
☆......فتویٰ ختم نبوت جلد سوم کے صفحات ۲۷۲ ☆......میزان ۱۳۲۷

رب کریم کے کرم کو دیکھیں کہ قادیانی فتنہ کے خلاف پہلا فتویٰ سن ۱۳۰۱ھ میں شائع ہوا، سوا سو سال بعد ان تمام فتویٰ جات کو جمع کیا گیا تو اس کے صفحات کی تعداد بھی حذف کسر کے بعد ۱۳۰۰ قرار پائی۔

اس تیسری جلد میں ۱۴ رسائل شامل ہیں، ان رسائل میں "قادیانی ارتداد" کی شرعی وقانونی حیثیت پر بحث کی گئی ہے۔

قیمت جلد اول -/150 روپے ڈاک خرچ -/60 روپے

قیمت جلد دوم -/150 روپے ڈاک خرچ -/60 روپے

ملنے کا پتہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: ۴۵۱۴۱۲۲